

أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (القرآن)  
 بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً (ابن ماجہ)  
 کہتے ہیں کہ درخواستی کا ہے اندازِ بیان اور (الغٹ)

خطابت  
 کی دنیا کا  
 شاہکار

# خطباتِ درخواستی

(سیرت النبی ﷺ)

جلد دوم

از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخواستی کے علمی جانشین  
 شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والنفیس  
 شیخ طریقت شفیق الرحمن درخواستی نور اللہ  
 حضرت مولانا حضرت مولانا  
 بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

شیخ الحدیث حضرت درخواستی کے جانشین  
 شیخ الحدیث والنفیس خطیب اسلام

پیر طریقت  
 حضرت مولانا  
 امین وناشر  
 علوم درخواستی مدظلہ  
 حماد اللہ درخواستی

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
 مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
 نائب امیر مرکزی - مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

مُرتب  
 حافظ محمد انجمنِ طلباءِ درخواستی

ناشر  
 مہتمم ہمدردی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

مکتبہ شریف درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
 گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان  
 پوسٹ بکس نمبر 5  
 مکتبہ شریف درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
 Web: www.shaikedarkhwasti.org Mob: 0300-0939448

# صاحب تصنیف - ایک نظر میں

مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی ابن مولانا عبدالرؤف صاحب درخواستی

نام

۱۳ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ مطابق 1947ء

ولادت

۱۰ شعبان المعظم بروز جمعہ المبارک ۱۳۲۷ھ مطابق 24 اگست 2007ء

وفات

آپ کے بڑے صاحبزادہ و جانشین حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے پڑھایا

نماز جنازہ

تکمیل درس نظامی و دیگر علوم و فنون ۱۳۸۶ھ

تعلیم

حدیث - تفسیر - فقہ - و دیگر اسلامی علوم کی تدریس - جامعہ مخزن العلوم خان پورہ ۲۰ سال  
دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور ۲ سال - جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پورہ ۱۸ سال

تدریس

علمی جانشین - شیخ الاسلام حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

جانشین

جنید وقت حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ - حافظ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

اجازت

مرشد العلماء حضرت مولانا عبداللہ صاحب بہاولی رحمۃ اللہ علیہ

خلافت

1- شیخ الحدیث و شیخ التفسیر و رئیس دارالافتاء - جامعہ مخزن العلوم خان پورہ ۱۵ سال - دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور ۲ سال  
جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پورہ ۱۸ سال

مناصب

2- بانی - جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پورہ - تاسیس 1987ء - بانی - جامعہ عائشہ صدیقہ اللبنات خان پورہ تاسیس 1987  
بانی - مکتبہ شیخ درخواستی خان پورہ تاسیس 1997

3- مہتمم - دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور 1985-1986 - مہتمم - جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پورہ 1987 تا 2007ء

4- امیر مرکز - مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان 1987 تا 2007ء

5- مرکزی سرپرست اعلیٰ - جمعیت علماء اسلام پاکستان 1995 تا 2007ء

تصانیف کی فہرست بیک نائٹل پرملاحظہ فرمائیں

تصانیف

# صاحب تصنیف۔ ایک نظر میں

مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی ابن مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

نام

۷ جمادی الثانی بروز سوموار ۱۳۸۹ھ مطابق 1969ء

ولادت

حفظ قرآن مجید۔ سستی درخواست۔ دادا جان حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس 1980ء تکمیل درس نظامی و دیگر علوم و فنون۔ 1989ء

تعلیم

حدیث تفسیر۔ فقہ۔ و دیگر اسلامی علوم کی تدریس جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور۔ 1990ء سے تاحال

تدریس

شیخ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

جانشین

شیخ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

اجازت و خلافت

1- مہتمم۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

مناصب

2- مرکزی راہنما۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان

3- نائب امیر مرکزیہ۔ مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

4- چیئرمین: شیخ درخواستی ٹرسٹ خان پور

5- مدیر۔ مکتبہ شیخ درخواستی خان پور

6- مہتمم۔ جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات خان پور

تصانیف کی فہرست بیک ٹائٹل پر ملاحظہ فرمائیں

تصانیف



أدعُ إلى سبيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (القرآن)  
 بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً (ابن ماجه)  
 کہتے ہیں کہ درخواسٹی کا ہے اندازِ بیان اور (اللغو)

# خطبات درخواسٹی

خطابت  
کی دنیا کا  
شاہکار

جلد دوم

سیرت النبی ﷺ

از انادات

شیخ الاسلام حضرت درخواسٹی کے علمی جانشین  
 شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والفقیر  
 شیخ طریقت شفیق الرحمن درخواسٹی نور اللہ  
 حضرت مولانا بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

شیخ الحدیث حضرت درخواسٹی کے جانشین  
 شیخ الحدیث والفقیر خطیب اسلام

پیر طریقت  
 حضرت مولانا حماد اللہ درخواسٹی مدظلہ علوم درخواسٹی  
 امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
 مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
 نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

حافظ محمد انجمان خان درخواسٹی

مترجم

نائب مہتمم: مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

ناشر

مکتبہ اشرفیہ درخواسٹی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
 گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان  
 پوسٹ بکس نمبر 5  
 Web: www.shaikedarkhwasti.org Mob: 0300-0939448

# ضابطہ

جملہ حقوق طبع و نشر بنام مکتبہ شیخ درخواستی محفوظ ہیں

نام کتاب : خطبات درخواستی (جلد دوم)

از افادات ] حضرت شفیق الرحمن درخواستی نور اللہ مرقدہ  
مولانا  
حضرت حماد اللہ درخواستی مدظلہ  
مولانا

تاریخ طباعت : مئی 2019ء رمضان المبارک 1440ھ

تعداد طبع ششم : ایک ہزار

طباعت باہتمام : شبیر احمد فاروقی



## انتساب

خطبات در خواستی۔ جلد دوم کو اپنے نانا جان مجاہد اسلام  
حضرت مولانا عبد الواحد صاحب شفیق رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے منسوب کرتا ہوں۔  
جو خطابت و قلم کے شاہسوار تھے۔

علاقہ بھر کے محبوب و منظور نظر تھے۔ ماہنامہ مخزن العلوم رسالہ کے ایڈیٹر تھے۔  
باکمال و بے مثال شخصیت تھے۔

جن کی جرأت و بہادری کے واقعات آج بھی زباں زد عام و خاص ہیں۔  
دعا ہے کہ پروردگار عالم ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور ٹھکانا نصیب فرمائیں۔  
اور ہمیں اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔

آمین یا رب العلمین بجاہ سید المرسلین  
صل اللہ علیہ وسلم

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان  
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل

حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان

درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین  
ٹیلیگرام چینل ہے

C:\Documents  
and  
Administrator\Desl  
not found.

یکم رجب المرجب ۱۴۳۵ھ

## حدیث دل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم - اما بعد  
خطبات درخواستی - جلد دوم سیرۃ النبی ﷺ پر مشتمل خطبات کا عظیم الشان مجموعہ ہے!  
پہلے پانچ خطبات - صورت النبی ﷺ - سیرت النبی ﷺ - معراج النبی ﷺ  
معراج کے واقعات - ختم نبوت  
حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ عظیم الشان اور ناقابل فراموش  
خطبات ہیں -

جبکہ آخری پانچ خطبات - رسول کامل ﷺ - محبوب کامل ﷺ - ساقی کوثر ﷺ

میرا نبی ﷺ - میرا پیغمبر ﷺ

میرے بیان کردہ و تحریر کردہ عظیم الشان اور ناقابل فراموش خطبات ہیں!

ان میں سے ہر ایک بیان و خطبہ آپ کو عشق محمدی ﷺ اور حب محمدی ﷺ

کی وادیوں کی سیر کرائے گا -

اور آپ اپنے دل و دماغ میں پیارے نبی ﷺ کے ساتھ اپنے پیار اور محبت میں

اضافہ ہوتا ہوا محسوس فرمائیں گے -

اور پیارے نبی ﷺ کی یاد میں قلب و جگر کوڑھتا ہوا محسوس فرمائیں گے -

اور پیارے نبی ﷺ کی ہر ہر ادا اور صورت و سیرت کو اپنانے کے جذبہ میں اپنے دل کو

بے تاب پائیں گے -

اللہ رب العزت سے دعاء ہے کہ اس محنت و خدمت کو مقبول و منظور فرمائیں۔  
 کتاب کو مقبولیت و محبوبیت سے نوازیں۔  
 تمام مسلمانوں کیلئے نفع اور ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔  
 میرے لئے میرے اساتذہ کیلئے میرے والدین اور پورے خاندان کیلئے  
 ذخیرہ آخرت بنائیں۔

آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین  
 صلی اللہ علیہ وسلم

C:\Documents  
 and  
 Administrator\Desktop  
 not found

یکم رجب المرجب ۱۴۳۵ھ



اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُبْدِينَ

اللَّهُمَّ  
بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُبْدِينَ



## فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
40	حضور ﷺ کے ابرو مبارک کیسے تھے؟	3	انتساب
40	حضور ﷺ کی ناک مبارک کیسی تھی؟	4	حدیثِ دل
41	حضور ﷺ کا منہ مبارک کیسا تھا؟	19	<b>صورت النبی ﷺ</b>
41	حضور ﷺ کے دانت مبارک کیسے تھے؟	22	تمہید
42	حضور ﷺ کی لعاب مبارک کیسی تھی؟	22	آیت و احادیث کا مطلب
42	حضور ﷺ کی گردن مبارک کیسی تھی؟	23	رسول اللہ ﷺ کے فرائض
42	حضور ﷺ کا چہرہ مبارک کیسا تھا؟	26	حضور ﷺ کی تاریخ ولادت
42	حضور ﷺ کے رُخسار مبارک کیسے تھے؟	26	حضور ﷺ کا مقام پیدائش
43	حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ کیسا تھا؟	26	حضور ﷺ کا نام و نسب
44	حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کی برکات	27	حضور ﷺ کی پیدائش کے اثرات و انقلابات
44	حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کی برکات	32	حضور ﷺ کی سیرت و صورت کا نقشہ قرآن کی زبانی
49	حضور ﷺ کی زُلف مبارک کیسی تھی؟	37	حضور ﷺ کی صورت و سیرت کا نقشہ صحابہ کی زبانی
49	حضور ﷺ بالوں کی مانگ کیسی نکالتے تھے؟	37	حضور ﷺ کا بدن مبارک کیسا تھا؟
50	حضور ﷺ کے سر کے بال مبارک کتنے بڑے ہوتے تھے؟	37	حضور ﷺ کے بدن مبارک کا رنگ کیسا تھا؟
51	حضور ﷺ کی داڑھی مبارک کیسی تھی؟	38	حضور ﷺ کا قدم مبارک کیسا تھا؟
54	حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کیسے تھے؟	39	حضور ﷺ کا سر مبارک کیسا تھا؟
54	حضور ﷺ کی کلائی مبارک کیسی تھی؟	39	حضور ﷺ کی پیشانی مبارک کیسی تھی؟
54	حضور ﷺ کی انگلیاں مبارک کیسی تھیں؟	39	حضور ﷺ کی آنکھ مبارک کیسی تھی؟
56	حضور ﷺ کے کندھوں کی کیفیت کیسی تھی؟	40	حضور ﷺ کی پلکیں مبارک کیسی تھیں؟

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
84	آیات کا مطلب	57	حضورؐ کی مہر نبوت کہاں اور کیسی تھی؟
88	احادیث کا مطلب	58	حضورؐ کا سینہ مبارک کیسا تھا؟
90	حضورؐ کی سیرت کا اجمالی نقشہ	58	حضورؐ کے قدم مبارک کیسے تھے؟
91	حضورؐ کا بچپن	58	حضورؐ کے قدم مبارک کی پشت کیسی تھی؟
91	حضورؐ کی جوانی	58	حضورؐ کے پاؤں کے تلوے مبارک کیسے تھے؟
92	حضورؐ کی سنت نکاح	58	حضورؐ کے پاؤں مبارک کی انگلیاں کیسی تھیں؟
92	حضورؐ کی بحیثیت شوہر	59	حضورؐ کی ایڑی مبارک کیسی تھی؟
94	حضورؐ کی بحیثیت والد	59	حضورؐ کی پنڈلی مبارک کیسی تھی؟
96	حضورؐ کی بحیثیت سر	59	حضورؐ کے بدن مبارک کے جوڑے کیسے تھے؟
98	حضورؐ کی بحیثیت تاجر	59	حضورؐ کے بدن مبارک پر بالوں کی کیفیت کیا تھی؟
98	حضورؐ کی بحیثیت راعی غنم	60	حضورؐ کے بال مبارک سفید بھی تھے یا نہیں؟
99	حضورؐ کی بحیثیت خطیب	60	حضورؐ کا پینہ مبارک کیسا تھا؟
99	حضورؐ کی بحیثیت معلم	61	حضورؐ کی نیند کیسی تھی؟
100	حضورؐ کی بحیثیت اولاد	61	حضورؐ کی تخلیق جنت کی مٹی سے ہوئی
101	حضورؐ کی بحیثیت بھائی	66	ہمارا عقیدہ
102	حضورؐ کی بحیثیت سالک	67	حافظ ابن قیمؒ کا قصیدہ نونیہ
102	حضورؐ کی بحیثیت مظلوم	72	حضورؐ کی زیارت کیلئے وظیفہ
102	حضورؐ کی بحیثیت فاتح	77	سیرت النبیؐ
103	حضورؐ کی بحیثیت مہاجر	80	تمہید
103	حضورؐ کی بحیثیت حاکم	82	خلاصہ در خلاصہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
128	حضور ﷺ کی بچوں پر شفقت	104	حضور ﷺ بحیثیت سپہ سالار
128	حضور ﷺ کی تواضع کیسی تھی؟	104	حضور ﷺ بحیثیت قاضی
128	حضور ﷺ کا عدل و انصاف کیسا تھا؟	104	حضور ﷺ کا عمل..... گھر میں تین کام
130	حضور ﷺ کا لباس کیسا تھا؟	108	حضور ﷺ کا عمل..... گھر سے باہر گیارہ کام
131	حضور ﷺ تہ بند باندھتے تھے	111	حضور ﷺ کا عمل..... مجلس میں سات کام
131	حضور ﷺ اپنے اوپر چادر بھی اوڑھتے تھے	114	حضور ﷺ کی سیرت کی بائیس جھلکیاں
131	حضور ﷺ کبھی جبہ بھی پہنتے تھے	122	حضور ﷺ کا چلنا کیسا تھا؟
132	حضور ﷺ کا کھانا کیسے تھا؟	122	حضور ﷺ کی عبادت کیسی تھی؟
134	حضور ﷺ کا پانی پینا کیسے تھا؟	123	حضور ﷺ کی توجہ کیسی تھی؟
136	ہر کام کی ابتداء اللہ کے نام سے کرو	123	حضور ﷺ کی نگاہ کی کیفیت کیسی تھی؟
140	حضور ﷺ کی استقامت	124	حضور ﷺ کا دیکھنا کیسا تھا؟
142	امام ابوحنیفہؒ کی استقامت	124	حضور ﷺ کی صحابہؓ کے ساتھ چلنے کی کیفیت کیسی تھی؟
142	امام احمد بن حنبلؒ کی استقامت	124	حضور ﷺ کا ملنا کیسے تھا؟
143	حضرت مجدد الف ثانیؒ کی استقامت	125	حضور ﷺ کی سخاوت کیسی تھی؟
144	حضرت شاہ ولی اللہؒ کی استقامت	125	حضور ﷺ کا خوف خدا کیسا تھا؟
144	حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی استقامت	126	حضور ﷺ کا توکل کیسے تھا؟
145	نبوی و نطفہ	126	حضور ﷺ نے مساوات کا درس کیسے دیا؟
149	معراج النبی ﷺ	126	حضور ﷺ کی غریبوں سے محبت کیسی تھی؟
152	تمہید	127	حضور ﷺ کا یتیموں سے تعلق کیسا تھا؟
152	معراج کی وجہ تسمیہ	127	حضور ﷺ کے اخلاق کریمانہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
188	تیسرا آسمان۔ حضرت یوسفؑ سے ملاقات	153	سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت کا مطلب
188	حضرت یوسفؑ سے ملاقات کی حکمت	153	لفظ سبحان سے ابتداء کی دو وجوہ
189	چوتھا آسمان۔ حضرت لاریسؑ سے ملاقات	156	معرج رات کو کیوں ہوا؟
189	حضرت لاریسؑ سے ملاقات کی حکمت	158	سورۃ النجم کی اٹھارہ آیات کا مطلب
190	پانچواں آسمان۔ حضرت ہارونؑ سے ملاقات	162	احادیث کا مفہوم
190	حضرت ہارونؑ سے ملاقات کی حکمت	163	معرج النبی ﷺ کی پانچ حکمتیں
191	چھٹا آسمان۔ حضرت موسیٰؑ سے ملاقات	165	معرج النبی ﷺ کی تفصیل
191	حضرت موسیٰؑ سے ملاقات کی حکمت	169	دس جنتی جانور
192	ساتواں آسمان۔ حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات	172	مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک چار واقعات
193	حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات کی حکمت	174	انبیاء کی امامت
199	مقام محمد ﷺ	175	بیت المقدس کے راستے سے معراج کیوں ہوا؟
200	محبت اور محبوب میں تحائفِ ثلاثہ کا تبادلہ	176	ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو کس لئے جمع کرایا؟
201	پانچ نمازوں کا تحفہ	178	اللہ کی حمد و ثناء انبیاء کی زبانی
202	صدیق اور زندیق کا بیان	181	معرج جسمانی کے دلائل
204	معرج کے تین تحفے	184	حضور ﷺ کی آسمانوں کی سیر
206	<b>دوسری تقریر۔ معراج کے واقعات</b>	184	پہلا آسمان۔ حضرت آدمؑ سے ملاقات
206	پہلا واقعہ۔ آسیب و سحر سے حفاظت	186	حضرت آدمؑ سے ملاقات کی حکمت
207	دوسرا واقعہ۔ مجاہدین کی فضیلت	186	دوسرا آسمان۔ حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات
207	تیسرا واقعہ۔ اللہ کے نام کی عظمت	187	حضرت یحییٰؑ و حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات کی حکمت
209	تیرہ بچوں کی بچپن میں گفتگو		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
253	مرزا نے اللہ کی توہین کی	218	چوتھا واقعہ۔ نماز نہ پڑھنے والے
253	مرزا نے حضورؐ کی توہین کی	218	پانچواں واقعہ۔ زکوٰۃ نہ دینے والے
254	مرزا نے حضرت عیسیٰؑ کی توہین کی	219	چھٹا واقعہ۔ زنا کرنے والے
254	مرزا نے صحابہ کرامؓ کی توہین کی	219	ساتواں واقعہ۔ یتیموں کا مال کھانے والے
254	مرزا نے حضرت ابو بکرؓ کی توہین کی	220	آٹھواں واقعہ۔ سود کھانے والے
254	مرزا نے حضرت علیؓ کی توہین کی	220	نواں واقعہ۔ ڈاکہ مارنے والے
255	مرزا نے حضرت ابو ہریرہؓ کی توہین کی	221	دسواں واقعہ۔ خیانت کرنے والے
255	مرزا نے حضرت حسینؓ کی توہین کی	221	گیارہواں واقعہ۔ غیبت کرنے والے
255	مرزا نے تمام مسلمانوں کی توہین کی	221	بارہواں واقعہ۔ دنیا کی مثال
256	مرزا نے قرآن کی توہین کی	222	تیرہواں واقعہ۔ غلط بات کرنے والے
256	مرزا نے فرشتوں کی توہین کی	222	چودھواں واقعہ۔ شیطان کی کیفیت
256	مرزا نے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی توہین کی	223	پندرہواں واقعہ۔ دنیا کا زوال
257	مرزا کا جھوٹ	223	سولہواں واقعہ۔ شراب کی حرمت
257	مرزا نے حج کی توہین کی	223	سترہواں واقعہ۔ حق چھپانے والے
257	مرزا نے مسجد اقصیٰ کی توہین کی	226	<b>ختم نبوت</b>
257	مرزا کا مذہب برطانیہ کی خوشامد و کاسہ لیبی	227	تمہید
258	مرزا نے حضرت فاطمہؓ کی توہین کی	227	عقیدہ ختم نبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں
258	نبی کا چہرہ شان والا ہوتا ہے	248	صحابہؓ پر حضورؐ کی صحبت کا اثر
258	نبی کی آنکھیں شان والی ہوتی ہیں	249	حضرت ابو مسلم خولانیؓ کا واقعہ
259	نبی کا معلم و استاذ خدا ہوتا ہے	252	مرزا کا اللہ کے بارے میں غلط عقیدہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
283	اسباب محبت اور ذات محمد ﷺ	259	نبی کی فہم صحیح ہوتی ہے
283	حب طبعی	260	نبی بیہودہ گفتگو سے پاک ہوتا ہے
283	حب احسانی	260	مرزائے تمام انبیاء کی توہین کی
284	حب جمالی	261	مکرمین ختم نبوت کا شبہ
284	حسن صبیح	262	مسلمانوں کا عقیدہ
285	حسن ملیح	266	وظیفہ
285	حب کمالی	268	<b>رسول کامل ﷺ</b>
286	حب عقلی	269	تمہید
290	<b>ساقی کوثر ﷺ</b>	269	آیت کا مطلب
290	تمہید	270	حدیث کا مطلب
291	سورت الکوثر کی تشریح	270	رسول کامل
291	انا اعطینک الکوثر کی تشریح	270	علم کامل
292	حوض کوثر کا تعارف	272	عصمت کامل
293	سورت الکوثر کا شان نزول	273	عقل کامل
293	فصل لربک وانحر کی تشریح	275	حسن کامل
293	نماز کی عظمت	278	<b>محبوب کامل ﷺ</b>
294	نماز کی فرضیت	279	تمہید
295	پانچ نمازوں کی ابتدا	279	آیت کا مطلب - حضور کی اتباع
295	نماز کی جامعیت	281	حضرت عمرؓ کی حضور سے محبت
298	قربانی کی عظمت	282	حضرت انسؓ کا تعارف

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
314	میرے نبی ﷺ کا چہرہ	298	ذوالحجہ کے مہینہ کی فضیلت
316	میرے نبی ﷺ کی گفتار	300	قربانی کا ذکر کتاب اللہ میں
316	میرے نبی ﷺ کی رفتار	301	قربانی کا ذکر احادیث رسول اللہ میں
316	میرے نبی ﷺ کی حیا	302	قربانی کرنے میں پیغمبر کا ہمیشہ والا عمل
316	میرے نبی ﷺ کی انگوٹھی	302	قربانی کرنے میں پیغمبر کا اپنے رحمت والے ہاتھ سے ذبح کرنے کا عمل
317	میرے نبی ﷺ پر پہلی وحی		
317	میرے نبی ﷺ پر آمد وحی کی کیفیت	303	قربانی کرتے وقت خصوصی دعا پڑھنے میں پیغمبر کا عمل
318	میرے نبی ﷺ کا پہلا خطاب		
318	میرے نبی ﷺ کے اوصاف	304	دوسروں کی طرف سے قربانی کرنے میں پیغمبر کا عمل
318	میرے نبی ﷺ کی مہر نبوت	305	قربانی کے بارے میں صحابہ کرام کا عمل
320	میرے نبی ﷺ کی ختم نبوت	306	قربانی نہ کرنے پر وعید
320	میرے نبی ﷺ کی عظمت	307	ان شانک ہو الا بتر کی تشریح
322	میرا نبی ﷺ ایک بشر	307	احادیث کا مطلب
323	میرا نبی ﷺ اولادِ آدم کا سردار	310	<b>میرا نبی ﷺ</b>
325	میرے نبی ﷺ کی جماعت	311	تمہید
325	میرے نبی ﷺ کا اخلاق	312	میرے نبی ﷺ کا شجرہ نسب
327	میرے نبی ﷺ کا انقلاب	312	میرے نبی ﷺ کی تخلیق
329	میرے نبی ﷺ کی ہجرت	313	میرے نبی ﷺ کی ولادت
329	میرے نبی ﷺ کی معراج	313	میرے نبی ﷺ کے نام
330	میرے نبی ﷺ کے دوسفر	314	میرے نبی ﷺ کی ادا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
346	میرا نبی ﷺ اور غزوہ احد	331	میرے نبی ﷺ کا اندازِ تعلیم و تربیت
347	میرا نبی ﷺ اور غزوہ خندق	332	میرے نبی ﷺ کا وعظ
348	میرا نبی ﷺ اور فتح مکہ	332	میرے نبی ﷺ کی نگرانی
349	میرا نبی ﷺ اور غزوہ حنین	333	میرے نبی ﷺ کی خوشی... میرے نبی ﷺ کا غم
349	میرا نبی ﷺ اور حجۃ الوداع	335	میرا نبی ﷺ اور غم کا سال
350	میرا نبی ﷺ اور اماں حلیمہ	336	میرے نبی ﷺ کا رونا
351	میرا نبی ﷺ اور بہن شیماء	336	میرے نبی ﷺ کا ڈرانا
352	میرا نبی ﷺ اور بیوی عائشہؓ	337	میرے نبی ﷺ کا غصہ
353	میرا نبی ﷺ اور بیٹی فاطمہؓ	337	میرے نبی ﷺ کا حوصلہ
353	میرا نبی ﷺ اور نواسے حسنؓ و حسینؓ	338	میرے نبی ﷺ کی تشبیہ
354	میرا نبی ﷺ میرا ساماں	340	میرے نبی ﷺ کی عبادت
354	میرے نبی ﷺ کا حوض	340	میرے نبی ﷺ کی گھر میں مسجد
355	میرے نبی ﷺ پر آخری وحی	341	میرے نبی ﷺ کی جنوں سے ملاقات
355	میرے نبی ﷺ کی آخری وصیت	341	میرا نبی ﷺ اور معلم و مبلغ کا مقام
356	میرے نبی ﷺ کے آخری الفاظ	342	میرے نبی ﷺ کی شفقت
356	میرے نبی ﷺ کی وفات	342	میرے نبی ﷺ کی سخاوت
357	میرے نبی ﷺ کی زیارت	343	میرا نبی ﷺ محسن انسانیت
358	میرا نبی ﷺ ... چالیس شاعرانہ جملے	344	میرے نبی ﷺ کے حج اور عمرے
368	میرا تیسرا نبی ﷺ	345	میرے نبی ﷺ کے غزوات و سرایا
369	تمہید	345	میرا نبی ﷺ اور غزوہ بدر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
397	سید امین گیلانی کے اشعار	370	نعتیہ اشعار
398	حسن نثار کے اشعار	371	حضرت حسان بن ثابتؓ کے اشعار
400	رئیس امر وہیؒ کے اشعار	374	بناتِ مدینہ کے اشعار
402	سچل سرمستؒ کے اشعار	376	حضرت فاطمہؓ کے اشعار
403	طراب احمد صدیقیؒ کے اشعار	377	حضرت ابوسفیانؓ بن حارث کے اشعار
404	مولانا ظفر علی خانؒ کے اشعار	378	ابوطالب کے اشعار
405	علامہ ماہر القادریؒ کے اشعار	379	شیخ سعدیؒ کے اشعار
408	علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کے اشعار	380	امام شرف الدین بوسیریؒ کے اشعار
412	مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے اشعار	381	حضرت درخواستیؒ کے اشعار
414	نجم کے اشعار	388	مولانا عبدالرحمن جامیؒ کے اشعار
415	سید نفیس الحسینیؒ کے اشعار	390	حضرت امیر خسروؒ کے اشعار
418	ہری چند اختر کے اشعار	391	احسان دانشؒ کے اشعار
419	حضرت سلطان باہو کے اشعار	392	مولانا احمد رضا بریلیؒ کے اشعار
422	حضرت پیر مہر علی گولڑویؒ کے اشعار	393	احمد ندیم قاسمیؒ کے اشعار
424	متفرق اشعار	394	مولانا الطاف حسین حالیؒ کے اشعار
		396	امیر مینائیؒ کے اشعار

---

وَقَالَ رَبِّ ارْحَمْنِي  
وَقَالَ رَبِّ ارْحَمْنِي  
وَقَالَ رَبِّ ارْحَمْنِي  
وَقَالَ رَبِّ ارْحَمْنِي  
وَقَالَ رَبِّ ارْحَمْنِي  
وَقَالَ رَبِّ ارْحَمْنِي  
وَقَالَ رَبِّ ارْحَمْنِي  
وَقَالَ رَبِّ ارْحَمْنِي  
وَقَالَ رَبِّ ارْحَمْنِي  
وَقَالَ رَبِّ ارْحَمْنِي

وَأَمَّا  
لَمَّا خَلَّوْا  
عِظَمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# صورت النبی ﷺ

از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخو استی کے علمی جانشین

شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر

شیخ طریقت شفیق الرحمن درخو استی نور اللہ  
حضرت مولانا مرقدة

بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور



ناشر

مکتبہ شفیق الرحمن درخو استی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکز گریں ناؤن ضلع چیمبارخان  
پوسٹ بکس نمبر 5  
Web: www.shakedarkhwasti.org Mob: 0300-0939448

## صُورَةُ النَّبِيِّ ﷺ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَوَّرَ قُلُوبَنَا بِنُورِ الْأَحَادِيثِ وَالْآيَاتِ وَنَجَانَا مِنْ  
سُوءِ الضَّلَالَةِ وَالْمُحَدَّثَاتِ بِاتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُولِهِ أَفْضَلِ الْكَائِنَاتِ الَّذِي  
اسْمُهُ مَكْتُوبٌ فِي الْأَنْجِيلِ وَالتَّوْرَةِ نَاسِخُ الْمَلَلِ وَالْأَدْيَانِ قَاطِعُ  
الْمُشْرِكِينَ بِالسَّيْفِ وَالسِّنَانِ الَّذِي يَخَافُ مِنْ هَيْبَتِهِ مَلِكُ بَنِي  
الْأَصْفَرِ وَالْأَزْهَرِ صَاحِبِ الْجَبِينِ الْأَزْهَرِ وَالْخَدِّ الْأَنْوَرِ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ. وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَا بَعْدُ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا  
عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ  
لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ. (ال عمران)

عَنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَهُ سَمِعَ  
شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ  
أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي  
خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ  
فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بِيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأَنَا  
خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا (رواه الترمذی)

عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشِ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ  
(رواه مسلم)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ أُضْحِيَّانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَالِي الْقَمَرِ فَهُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ (رواه الترمذی)

صَدَقَ اللَّهُ الرَّحِيمُ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ

مَا إِنْ رَأَيْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِمِثْلِهِ

فِي النَّاسِ كُلِّهِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدٍ

أَغْرُ عَلَيْهِ لِلنَّبُوءَةِ خَاتَمٌ

مِنَ اللَّهِ مَشْهُودٌ يَلُوحُ وَيُشْهَدُ

وَضَمَّ الْإِلَهِ اسْمَ النَّبِيِّ إِلَى اسْمِهِ

إِذَا قَالَ الْمُتَوَدِّعُ فِي الْخَمْسِ أَشْهَدُ

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ لِيُجَلَّهُ

فَذُورَا الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

فَاقِ النَّبِيْنَ فِي خَلْقِ وَفِي خُلُقِ

فَلَمْ يُدَا نُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمِ

كُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مُلْتَمِسٌ  
 غَرَفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ شَفَا مِنَ الدِّيمِ  
 زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگر م  
 کرشمہ دامن دل میگذ کہ جا این جا است  
 خاتم الانبیاء کی ذات ہے وہم و گمان سے بلند  
 خدا کا حسن انتخاب، انتخاب لاجواب  
 يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا  
 عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
 نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ اَنْتَ سَاكُنُهُ  
 فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ  
 هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ  
 لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ  
 محمد کی آمد ہے بشیرا نذیراً  
 فَصَلُّوْا عَلَیْهِ كَثِيْرًا كَثِيْرًا

سب سے پہلے پیغمبرؐ کی ذات پاک پر درود شریف پڑھ لیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ اِلٰهِ وَصَحْبِهِ وَ بَارِكْ  
 وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى  
 جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ وَ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَ صَلِّ  
 عَلٰى بَلَدِ مُحَمَّدٍ فِى الْبِلَادِ وَ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ.

تمہید

میرے مکرم بزرگو! محترم سامعین آج کے خطبہ کا موضوع صورت خاتم الانبیاء ﷺ کا تذکرہ ہے۔

پہلے نمبر پر تلاوت کردہ آیات و احادیث کا مختصر مفہوم ذکر کروں گا۔  
دوسرے نمبر پر ایک تمہید جس میں تین چیزیں ہوں گی۔

(۱) پیغمبر کی تاریخ ولادت

(۲) پیغمبر کا نام و نسب

(۳) پیغمبر کی پیدائش پر جو اثرات و انقلابات نمودار ہوئے۔

تیسرے نمبر پر اس تمہید کے بعد پیغمبر کی صورت کا وہ نقشہ جو قرآن میں رحمان نے اور احادیث میں صحابہؓ و اہلبیت کی زبان نے ذکر کیا ہے۔ جس میں پیغمبر اقدس کے وجود اقدس کی تخلیقی کیفیت بھی ہوگی اور پیغمبر کے بدن مبارک اور اس کے اجزاء کی برکات کا بھی ذکر ہوگا۔

آیت و احادیث کا مطلب

پہلے نمبر پر ذکر کردہ آیت و احادیث کا مطلب ہے تو پہلے آیت کا مطلب سمجھیں۔ یہ آیت چوتھے پارہ سورۃ ال عمران میں ہے۔ اس میں اللہ نے مسلمانوں پر ایک عظیم احسان جنلایا ہے۔ ویسے تو اللہ کے انعامات لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى ہیں جو شمار سے بھی باہر ہیں۔ زمین بھی انعام ہے، آسمان بھی بارش بھی، کھیتی اور انگوری بھی، ہوا اور پانی بھی، پہاڑ اور درخت بھی اللہ کی نعمتیں ہیں۔ مگر ان کا اللہ نے احسان نہیں جنلایا بلکہ حضور ﷺ کے بھیجنے کا احسان جنلایا ہے۔ اگرچہ حضور ﷺ کی نبوت و

رسالت تو تمام مخلوق کے لئے ہے۔ خواہ انسان ہوں یا جن ہوں یا فرشتے ہوں۔ تمام مخلوقات و تمام جہانوں کی چیزیں آپ کی امتی ہیں اور آپ سب کے رسول ہیں۔ مگر آپ کی رسالت کا احسان صرف مومنین کو جتایا ہے۔ کیونکہ آپ کے فیض سے مستفیض ہونے والے صرف مومنین ہیں۔ اس لئے اللہ نے کہا کہ میں نے مسلمانوں پر احسان عظیم کیا ہے کہ ان کے نفسوں میں سے یعنی ان میں سے اور انسانوں میں سے عظیم الشان رسول بھیجا ہے۔

## رسول اللہ ﷺ کے فرائض

اس عظمت والے رسول کے چار فرائض ہیں۔

۱۔ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ

تلاوت کتاب اللہ ہے کہ وہ ان کو اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ کیونکہ آیات قرآنیہ کے پڑھنے کے ساتھ انوار و برکات ہونگے۔ جن کی وجہ سے ان کے اندر کے ظلمات اور تاریکیاں اور اندھیرے دور ہو جائیں گے۔

۲۔ وَيُزَكِّيهِمْ

تزکیہ نفوس ہے کہ ان کو کفر و شرک و رسومات و بدعات کی آلائشوں سے پاک کرتا ہے۔ کیونکہ جب ایسے عظمت و کمال والے پیغمبر کی رفاقت و صحبت اختیار کریں گے تو ان کی توجہات باطنی سے کفر و شرک کی نجاست دور ہوگی۔

۳۔ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ

تعلیم قرآن ہے کہ ان کو کتاب اللہ کے معانی و مطالب و اسرار کی تعلیم دیتا ہے۔ جس سے ان کی مشکلات و شبہات حل ہوتے ہیں۔

## ۴۔ وَالْحِكْمَةَ

تعلیم سنت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں حکمت سے مراد سنت ہے اور بعض مفسرین نے کہا کہ حکمت سے مراد دانائی کی باتیں ہیں۔ اس میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ سنت کی باتیں بھی دانائی کی باتیں ہیں تو رسول اللہ سنت و دانائی کی باتوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ۔ یعنی اگرچہ یہ پہلے گمراہی میں تھے۔ مگر حضور ﷺ کی تعلیم و تربیت نے جاہلوں کو عالم بنا دیا۔ نادان کو دانا بنا دیا۔ اور پستی میں پڑے ہوئے لوگوں کو ترقی اور عروج تک پہنچا دیا اور ان کو پاک و صاف کر دیا۔

دُرفشانی نے تیرے قطروں کو دریا کر دیا  
دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا  
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے  
کیا نظر تھی کہ جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

یہ رحمن و رحیم کی رحمت ہے کہ اس نے ایسا شان والا پیغمبر عطا کیا تو اس احسان کا شکر اس طرح ادا ہوگا۔ کہ ہم اس پیغمبر کی صورت و سیرت کو اپنائیں۔ اور ساری زندگی حضور ﷺ کی غلامی میں گزار دیں۔ اب احادیث کا مختصر مطلب سمجھیں۔  
پہلی حدیث

جس کے راوی حضرت عباسؓ ہیں۔ ایک مرتبہ لوگوں نے حضور ﷺ کے حسب و نسب میں طعن کیا تو انہوں نے جب یہ سنا تو غصہ میں تھے اور اسی حال میں حضور ﷺ کے پاس آئے تو جب حضور ﷺ کو یہ معلوم ہوا تو آپ نے سب کو جمع کیا

اور حضور ﷺ ممبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا بتلاؤ میں کون ہوں۔ کہنے لگے آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا میں رسول بھی ہوں اور اللہ نے میرا نسب بھی اعلیٰ بنایا ہے۔ میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ نے جن وانس کو پیدا کیا اور مجھے ان میں سے اعلیٰ جماعت یعنی انسانوں میں سے بنایا پھر انسانوں کے دو قسم بنائے۔ ایک عرب دوسرے عجم تو اللہ نے مجھے ان میں سے اعلیٰ فریق یعنی عرب میں سے بنایا پھر اللہ نے عرب کے مختلف بڑے قبائل بنائے تو مجھے ان میں سے اعلیٰ قبیلہ قریش میں سے بنایا۔ پھر اللہ نے قریش کے چھوٹے قبائل بنائے اور مجھے ان میں سے اعلیٰ قبیلہ بنو ہاشم میں سے بنایا۔ تو ذات کے لحاظ سے بھی عمدہ ہوں اور قبیلہ کے اعتبار سے بھی عمدہ ہوں۔

اس حدیث میں حضور ﷺ کے حسب و نسب کی عظمت کا ذکر ہے۔

### دوسری حدیث

جس کے راوی حضرت واثلہ بن اسقع ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے اولاد ابراہیم سے حضرت اسماعیلؑ کو چن لیا اور اولاد اسماعیلؑ سے بنو کنانہ کو چن لیا۔ اور بنو کنانہ سے قریش کو چن لیا اور قریش سے بنو ہاشم کو چن لیا اور بنو ہاشم سے اللہ نے مجھے چن لیا۔

اس حدیث میں بھی پیغمبر کے نسب کی بلندی کا ذکر ہے۔

### تیسری حدیث:

جس کے راوی حضرت جابرؓ ہیں کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ چاندنی رات تھی۔ میں حضور ﷺ کو دیکھ رہا تھا۔ آپ نے سرخ دھاریوں والا جوڑا زیب تن کر رکھا تھا۔ تو میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی پیغمبر کے چہرہ کو دیکھتا۔ مجھے چاند سے کہیں زیادہ

پیغمبر کا چہرہ حسین و جمیل نظر آتا تھا۔ جیسے کسی نے کہا۔

چاند سے تشبیہ دینا یہ کیا انصاف ہے

چاند کے منہ پر چھائیاں میرے مدنی کا چہرہ صاف ہے

تو اس حدیث میں حضور ﷺ کے حسن و جمال کے کمال کو ذکر کیا ہے۔ اب

دوسرے نمبر پر تمہید ہے جس میں تین چیزیں ذکر کرنی ہیں۔

### میرے نبی کی ولادت

پیغمبر کی پیدائش میں یہ اتفاق ہے کہ سن عام الفیل تھا۔ جس سال اصحاب

الفیل ہلاک ہوئے۔ اس واقعہ کے پچاس یا پچپن دن بعد آپ کی پیدائش ہے اور

آپ کی ولادت کے مہینہ میں اتفاق ہے کہ ربیع الاول ہے۔ اور اس میں بھی اتفاق

ہے کہ ولادت کا دن پیر کا تھا۔ البتہ تاریخ میں اختلاف ہے۔ بعض نے ۲ ربیع الاول

ذکر کی ہے۔ بعض نے ۸۔ بعض نے ۹ اور بعض نے ۱۲ ربیع الاول ذکر کی ہے۔ زیادہ

مشہور یہی قول ہے۔ پیدائش کا وقت بعض نے شب کو، بعض نے دن کو کہا ہے۔ مشہور قول

طلوع صبح صادق کا وقت ہے۔

### حضور ﷺ کا مقام پیدائش

بعض نے مکہ مکرمہ، بعض نے شعب ابی طالب میں کہا ہے، بعض نے روم

میں، بعض نے عفان میں کہا، راجح پہلا قول ہے۔

### حضور ﷺ کا نام و نسب

امام بخاری نے باب مبعث النبی میں حضور ﷺ کا نسب یوں ذکر کیا ہے۔

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن

کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس مضر بن نزار بن معد بن عدنان حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان میں عدنان تھے اور حضور ﷺ عدنان کے خاندان سے تھے۔ آپ کا نسب پاک ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر میرے والد عبد اللہ تک اور حضرت حوا سے لے کر میری والدہ آمنہ تک میرا نسب زنا کی بدبو سے پاک ہے۔

آپ کا نام عبدالمطلب نے ”محمد“ ﷺ رکھا جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو کہا کہ یہ نام اس لئے رکھا تا کہ میرا یہ فرزند ساری دنیا میں مدح و ستائش کے لائق ٹھہرے۔ آپ ﷺ کا نام ”محمد“ آپ کے دادا نے رکھا اور ”احمد“ اللہ نے رکھا۔ ”محمد“ کا معنی اللہ کے بعد جس کی سب سے زیادہ تعریف کی گئی ہو اور ”احمد“ کا معنی جو سب سے زیادہ اللہ کی تعریف کرنے والا ہو۔

### حضور ﷺ کی پیدائش کے اثرات و انقلابات

حضور ﷺ ابھی حضرت آمنہ کے لطن پاک میں تھے تو حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ مجھے غیب سے آواز آتی تھی۔

بُشْرَى لَكَ يَا أَمْنَةَ قَدْ حُمِلَتْ بِسَيِّدِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ حُمِلَتْ بِسَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ قَدْ حُمِلَتْ بِسَيِّدِ الْعَالَمِ قَدْ حُمِلَتْ بِسَيِّدِ الْأَنَامِ.

اے آمنہ تجھے مبارک ہو تیرے پیٹ میں جو بچہ ہے اور جس سے تو حاملہ ہے وہ اس امت کا سردار ہے۔ اولین و آخرین کا سردار ہے۔ تمام جہان کا سردار تمام لوگوں کا سردار ہے۔ اور حضرت آمنہ کہتی ہیں کہ مجھے حمل کا ثقل اور بوجھ بھی معلوم نہ ہوتا تھا۔ جس طرح عام طور عورتیں حمل کا بوجھ محسوس کرتی ہیں۔ حضرت آمنہ کہتی ہیں کہ جب

حضور پیدا ہوئے تو آلائشوں سے پاک تھے، نہلانے کی ضرورت نہ تھی۔ اور ختنہ بھی کیا ہوا تھا۔ ختنہ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ حضور ﷺ نے خود بھی فرمایا۔

إِنَّمَا وُلِدْتُ مُطَهَّرًا إِنَّمَا وُلِدْتُ مَخْتُونًا۔ اور فرماتی ہیں جب آپ پیدا ہوئے تو وضع حمل کے وقت میں نے ایک روشنی دیکھی جس سے مجھے شام کے محل نظر آئے اور حضور کی پیدائش کے وقت کسریٰ یعنی ایران کے بادشاہ کا محل ہل گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ فارس کی آگ جو ہزار سال سے جل رہی تھی وہ بجھ گئی۔ جس سے اشارہ تھا کہ ان جگہوں میں اسلام کا دبدبہ ہوگا، کفر مٹے گا، کفر مغلوب ہوگا، اسلام کا غلبہ ہوگا۔ بحیرہ طبریہ دفعۃً خشک ہو گیا۔ آسمانوں پر سخت پہرے لگا دیئے گئے۔ شیاطین کو آسمانی خبروں کے سننے سے روک دیا گیا۔ شیاطین کے راستے ختم کر دیئے گئے۔ ستارے جھک کر حضور ﷺ کو دیکھنے آئے۔ مکہ کی گلیوں میں خوشبو مہکنے لگی۔ فاطمہ بنت عبد اللہ کہتی ہے کہ کعبہ نور سے معمور ہو گیا۔ اور ستارے اتنے قریب آ گئے کہ میں ڈرنے لگی کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ صنم خانے اور بتکدے خاک میں مل گئے۔ بیت اللہ میں بت اوندھے گرنے لگے۔ یہودیت، نصرانیت، مجوسیت، شرک کے پتے جھڑنے لگے۔ کیونکہ آفتاب ہدایت کی شعاعیں پھیلنے لگیں اور توحید کا پرچم لہرانے لگا۔ انسانوں میں سعادت کی بہار آ گئی۔ توحید کا غلغلہ ہوا کیونکہ ایک روایت میں ہے جب پیغمبر ﷺ کی پیدائش ہوئی اور ایک روایت میں ہے جب آپ کا دودھ چھڑایا گیا تو حضرت آمنہ کہتی ہیں کہ میں نے کان لگایا اور پیغمبر کی زبان مبارک سے یہ کلمات سنے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

کہ سب سے بڑا اللہ ہے اور تمام تعریفیں ایک اللہ کے لئے ہیں۔ اور صبح

شام اللہ کے لئے تسبیح و پاکیزگی ہے۔ پیغمبر کی زبان فیض ترجمان نبی کی زبان پر اللہ کی شان اور توحید کا اعلان۔ سب کہد و سبحان اللہ۔

ویسے ربیع الاول کا معنی بھی ہے پہلی بہار۔ حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے کفر و شرک کا اندھیرا تھا۔ حضور ﷺ کے آنے سے توحید کی روشنی پھیلی۔ آپ سے پہلے خزاں کا موسم تھا، آپ کے بعد بہار کا موسم آیا۔ پہلے ظلمت تھی اب نور آیا۔

حضور ﷺ کو پہلے حضرت آمنہ نے دودھ پلایا پھر دو تین دن ابو لہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا۔ پھر حضرت حلیمہ نے دودھ پلایا۔ حضرت حلیمہ کہتی ہے میں بنو سعد کے قبیلہ کی عورتوں کے ساتھ مکہ مکرمہ آئی۔ دوسری عورتوں نے یتیم سمجھ کر آپ کو نہ اٹھایا مگر جب میں نے آ کر آپ کے چہرہ سے سفید چادر اٹھائی تو ایک نور نکلا جو آسمان کی طرف اٹھا تو میں نے خاوند سے کہا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ واپس جاؤں۔ اس کا چہرہ دیکھنے سے میرے وجود میں عجیب اثر پیدا ہوا ہے کہ میرے پستان بھی دودھ سے بھر گئے ہیں تو حضرت آمنہ سے بچہ لینے کی درخواست کی۔ کیونکہ شرفاء عرب کا دستور تھا کہ وہ بچوں کو دودھ پلانے کے لئے دیہات و قصبات میں بھیجتے تھے تاکہ ان میں فصاحت کا جوہر بھی پیدا ہو اور عرب کی خصوصیات ان میں محفوظ ہو جائیں۔ تو حضرت آمنہ نے آپ کو حضرت حلیمہ کے حوالہ کر دیا۔ دو سال حلیمہ کے پاس رہے۔ تیسرے سال اس نے یہ امانت پھر آمنہ کے حوالے کر دی۔ تو حضرت حلیمہ کہتی ہے کہ ہم نے حضورؐ کو اٹھالیا۔ خاوند آگے بیٹھا میں اس کے پیچھے بیٹھی اور حضور ﷺ کو میں نے اپنی گود میں لے لیا۔ تو اونٹنی اٹھتی ہی نہیں۔ پھر جب خاوند نے حضور ﷺ کو اپنی گود میں لے لیا تو اونٹنی چل پڑی۔ اشارہ ہوا کہ یہ نبی مقتدا بننے کے لئے آیا ہے۔ حضرت

حلیمہ کہتی ہے کہ جس اونٹنی پر آپ کو سوار کیا وہ کمزور اور لاغر و نحیف تھی۔ جب ہم مکہ کی طرف آئے تو سب سے پیچھے اور جب واپس گھر کی طرف گئے تو حضور ﷺ کی برکت سے وہ اونٹنی اتنی تیز چلی کہ سب سواریوں سے آگے نکل گئی۔ اب مجھ سے دوسری عورتیں کہنے لگیں حلیمہ تو نے سواری بدل لی ہے۔ میں نے کہا نہیں میں بھی وہی ہوں، خاوند بھی وہی ہے، سواری بھی وہی ہے مگر اب سوار بدل گیا ہے۔ یہ بچہ جو لے کر جا رہی ہوں یہ اس کی برکت ہے کہ لاغر سواری طاقتور اور تیز ہو گئی ہے۔ حضرت حلیمہ کہتی ہے کہ یہ ایسے نصیب والا بچہ تھا کہ اس کے آنے سے میرے گھر میں برکت آگئی۔ اس سال قحط تھا میرے گھر میں ایک بچہ تھا جو رات کو روتا رہتا۔ میرے پستانوں میں دودھ نہ تھا۔ اس کی برکت سے میرے پستانوں میں اتنا دودھ اتراکہ آپ نے اور آپ کے رضاعی بھائی نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا اور اونٹنی کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے۔ اور میری بکریوں میں برکت آگئی۔ لوگوں کی بکریاں شام کو واپس آئیں تو تھن سوکھے ہوتے تھے اور میری بکریاں دوپہر کو واپس آئیں تو ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوتے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ بکریاں اسی چراگاہ میں لے جاؤ۔ جہاں حلیمہ کی بکریاں چرتی ہیں مگر ان کو معلوم نہ تھا کہ یہ چراگاہ کی خصوصیت نہیں بلکہ محمد ﷺ کی برکت ہے۔ حضرت حلیمہ کی بیٹی شیمہ کہتی ہیں کہ جب میں بکریاں چرانے کیلئے حضور ﷺ کو ساتھ لے گئی تو حلیمہ نے کہا بیٹی میرے اس نازنین دلنشین ماہ جبین بیٹے کا خیال رکھنا۔ سورج کی گرمی ہے۔ حرارت و تپش ہے۔ اس کو دھوپ نہ لگے۔ جب شیمہ واپس آئی تو کہنے لگی اماں آج میں تجھے عجیب بات سناتی ہوں کہ جب میں اکیلے جاتی تھی تو سورج کی حرارت و گرمی ہوتی تھی اور آج اپنے بھائی محمد ﷺ

کو ساتھ لے گئی تو سورج کی گرمی نہ تھی۔ بلکہ آسمان پر بادل آ گیا۔ اور ہم بادل کے سایہ میں رہے۔ جب آپ چلتے تو بادل بھی ساتھ چلتا جب آپ ٹھہرتے تو بادل بھی ٹھہر جاتا۔ بلکہ شیما نے اس سے بڑھ کر بات کہی کہ اماں جب میں اکیلی ہوتی تو بکریوں کا سر نیچے ہوتا تھا۔ بکریاں گھاس چرتیں اور اس کو دیکھتی تھیں۔ مگر آج میں نے دیکھا کہ بکریوں کی نگاہ گھاس پر نہ تھی۔ بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے نورانی چہرہ پر تھی جب حضور ﷺ حضرت حلیمہ کے پاس تھے تو آپ کا شق صدر ہوا۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے لکھا ہے کہ آپ کا سینہ چار مرتبہ شق ہوا اور اس میں حکمت تھی۔ ایک بار جب حضرت حلیمہ کے پاس تھے۔ چنانچہ روایت میں ہے کہ آپ جنگل میں اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ بکریوں میں پھر رہے تھے کہ دو سفید کپڑوں میں ملبوس فرشتوں نے آپ کو لٹایا اور شق صدر کی اور آپ کے بھائی دوڑتے ہوئے آئے کہ دو آدمیوں نے میرے بھائی کا سینہ چاک کر دیا ہے۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ آپ کے دل سے لہو و لعب کی محبت نکل جائے۔ جس طرح سے عام لڑکوں میں ہوتی ہے۔ دوسری مرتبہ آپ کا شق صدر دس سال کی عمر میں جنگل میں ہوا۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ جوانی کے تقاضہ کی وجہ سے عام انسان سے جو کام اللہ کی مرضی کے خلاف ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ کے دل مبارک سے ان کی رغبت نکال دی جائے۔ تیسری مرتبہ جب آپ غار حرا میں تھے رمضان میں شق صدر ہوا حکمت یہ تھی کہ آپ وحی کا تحمل کر سکیں۔ چوتھی مرتبہ معراج کی رات شق صدر ہوا اس میں حکمت یہ تھی کہ آپ کا دل آنے والے مشاہدات کو برداشت کر سکے۔

## حضور ﷺ کی صورت و سیرت کا نقشہ قرآن کی زبانی

حضور ﷺ کی صورت کا ذکر ایک اللہ نے قرآن میں کیا ہے۔ یہ اجمالی ہے۔ دوسرا احادیث میں صحابہؓ نے کیا ہے۔ یہ اس کی تشریح ہے۔ تو میں اختصاراً دونوں کو ذکر کرتا ہوں۔ حضور ﷺ کی صورت و سیرت کا تذکرہ رب رحمان نے قرآن میں بھی اس انداز میں کیا ہے کہ جس سے آپ کی عظمت اجاگر ہوتی ہے۔ آپ پیغمبر حضور ﷺ کی صورت و سیرت کے متعلق سوال کریں تو قرآن میں اس کا جواب ملتا ہے۔ آپ قرآن سے پوچھیں کہ حضور ﷺ کے بدن کی کیفیت کیسی تھی تو فرمایا۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ.

کیونکہ اس کا اصلی مصداق انبیاء ہیں۔ اور ان میں اعلیٰ حضور ﷺ کی ذات ہے۔ آپ قرآن سے پوچھیں کہ پیغمبر کا چہرہ کیسا تھا؟

تو جواب ملتا ہے وَالضُّحَىٰ.

### آپ کی زلف مبارک کیسی تھی؟

تو قرآن کہتا ہے۔ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ.

### آپ کا شہر مکہ مبارک کیسا تھا؟

تو قرآن کہتا ہے۔ لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ. وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ.

آپ کی آنکھ مبارک اور نگاہ کی کیفیت کیسی تھی؟

تو قرآن کہتا ہے۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ

### سینہ مبارک کیسا تھا؟

تو قرآن کہتا ہے۔ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

آپ کی انگلی مبارک کا اشارہ کیسا تھا؟

تو قرآن کہتا ہے۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَاَنْشَقَّ الْقَمَرُ

آپ کے دندان مبارک کیسے تھے؟

تو قرآن کہتا ہے۔ یَسَّ آفٍ كَامِلٍ اور چادر مبارک کیسے تھی؟

تو قرآن کہتا ہے۔ يٰٓأَيُّهَا الْمَزْمَلُ يٰٓأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ.

پیغمبر کا لباس مبارک کیسا تھا؟

تو قرآن کہتا ہے۔ وَثِيَابَكَ فَطَهَّرُ.

پیغمبر کا ماحول کیسا تھا؟

تو قرآن کہتا ہے۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرُ.

پیغمبر کا اللہ سے تعلق کیسا تھا؟

تو قرآن کہتا ہے۔ وَرَبِّكَ فَكَبِّرُ ۝ وَاَعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ.

اللہ کا پیغمبر سے تعلق کیسا تھا؟

تو قرآن کہتا ہے۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ

آپ کے اخلاق کیسے تھے؟

قرآن کہتا ہے۔ اِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

آپ کا کردار قول و فعل کیسا تھا۔

تو قرآن کہتا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

پیغمبر کے صحابہ کیسے تھے؟

تو قرآن کہتا ہے۔ اُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْاِيْمَانَ. اُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ

حَقًّا. أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ. أُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
وَرَضُوا عَنْهُ. أُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ. لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ  
تَحْتَ الشَّجَرَةِ. أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ.

پیغمبر کے یار غار کا ذکر آئے تو قرآن وَالَّذِينَ مَعَهُ کہتا ہے۔

خليفة ثانی کا ذکر آئے تو قرآن أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ کہتا ہے۔

خليفة سوم کا ذکر آئے تو قرآن رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کہتا ہے۔

خليفة چہارم کا ذکر آئے تو قرآن تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا کہتا ہے۔

تمام صحابہ کا ذکر آئے تو قرآن يَتَّبِعُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا کہتا ہے۔

### پیغمبر کی ازواج مطہرات کیسی تھیں؟

تو قرآن کہتا ہے۔ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ. الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ يَنْسَاءَ النَّبِيُّ لَسْتُنَّ

كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ

پیغمبر کی بنات کا ذکر آیا تو قرآن کہتا ہے۔

قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِئِهِنَّ

پیغمبر کے معراج کا ذکر آیا تو قرآن نے کہا۔

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ

الْأَقْصَى

### پیغمبر کی ہجرت کیسی تھی؟

تو قرآن کہتا ہے۔ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا

ثَانِي اثْنَيْنِ إِذْهُمَا فِي الْغَارِ

پیغمبر کی نماز کیسی تھی؟ تو قرآن جواب دیتا ہے۔

قُمِ اللَّيْلَ الْأَقْلِيلًا. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي  
پیغمبر کی گفتگو کیسی تھی؟

تو قرآن کہتا ہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

پیغمبر کی رحمت کیسی تھی؟

تو قرآن کہتا ہے۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

پیغمبر کے قرآن پاک پڑھنے کی کیفیت کیسی تھی؟

فرمایا لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ

پیغمبر کا ذکر کیسا تھا تو جواب ملتا ہے۔

وَإِذْ كُرِّسِمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا  
پیغمبر کا تلاوت کرنا کیسا تھا؟

تو جواب ملتا ہے۔ أَتْلُ مَا أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ

پیغمبر کی تبلیغ کیسی تھی؟

تو قرآن کہتا ہے۔ فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ

پیغمبر کا زمانہ کیسا تھا؟ تو قرآن بولتا ہے۔ وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ

پیغمبر کے اوصاف کا ذکر آیا تو قرآن اعلان کرتا ہے۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ

شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا

پیغمبر کے حق بیان کرنے کا ذکر آیا تو قرآن نے کہا شَاهِدًا

پیغمبر کا مومنین کے ساتھ تعلق کا ذکر آیا تو قرآن نے کہا مُبَشِّرًا

پیغمبر کا کفار کے ساتھ تعلق کا ذکر آیا تو قرآن نے کہا نَذِيرًا  
 پیغمبر کی دعوت کی کیفیت کا ذکر آیا تو قرآن نے کہا دَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ  
 پیغمبر کی نورانیت کا ذکر آیا تو قرآن نے کہا وَسِرَاجًا مُنِيرًا  
 پیغمبر پر قرآن کس نے اتارا؟ تو قرآن نے جواب دیا۔

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ

پیغمبر پر قرآن کون لایا؟ تو قرآن نے کہا۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ

کس ذات پر اتارا گیا؟ تو قرآن جواب دیتا ہے۔ نَزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ

کیوں لایا؟ لَتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ

کس زبان میں لایا؟ تو کہا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ۔

کس مرکز میں لایا؟ تو کہا إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا

وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ۔

کس مہینہ میں لایا؟ تو کہا۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

کس رات میں لایا؟ تو کہا إِنَّ أَوَّلَ نَزْلِنَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

اس سے فیض حاصل کرنیوالے کون ہیں؟ تو کہا هُدًى لِلْمُتَّقِينَ

ان متقین کے سردار کی کیفیت کیسی ہے؟ تو قرآن نے کہا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ اس کی تفسیر ہے۔ ذِكْرَتَ حَيْثُ ذِكْرَتُ

كَلَامِ اللَّهِ صَلَوَةَ اللَّهِ جِهًا دِيكًا تَوِيَهُ دِيكًا

اگر دیکھا لکھا اللہ تو محمد بھی لکھا دیکھا

اتنا مقام کیوں دیا تا کہ دنیا کو پتا چلے کہ جہاں جہاں خدا کی خدائی ہے وہاں وہاں محمد کی مصطفائی ہے۔

## حضور ﷺ کی صورت و سیرت کا نقشہ صحابہؓ کی زبانی حضور ﷺ کا بدن مبارک کیسا تھا؟

صحابہؓ فرماتے ہیں۔ مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ۔ تمام اعضاء نہایت معتدل تھے۔ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ پر گوشت تھے۔ بدن گھٹا ہوا تھا۔ لَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ۔ بالکل موٹے بدن والے نہ تھے۔

سَوَاءُ الْبُطْنِ وَالصَّدرِ۔ آپ کا پیٹ اور سینہ مبارک ہموار تھا۔ پیٹ آگے نکلا ہوا نہ تھا۔ اس میں قباحت ہوتی ہے۔ پیغمبر کو تو اللہ نے حسین بنایا اس لئے پیٹ و سینہ برابر تھے۔

## آپ کے بدن مبارک کا رنگ کیسا تھا؟

شمال ترمذی میں ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ حَسَنَ الْجِسْمِ

حضور ﷺ کا بدن نہایت خوبصورت و موزوں تھا۔

دوسری روایت میں ہے حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔

أَبْيَضٌ كَأَنَّ مَا صِيغَ مِنْ فِضَّةٍ۔ آپ کا بدن مبارک ایسا خوبصورت تھا

گویا کہ چاندی سے آپ کا بدن ڈھالا گیا ہے۔

تیسری روایت میں ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔

لَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ

کہ آپ کا رنگ بالکل چوڑے و چاندی کی طرح سفید نہ تھا اور بالکل گندمی رنگ بھی نہ تھا کہ سانولا پن نظر آئے۔

چوتھی روایت مسلم شریف میں ہے حضرت ابو طفیل فرماتے ہیں۔

مَلِيحًا مُقَصَّدًا آپ کا رنگ سفید تھا۔ مگر سرخی مائل تھا۔ آپ کے رنگ میں حسن و جمال غالب تھا۔ خالی سفیدی یا خالی سرخی نہ تھی۔

پانچویں روایت میں ہے حضرت انس فرماتے ہیں۔

أَزْهَرُ اللَّوْنِ. آپ کا رنگ مبارک نہایت ہی چمکدار تھا۔

**حضور ﷺ کا قدم مبارک کیسا تھا؟**

ایک روایت میں حضرت برء کہتے ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ رَجُلًا مَرْبُوعًا

کہ حضور ﷺ درمیانی قد والے تھے اور دوسری روایت حضرت انس سے ہے۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ رُبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ

کہ آپ کا قدم مبارک درمیانی تھا نہ لمبا تھا نہ چھوٹا تھا۔

اور تیسری روایت حضرت علی سے ہے فرماتے ہیں۔ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ

بِالطَّوِيلِ الْمُمْغَطِ. وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ

کہ حضور ﷺ انتہائی لمبے قد والے نہ تھے اور انتہائی پست قد والے نہ تھے۔

بلکہ درمیانہ قد لوگوں میں سے تھے۔ اللہ نے آپ کی صورت کو حسین بنایا اس لئے

بالکل لمبا قد بھی نہ تھا کیونکہ اس میں حسن کامل نہیں ہے اور بالکل چھوٹا قد بھی نہ تھا

کیونکہ اس میں بھی کمال حسن نہیں ہے۔

اس لئے آپ کا قد درمیانہ تھا۔ جس میں حسن و جمال نکھر کر نظر آتا تھا۔ اس لئے ہند بن ابی ہالہ کی روایت ہے۔ **أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ** کہ بالکل درمیانی قد والے سے آپ کا قد طویل تھا۔ **وَأَقْصَرَ مِنَ الْمُشَدَّبِ** کہ انتہائی لمبے قد والے سے آپ کا قد کم تھا۔

### حضور ﷺ کا سرمبارک کیسا تھا؟

فرمایا۔ **ضَخَمَ الرَّأْسِ**۔ آپ کا سرمبارک بڑا تھا۔ آپ کے سرمبارک میں بھی عظمت تھی ہند بن ابی ہالہ کی روایت ہے۔ **عَظِيمَ الْهَامَةِ**۔ کہ آپ کا سرمبارک بڑا تھا مگر اعتدال کے ساتھ بڑا تھا۔ بالکل ایسا بڑا نہ تھا جس سے حسین میں فرق پڑے۔

### حضور ﷺ کی پیشانی مبارک کیسی تھی؟

حضرت ہند بن ابی ہالہ فرماتے ہیں **وَإِسْعَ الْجَبِينِ**۔ آپ کی پیشانی مبارک کشادہ اور کھلی تھی۔

### حضور ﷺ کی آنکھ مبارک کیسی تھی؟

حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ **أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ**۔ آپ کی آنکھیں نہایت سیاہ تھیں۔ یعنی آنکھوں کی پلکیں نہایت سیاہ تھیں۔

حضرت جابرؓ کی روایت میں ہے۔ **أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ**

اس کا ایک معنی ہے کہ آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے۔ دوسرا معنی ہے کہ آنکھیں فراخ تھیں۔ اور ان کے چیر لمبے تھے۔ آنکھوں کی یہ کیفیت بھی حسن و جمال کو بڑھاتی ہے۔

## حضور ﷺ کی پلکیں مبارک کیسی تھیں؟

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ اَهْدَبَ الْأَشْفَارِ۔ آپ کی پلکیں دراز تھیں۔ اس میں بھی حسن و جمال تھا۔

## حضور ﷺ کے ابرو مبارک کیسے تھے۔

ہند بن ابی ہالہ کی روایت میں ہے كَانَ رَسُولُ اللَّهِ أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغٍ فِي غَيْرِ قَرْنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدْرُهُ الْغَضَبُ  
 أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ۔ کہ آپ کے ابرو باریک تھے۔ سوابغ گنجان اور بھرے ہوئے تھے۔ فِي غَيْرِ قَرْنٍ۔ وہ دونوں ابرو ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہ تھے بلکہ جدا جدا تھے۔ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدْرُهُ الْغَضَبُ۔ ان دونوں ابرو کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر جاتی تھی۔

## حضور ﷺ کی ناک مبارک کیسے تھی؟

ہند بن ابی ہالہ کی روایت میں ہے۔

أَقْنَى الْعَرْنَيْنِ لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ يَحْسِبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمٌّ۔ أَقْنَى الْعَرْنَيْنِ۔ آپ کی ناک مبارک بلندی کی طرف مائل تھی۔ لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ۔ اس پر ایک چمکدار نور نظر آتا۔ صحابہ فرماتے ہیں جب ہم دور سے آتے ہوئے پیغمبر کی ناک مبارک پر نگاہ ڈالتے تو ہمیں نور کی کرنیں نظر آتی تھیں۔ يَحْسِبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمٌّ۔ یعنی جو آپ کو ابتداءً بغیر غور کے دیکھتا تو آپ کو بڑی ناک والا سمجھتا۔ حالانکہ آپ کی ناک فی نفسہ زیادہ بلند نہ تھی بلکہ حسن و چمک کی وجہ سے بلند نظر آتی تھی۔

### حضور ﷺ کا منہ مبارک کیسا تھا؟

ہند بن ابی ہالہ کہتے ہیں۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِّ۔ کہ حضور ﷺ کا منہ مبارک فراخ اور بڑا تھا۔ مگر اعتدال کے ساتھ فراخ بے اعتدالی کے ساتھ بڑا نہ تھا۔ کیونکہ اس میں حسن نہیں ہوتا۔ اور اللہ نے آپ کو حسین بنایا ہے۔ حسن اعتدال میں ہے آپ کا منہ مبارک تنگ نہیں تھا کیونکہ تنگ منہ میں بھی حسن نہیں ہوتا۔

### حضور کے دانت مبارک کیسے تھے؟

فرمایا جُفْلَجُ الْأَسْنَانِ۔ آپ کے دندان مبارک باریک آبدار تھے اور ان میں سامنے کے دانتوں میں ذرا فصل بھی تھا۔ یہ بھی دانتوں میں حسن کی صورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ أَجْلُ الثَّنَائِينِ۔ کہ آپ کے اگلے دانت مبارک کچھ کشادہ تھے، گنجان نہ تھے اور آپ کے دندان مبارک میں بھی نور تھا۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔

إِذَا تَكَلَّمَ رَأَى كَمَا لِنُورٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَائِيَاهُ

کہ جب حضور ﷺ بات کرتے تو آپ کے دندان مبارک سے ایک نور سا ظاہر ہوتا تھا۔ بعض علماء نے کہا کہ اس حدیث میں حضور ﷺ کے دانتوں کے درمیان سے نکلنے والی کلام کو نور سے تشبیہ دی گئی ہے مگر اس تشبیہ کی کیا ضرورت ہے۔ میرے نزدیک یہ حضور ﷺ کا معجزہ تھا کہ کلام کے وقت آپ کے دندان مبارک سے خود حسی نور نکلتا تھا۔ روشنی نمودار ہوتی تھی۔

## حضور ﷺ کی لعاب مبارک کیسی تھی؟

صحابہؓ فرماتے ہیں کہ برف کے اولہ میں اتنی ٹھنڈک نہ تھی جو حضور ﷺ کی لعاب میں تھی۔ یہ لعاب بھی شان والی۔ حضرت ابو بکرؓ کی ایڑی پر لگی تو سانپ کا زہر ختم حضرت علیؓ کی آنکھوں پر لگی تو درد ختم۔ ٹوٹے بازو پر لگی تو درست ہو گیا۔ کنویں میں پڑی تو پانی کناروں تک پہنچ گیا۔ کڑوے پانی میں ڈالی گئی تو وہ میٹھا ہو گیا۔ حضرت جابرؓ کے کھانے میں گئی تو برکت ہو گئی۔

## حضور ﷺ کی گردن مبارک کیسی تھی؟

حضرت ہند بن ابی ہالہ کی روایت میں ہے۔ كَانَتْ عُنُقَهُ جِيدٌ ذُمِيَّةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ.

آپ کی گردن مبارک ایسی خوبصورت اور باریک تھی جیسا مورتی کی گردن صاف تراشی ہوئی ہوتی ہے۔ اور رنگ میں چاندی جیسی صاف اور خوبصورت تھی۔

## حضور ﷺ کے رخسار مبارک کیسے تھے؟

ہند بن ابی ہالہ فرماتے ہیں۔ سَهْلُ الْخَدَّيْنِ - کہ آپ کے رخسار مبارک ہموار اور ہلکے تھے۔ نرم تھے یعنی گوشت لٹکے ہوئے تھے۔

## حضور ﷺ کا چہرہ مبارک کیسا تھا؟

حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ وَلَا بِالْمُكَلَّمِ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ - کہ آپ بالکل گول چہرہ والے نہ تھے۔ بلکہ آپ کے چہرہ مبارک میں تھوڑی سی گولائی تھی۔ اور بعض روایات میں مُدَوِّرُ الْوَجْهِ کا ذکر ہے تو اس سے مراد بھی یہی ہے کہ

آپ کے چہرہ مبارک میں ہلکی سی گولائی تھی۔ چہرہ بالکل لمبا ہو یا بالکل گول ہو اس میں حسن نہیں ہوتا۔ اللہ نے آپ کے چہرہ مبارک میں ہلکی سی گولائی رکھی تاکہ چہرہ میں حسن نکھر کر نظر آئے۔

## حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ کیسا تھا؟

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ كَانَتِ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ.

کہ میں نے حضور ﷺ سے حسین کسی کو نہیں دیکھا۔ یوں معلوم ہوتا کہ سورج آپ کے چہرہ میں گردش کر رہا ہے اور چل رہا ہے۔ ربیع بنت معوذ کہتی ہیں کہ لَوُ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسُ طَالِعَةً۔ کہ اگر تو حضور کے چہرہ کو دیکھتا تو کہتا کہ سورج طلوع ہو رہا ہے۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ فرماتے ہیں کہ يَتَلَا لَاءُ وَجْهَهُ تَلَا لَاءُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ کہ حضور ﷺ کا چہرہ مبارک اس طرح چمکتا تھا جس طرح چودھویں کی رات کا چاند چمکتا ہے۔

اس لئے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ چاندنی رات میں ایک نظر حضور ﷺ کے چہرہ پر ڈالتا ہوں اور ایک نظر چاند پر ڈالتا ہوں هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ یعنی حضور ﷺ کا چہرہ چاند سے بھی مجھے زیادہ حسین نظر آتا تھا۔

بخاری شریف میں ہے حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں۔ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهَهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ.

جب حضور ﷺ خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ چاند کی طرح روشن اور چمکتا ہوا

نظر آتا۔

شمال ترمذی میں ہے حضرت براء بن عازب سے پوچھا گیا۔

اَكَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

کہ کیا آپ کا چہرہ تلوار کی طرح شفاف تھا فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح کیونکہ تلوار کی چمک میں سفیدی غالب ہوتی ہے نورانیت نہیں ہوتی اور چاند کی سفیدی میں نورانیت بھی ہوتی ہے اور حضور ﷺ کا چہرہ بھی شان والا تھا۔ اس لئے اس کے برکات بھی نرالے تھے۔

### حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کی برکات

ابوطالب کہتے ہیں۔

وَ أَيْضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ

ثَمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

کہ میرا بھتیجا سفید چہرے والا ہے۔ اس کے چہرے کے ساتھ بارش طلب کی جاتی ہے۔ یتیموں کو کھانا کھلانے والا ہے اور بیواؤں کو پناہ دینے والا ہے ابوطالب کہتا ہے کہ میرا بھتیجا اتنا خوبصورت ہے کہ جب مکہ میں قحط سالی ہوتی، کھجوریں خشک ہونے لگتیں، گرمی ہوتی بادل نہ ہوتے اور بارش نہ ہوتی تو میں صفا، یا جبل ثور، یا کسی پہاڑ پر ان کو لے جاتا اور اس کے چہرے کو آسمان کی طرف کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اے محمد کا خدا تو نے یہ کتنا حسین چہرہ بنایا ہے۔ ان کے طفیل بارش برسا تو بارش شروع ہو جاتی ہے۔ اور میرا یہ بھتیجا یتیموں کی خدمت کرتا ہے۔ ان کے ہاتھ دھلاتا ہے۔ ان کو دودھ پلاتا ہے اور کھانا کھلاتا ہے اور بیواؤں کی خدمت کرتا ہے کبھی ان کے گھر کا جھاڑو دیتا

ہے کبھی ان کی کٹھڑی اٹھاتا ہے کبھی ان کی لاٹھی پکڑ کر ان کو راستہ دکھاتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت ابو بکرؓ مسجد نبوی کے دروازہ کے سامنے آئے اور پیغمبر کا چہرہ دیکھا اور چلے گئے دوبارہ آئے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ ابو بکرؓ یہ کیا بات ہے کہ پیغمبر کا چہرہ دیکھ کر چلے گئے ہو تو حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ آج ہمارے گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا اور مجھے بھوک لگ رہی تھی اور جب مجھے بھوک ستاتی ہے تو میں مسجد نبوی میں آ کر پیغمبر کا چہرہ دیکھتا ہوں اور اللہ کی قسم میری بھوک ختم ہو جاتی ہے۔

صحابہؓ فرماتے ہیں کہ اگر ہم تھکے ہوئے آتے تو پیغمبر کا چہرہ دیکھتے۔ ہماری تھکان دور ہو جاتی۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔

لَنَا شَمْسٌ وَلِلْأَفَاقِ شَمْسٌ  
فَشَمْسِي خَيْرٌ مِّنْ شَمْسِ السَّمَاءِ  
فَشَمْسُ النَّاسِ تَطْلُعُ بَعْدَ فَجْرِ  
وَشَمْسِي تَطْلُعُ بَعْدَ الْعِشَاءِ

کہ ایک ہمارا سورج ہے اور ایک آسمان کا سورج ہے مگر میرا سورج آسمان والے سورج سے بہتر ہے۔ لوگوں کا سورج فجر کے بعد طلوع ہوتا ہے اور میرا سورج محمد ﷺ عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے۔ آسمان کا سورج تو رات کو غروب ہو جاتا ہے مگر میرا سورج رات کو چمکتا ہے۔ آسمان والے سورج کو گرہن ہو جاتا ہے مگر یہ سورج تو اس سے پاک ہے۔ آسمان والے سورج سے زمین روشن ہے اور اس سے دین روشن ہے۔ آسمان کا سورج قیامت کے دن بے نور ہوگا مگر ختم نبوت والا سورج قیامت کے دن بھی روشن ہوگا۔

اللہ نے قرآن میں سورج کو سراج کہا ہے اور چاند کو منیر کہا ہے اور حضور کو سراجاً منیراً کہا ہے۔ اس سے اشارہ کیا کہ سورج کی روشنی دن کو ہے رات کو نہیں۔ چاند کی روشنی رات کو ہے دن کو نہیں۔ مگر حضور ﷺ کے نور نبوت کی روشنی دن کو بھی ہوتی ہے اور رات کو بھی۔ یہ روشنی نہ رات کو ختم ہوتی ہے اور نہ دن کو ختم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وَالضُّحٰی کہہ کر حضور ﷺ کے چہرہ کی قسم اٹھائی ہے۔

اور جب حضورؐ تجویل قبلہ کی خواہش رکھتے تھے کہ بیت المقدس کی بجائے میرا قبلہ کعبہ کر دیا جائے کیونکہ آپ ملت ابراہیمی پر ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اور حضرت ابراہیمؑ کا قبلہ کعبہ تھا۔ اور اس کے لئے آپ آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے تھے۔ کہ اللہ کا حکم آئے اس حکم کی انتظار میں تھے تو اللہ نے کہا۔

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ

اے پیغمبر جب تو آسمان کی طرف چہرہ کرتا ہے تو میں خود خدا تیرے چہرے کو دیکھتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر کیا کمال ہے کہ رسول اللہ کے چہرے کو خود خدا دیکھے مگر اس جگہ ایک بات سمجھ لو۔ اللہ نے کہا محبوب اگر تیری رضا اور خوشی کعبہ کی طرف رخ کرنے میں ہے تو فَلَنُؤَيِّنَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا تو ہم تیرا قبلہ کعبہ کرتے ہیں۔ اب تو کعبہ کی طرف رخ کر کے عبادت کر اور مجھے سجدہ کر کیونکہ میری رضا اور خوشی اس میں ہے۔

اللہ نے کہا اے میرے محبوب!

حضرت آدمؑ کی انابت تیرے اندر

حضرت نوحؑ کی تبلیغ کے جذبات تیرے اندر

حضرت سلیمانؑ کی بادشاہی و دبدبہ اور شوکت تیرے اندر

حضرت ابراہیمؑ کی خلت کا کمال تیرے اندر  
 حضرت موسیٰؑ کی کلیمی کا انداز تیرے اندر  
 حضرت عیسیٰؑ کی ملاحت تیرے اندر  
 حضرت یونسؑ کی عاجزی تیرے اندر  
 حضرت یعقوبؑ و حضرت ایوبؑ و حضرت زکریاؑ کا صبر تیرے اندر  
 حضرت یوسفؑ کے حسن کے خزانے تیرے اندر  
 محبوب تجھے بڑا حسین بنایا۔ حسن کے خزانے تیرے اندر رکھ دیئے۔ مگر  
 خالقیت و ربوبیت کے خزانے میرے پاس ہیں۔ تیرا خالق و رب میں ہی ہوں۔ اس  
 لئے تو بھی سجدہ مجھے کرتا کہ دنیا کو پتا چل جائے کہ مسجود ایک اللہ ہے۔ اور محمد ﷺ کی  
 حسن والی جبیں کہ جس کو رب دیکھتا ہے وہ اس ایک اللہ کے آگے جھکتی ہے۔  
 جب پیغمبر شان والا اپنی شان والی جبیں اللہ کے آگے جھکاتا ہے تو تم کو بھی  
 چاہئے کہ ایک اللہ کے آگے سر جھکاؤ۔ اسی کا سجدہ کرو۔ اسی کی عبادت کرو۔ کسی نے کیا  
 خوب کہا ہے۔

سر جس پہ نہ جھک جائے اسے در نہیں کہتے

ہر در پہ جو جھک جائے اسے سر نہیں کہتے

حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کے برکات

جمعہ کے دن مسجد نبوی میں دعاء کے لئے ہاتھ اٹھے تو بارش شروع ہو گئی۔  
 بخاری اور مسلم میں ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کے  
 زمانہ میں مدینہ میں قحط پڑ گیا۔ حضور ﷺ جمعہ کے دن منبر پر تشریف لائے تو ایک

اعرابی کھڑا ہو گیا کہنے لگا۔

هَلْكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا أَنْ يُسْقِينَا

مال تباہ ہو گیا، بچے بھوک سے مر رہے ہیں، اللہ سے دعا کریں کہ اللہ بارش عطا کرے تو حدیث میں ہے۔ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ يَدَيْهِ. حضور ﷺ نے اپنے رحمت والے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی۔

اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مُرِيئًا مُرِيئًا عَاجِلًا غَيْرَ آجَلٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ. اے اللہ نفع دینے والی بارش جلدی عطا فرما۔ تو صحابہ فرماتے ہیں۔

وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً كَمَا نَرَى فِي الْبُحْرِ بَدَلًا كَمَا نَرَى فِي الْبُحْرِ بَدَلًا. بس حضور ﷺ کے ہاتھوں کا اٹھنا تھا کہ ثَارَ السَّحَابِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ۔ پہاڑوں کی طرح بادل سایہ کر کے آگئے اور چھا گئے اور بارش شروع ہو گئی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔

رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَيَّ لِحَيْثِهِ مِثْلُ بَدَلٍ كَمَا نَرَى فِي الْبُحْرِ بَدَلًا. آپ کی داڑھی مبارک سے موتیوں کی طرح ٹپک رہے ہیں۔ پورا ہفتہ بارش رہی۔ پھر دوسرے جمعہ حضور ﷺ ممبر پر تشریف لائے تو وہی یا کوئی دوسرا اعرابی کھڑا ہو گیا کہنے لگا تَهْدَمُ الْبِنَاءُ وَغَرَقَ الْمَالُ۔ مکانات گر رہے ہیں اور مال ڈوب گیا ہے اب تو اللہ سے دعا کریں کہ بارش رک جائے۔ حدیث میں ہے پھر حضور ﷺ نے رحمت والے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِ وَالظَّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَا بَتِ الشَّجَرِ.

یا اللہ بارش کو مدینہ کے ارد گرد بھیج دے۔ ٹیلوں پر، پہاڑوں پر، وادیوں میں، درختوں کے اگنے

کی جگہوں پر، تو صحابہؓ فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ جس طرف اشارہ کرتے وہاں سے بادل پھٹ جاتا تھا۔ یہاں تک کہ آسمان صاف ہو گیا اور یہ شاہی تاج کی طرح ہو گیا جیسے وہ درمیان میں خالی ہوتا ہے۔ اسی طرح مدینہ بھی بارش سے خالی ہو گیا اور مدینہ کے ارد گرد بارش چلی گئی۔

آپ کے ہاتھ مبارک ام سعد کی بکری کو لگے تو تھن دودھ سے لبریز ہو گئے۔

حضرت جلیپیبؓ کے چہرہ پر لگے تو سیاہی سفیدی سے بدل گئی۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

آج تک میں اس کی خوشبو اپنے سر میں محسوس کرتا ہوں۔

حضرت ابو محذورہؓ کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا کی تو ان کے بدن کی رگ رگ

میں اسلام کی محبت سرایت کر گئی۔

## حضور ﷺ کی زلف مبارک کیسی تھی؟

حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔

لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ وَكَانَ جَعْدًا رَجُلًا.

آپ کے بال مبارک بالکل پیچ دار نہ تھے۔ یعنی سخت گھنگریا لے نہ تھے اور نہ بالکل

سیدھے تھے بلکہ ہلکے گھنگرا لے تھے۔ یعنی تھوڑی پیچیدگی لئے ہوئے تھے۔

جو عقیدت کے ساتھ آپ کی زلف پر نگاہ ڈالتا وہ آپ پر فدا ہو جاتا تھا۔

## حضور ﷺ بالوں کی مانگ کیسی نکالتے تھے؟

شمال ترمذی میں حضرت ہند بن ابی ہالہ کی روایت ہے کہ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَ الشَّعْرِ إِنْ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ

فَرَقَهَا وَالْأَفْلَا

آپ کے بال ہلکے پیچدار تھے۔ اگر اتفاقاً مانگ نکل آتی تو رہنے دیتے ورنہ خود آپ مانگ نکالنے کا اہتمام نہ کرتے۔ کیونکہ ابتداء میں جس چیز میں حکم نازل نہ ہوا تھا تو حضور ﷺ اس میں مشرکین کی مخالفت کرتے تھے اور اہل کتاب کی موافقت کرتے تھے اور اہل کتاب مانگ نہ نکالتے تھے اس لئے حضور ﷺ بھی اہتمام نہ کرتے تھے۔ بعد میں حضور نے قصداً مانگ نکالنے کا اہتمام کیا تھا۔ بعض نے دوسرا مطلب لیا ہے کہ اگر بسہولت مانگ نکل آتی تو آپ مانگ نکال لیتے تھے اور اگر مانگ بسہولت نہ نکلتی کیونکہ مانگ کے لئے کنگھی کی ضرورت ہوتی ہے اور کنگھی موجود نہ ہوتی تو اس وقت آپ مانگ نہ نکالتے پھر جس وقت کنگھی مل جاتی تو مانگ نکال لیتے۔

**حضور ﷺ کے سر کے بال مبارک کتنے بڑے ہوتے تھے؟**

حضور ﷺ سے بالوں کا کٹوانا بھی ثابت ہے اور بالوں کا رکھنا بھی ثابت ہے۔ اور بالوں کے بارے میں تین روایات ہیں۔

بخاری شریف میں حضرت انسؓ کی روایت ہے۔ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نِصْفِ أُذُنَيْهِ.

کہ حضور ﷺ کے بال مبارک نصف کانوں تک ہوتے تھے۔

حضرت براء بن عازب کی ایک روایت میں ہے۔ عَظِيمُ الْجُمَّةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ کہ آپ کے بال آپ کے کانوں کی لوتک پہنچتے تھے۔

حضرت براء بن عازب کی دوسری روایت میں ہے۔ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكَبَيْهِ کہ حضور ﷺ کے بال آپ کے کندھوں تک پہنچتے تھے۔

حضور ﷺ کے بال ایک کیفیت پر نہ رہتے تھے۔ کبھی کم ہوتے کبھی بڑھ جاتے۔ جنہوں نے سر منڈانے کے بعد قریب زمانہ کا ذکر کیا ہے انہوں نے چھوٹے بال نقل کئے اور جنہوں نے سر منڈانے کے بہت عرصہ بعد کا ذکر کیا ہے تو انہوں نے بڑے بال نقل کئے ہیں۔ بہر حال حضور ﷺ سے تینوں طریق ثابت ہیں۔ حدیث میں ان کے نام جمہ، لمہ، وفرہ ذکر کئے گئے ہیں۔ لیکن اصل بال کانوں تک تھے۔ البتہ سفر کی وجہ سے کبھی حضور ﷺ بال نہ لے سکتے تھے تو اس لئے بڑھ جاتے تھے۔

آپ کے بال مبارک بھی شان والے تھے۔ حضرت خالدؓ کہتے ہیں میرے سر پر ٹوپی تھی۔ جس میں آپ کا بال مبارک تھا۔ اس کی برکت کی وجہ سے مجھے ساٹھ ہزار آدمی ساٹھ اور دس ہزار آدمی دس نظر آتے تھے۔ دس دس تلواریں ٹوٹ جاتی تھیں مگر میرے بازو میں قوت اسی طرح ہوتی۔ یہ حضور ﷺ کے بال کی برکت تھی۔ صحابہؓ آپ کے بال مبارک بطور برکت کے رکھ لیتے تھے۔

### حضور ﷺ کی داڑھی مبارک کیسی تھی؟

حضرت ہند نے کہا۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثَّ اللَّحْيَةِ. کہ آپ کی داڑھی مبارک کے بال گنجان تھے۔

دوسری روایت میں ہے كَانَ لِحْيَةَ رَسُولِ اللَّهِ يَمْلَأُ صَدْرَهُ۔ کہ آپ کی داڑھی مبارک حضور ﷺ کے سینہ کو بھر دیتی تھی۔ صحابہؓ سے پوچھا گیا کہ ظہر وعصر میں تمہیں کیسے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ قرأت کر رہے ہیں تو فرمایا کہ آپ جب قرآن پڑھتے ہیں تو آپ کی داڑھی مبارک کے بال حرکت کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا پیغمبر قرآن پڑھ رہا ہے۔

نبی کی اس سنت کو اپناؤ اپنا چہرہ ٹھیک بناؤ، انگریزوں کے شعار کو چھوڑو۔ مصطفیٰ ﷺ سے تعلق کو جوڑو۔ داڑھی رکھنا نبی کی سنت ہے۔ جس پر اللہ کی رحمت ہی رحمت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا مونچھیں کٹاؤ اور داڑھی بڑھاؤ ہمارے حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں میری ایک مصری عالم سے ملاقات ہوئی تو میں نے اس کو کہا کہ تم داڑھی کیوں نہیں رکھتے۔ یہ رسول کی سنت ہے تو کہنے لگا یا شَيْخُ الْإِيمَانُ فِي الْقَلْبِ لَا فِي اللَّحْيَةِ۔ ایمان دل میں ہے داڑھی میں نہیں تو میں نے کہا أَلْحَيَاءُ فِي الْقَلْبِ لَا فِي اللَّبَاسِ فَأَنْزِعِ اللَّبَاسَ۔ حياء دل میں ہے لباس میں نہیں ہے۔ لہذا لباس اتار دو تو حضرت فرماتے وہ منیب تھا کہنے لگا يَا شَيْخُ إِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ فِي تَوْبَةٍ كَرْتَا هُوں کہ میں داڑھی نہیں منڈواؤں گا۔

حضرت شاہ اسماعیلؒ کے پاس کوئی شخص آیا سلام کیا وہ داڑھی منڈاتا تھا۔ حضرت نے کہا کہ داڑھی رکھو کہنے لگا کہ یہ فطرت کے خلاف ہے۔ کیونکہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو داڑھی نہیں ہوتی۔ حضرت نے کہا کہ پھر دانت بھی نکلو اور یہ بھی فطرت کے خلاف ہیں کیونکہ پیدائش کے وقت تو یہ بھی نہیں ہوتے۔ مشہور ہے کہ صوفی بیدل بہت بڑا شاعر تھا اس نے حضور ﷺ کی تعریف میں اشعار کہے تو ایک شخص ان کو سن کر رسول اللہ کا عاشق ہو گیا۔ اب اس نے ارادہ کیا کہ جس نے یہ شعر کہے ہیں اس کی زیارت کروں تو وہ اتوار کے دن صوفی بیدل کو ملنے آیا آ کر پوچھا کہ صوفی بیدل کہاں ہے وہ داڑھی صاف کر رہا تھا کہنے لگا میں ہوں تو اس نے کہا افسوس میں نے تیرے اشعار سن کر حضور ﷺ کو محبوب بنا لیا اور تیرا یہ حال ہے کہ حضور ﷺ کی سنت کو صاف کر رہا ہے تو صوفی بیدل نے کہا۔

آغا ریش می تراشم  
 دل کسی را می خراشم  
 میں نے بال منڈوائے ہیں کسی کا دل تو نہیں دکھایا۔ تو وہ شخص بھی صاحب  
 دل تھا کہنے لگا

ولیکن دلِ رسول اللہ می خراشی  
 کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کا دل دکھایا ہے۔ حضورؐ کو روضہ میں تڑپایا بس یہ  
 بات اس کے دل پر اثر کر گئی کہنے لگا۔

جزاک اللہ چشم ما باز کردی  
 مرا بجان جانان ہمراز کردی  
 کہ اللہ تیرا بھلا کرے تو نے میری آنکھ کھول دی اور مجھے اپنے محبوب رسول  
 اللہ ﷺ تک پہنچا دیا تو بہ کر کے داڑھی رکھوالی۔ سمجھدار اس طرح کرتے ہیں اللہ ہر  
 مسلمان کو سمجھ دے۔ افسوس جس چیز کو اپنانا تھا اس کو چھوڑ دیا اور جس کو چھوڑنا تھا اس کو  
 اپنالیا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرامؑ کی داڑھی تھی اور حضور ﷺ کے فیض یافتہ ایک  
 لاکھ چوبیس ہزار صحابہؓ کی بھی داڑھی تھی تم خود اس سنت کی اہمیت معلوم کرو۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے  
 گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے  
 وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا  
 کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

## حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کیسے تھے؟

حضرت علیؓ نے کہا شِشْنُ الْكَفَّيْنِ. کہ آپ کی دونوں ہتھیلیاں پُر گوشت تھیں۔ مردوں میں یہ صفت محمود ہے کیونکہ یہ شجاعت اور قوت کی علامت ہے۔  
دوسری روایت ہند بن ابی ہالہ کی ہے كَانَ رَسُولُ اللَّهِ رَحْبَ الرَّاحَةِ  
کہ آپ کی ہتھیلیاں فراخ تھیں۔

## حضور ﷺ کی کلائی مبارک کیسی تھی؟

حضرت ہند بن ابی ہالہ نے کہا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ طَوِيلُ الزَّنْدَيْنِ. آپ کی کلائیاں دراز تھیں تو آپ کے ہاتھ مبارک بھی شان والے تھے۔ اس لئے حضرت انسؓ فرماتے ہیں مَا مَسَسْتُ دِيْبَا جَا وَلَا حَرِيرًا أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
حضور ﷺ کی ہتھیلی ریشم سے بھی زیادہ نرم تھی۔

حضرت ابو جحیفہؓ فرماتے ہیں أَخَذْتُ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِهِ  
فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ  
کہ میں آپ کے ہاتھ مبارک کو اپنے چہرہ پر رکھتا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا  
ہوتا اور مشک سے زیادہ خوشبو والا ہوتا۔

## حضور ﷺ کی انگلیاں مبارک کیسی تھیں؟

ہند بن ابی ہالہ نے کہا سَائِلُ الْأَطْرَافِ. کہ آپ کے ہاتھوں کی انگلیاں مبارک تناسب و اعتدال کے ساتھ لمبی تھیں۔ انتہائی لمبی نہیں تھیں بلکہ ان کی لمبائی میں بھی حسن تھا۔ آپ کی انگلیاں مبارک بھی شان والی ہیں۔ بخاری شریف

میں ہے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں۔ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ۔ کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے تھے۔ وَرَسُولُ اللَّهِ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَيَتَوَضَّأُ مِنْهَا۔

حضور ﷺ کے سامنے پانی کا ایک برتن تھا جس سے آپ وضو فرما رہے تھے فَأَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ۔ تمام لوگ حضور ﷺ کی طرف اس پانی کے لئے دوڑے تو حضور ﷺ نے فرمایا مَا لَكُمْ تَمُّوا كَمَا هُوَ أَسْبَغَ لَكُمْ مَاءٌ فَجَمَعُوا حَتَّى هُوَ كَمَا هُوَ لَكُمْ۔

لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرِبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ  
ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے پاس ہے تو حدیث میں آتا ہے فَوَضَعَ النَّبِيُّ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ۔  
حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں رکھا۔

فَجَعَلَ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ  
آپ کی انگلیوں مبارک سے اس طرح پانی بہنے لگا جس طرح چشموں سے پانی جوش مار کر نکلتا ہے۔

علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ جو پانی آپ کی انگلیوں سے نکلا وہ اتنی عظمت والا ہے کہ جنت کا پانی اور زمزم کا پانی بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

آپ کی انگلی مبارک کا اشارہ ہو تو چاند دو ٹکڑے ہو جائے۔ مشرکین نے کہا تھا کہ اگر چاند کے دو ٹکڑے کر دیں تو ہم آپ کو رسول مان لیں گے۔ حضور ﷺ نے اللہ سے عرض کیا تو اللہ نے کہا کہ اے پیغمبر ہاتھ سے انگلی کا اشارہ کر چاند کو دو ٹکڑے کر دوں گا۔ سورۃ القمر میں ہے۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

اگر آپ کا اشارہ ہو تو درخت زمین چیر کر جڑوں سمیت پیغمبر کے قدموں میں

پہنچ جائے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے تبلیغ کی تو کفار نے آپ کے بدن کو زخمی اور لہولہان کر دیا آپ مغموم بیٹھے تھے تو جبرئیل امین آئے اور کہنے لگے۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ اللہ نے آپ کا شان بڑھایا ہے۔ تو اس لیے تکلیفیں بھی آئیں گی میں آپ کو آپ کا معجزہ دکھاتا ہوں اذُعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ کہ آپ اس درخت کو بلائیں بس حضور کا اشارہ فرمانا تھا کہ فَجَاءَتْ تَمْشِي حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ وہ درخت چل کر رسول اللہ کے سامنے آ گیا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اس کو حکم کرو کہ واپس چلا جائے تو آپ نے حکم دیا اور وہ واپس اپنی جگہ پر پہنچ گیا۔ قصیدہ بردہ والا کہتا ہے۔

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً

تَمْشِي إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ

حضور ﷺ کے ساتھ تو درختوں کو بھی محبت تھی۔ درختوں میں بھی آپ کی اعلیٰ شان تھی۔ غزوہ خندق میں انگلیاں پانی کے برتن میں رکھیں تو تین سو مشکیں بھر گئیں۔ تین سو اونٹ بھی پانی پی گئے۔ اور صحابہ نے بھی پانی پیا اور ابھی آپ کی انگلیوں سے پانی جاری تھا۔ یہ آپ کی انگلیوں کی برکت ہے۔

**حضور ﷺ کے کندھوں کی کیفیت کیسی تھی؟**

شمال ترمذی میں حضرت براء بن عازب کی روایت ہے۔

بُعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ.

حضور ﷺ کے کندھوں کے درمیان قدرے زیادہ فصل تھا۔

## حضور ﷺ کی مہر نبوت کہاں اور کیسی تھی؟

حضرت علیؑ نے فرمایا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔  
آپ کے دو شانوں و کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ اور حضور ﷺ تمام انبیاء سے  
آخر میں آنے والے نبی تھے۔

شمال ترمذی میں روایت ہے حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ مجھے  
میری خالہ حضورؑ کی خدمت میں لے گئی اور کہا کہ یہ میرا بھانجا بیمار ہے اس کے لیے  
دعا کریں تَوْفَمَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبُرُكَةِ  
حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سر پر رکھا اور برکت کی دعا کی۔ پھر  
آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے  
کھڑا ہو گیا۔ فَانظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زُرِّ الْحَجَلَةِ  
تو میں نے آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا جو کبوتر کے انڈے  
کی طرح تھی اور بعض نے زُرِّ الْحَجَلَةِ کا ترجمہ مسہری کی گھنڈی جیسی تھی کیا ہے۔  
حضرت جابرؓ فرماتے ہیں۔ غُدَّةٌ حَمْرَاءُ مِثْلُ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ سُرْحٌ  
رسولی جیسی تھی جیسے کبوتر کا انڈا ہوتا ہے۔

حضرت علباء بن احمدؓ کہتے ہیں کہ مجھے عمرو بن الخطاب انصاری صحابی نے کہا  
کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے مجھے کہا کہ میری کمر کو مل دو تو میں نے کمر ملنی شروع کی تو  
اتفاقاً میری انگلی آپ کی مہر نبوت پر جا لگی تو علباء کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا  
کہ آپ کی مہر نبوت کیسی تھی تو انہوں نے کہا شَعْرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ۔ چند بالوں کا  
مجموعہ تھا۔ اصل میں حضور ﷺ کی مہر نبوت کبوتر کے انڈے کی طرح ابھری ہوئی تھی اور

اس کے اردگرد بال بھی تھے۔ لہذا تمام روایات ٹھیک ہیں۔

### حضور ﷺ کا سینہ مبارک کیسا تھا؟

ایک روایت میں ہے كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسِيعُ

الصَّدْرِ۔ آپ کا سینہ مبارک فراخ تھا۔

### حضور ﷺ کے قدم مبارک کیسے تھے؟

فرمایا شَنْ الْقَدَمَيْنِ۔ آپ کے پاؤں مبارک پر گوشت تھی۔

### حضور ﷺ کے قدم کی پشت کیسی تھی؟

فرمایا۔ مَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ

آپ کے قدم مبارک صاف ستھرے ہموار تھے اور ان میں ایسی ملاحظت و

نرمی تھی کہ پانی ان پر ٹھہرتا نہ تھا بلکہ فوراً ڈھل جاتا تھا یعنی جیسے تیل لگایا ہوا ہو۔

### حضور ﷺ کے پاؤں کے تلوے مبارک کیسے تھے؟

فرمایا خُمْصَانُ الْأَخْمَصَيْنِ۔ کہ آپ کے تلوے قدرے گہرے تھے۔

زمین پر نہ لگتے تھے۔

### حضور ﷺ کے پاؤں مبارک کی انگلیاں کیسی تھیں؟

فرمایا سَائِلُ الْأَطْرَافِ۔ آپ کے پاؤں کی انگلیاں اعتدال کے ساتھ

لمبی تھیں۔ تو حضور ﷺ کے قدم مبارک بھی شان والے تھے۔ بخاری شریف میں ہے

کہ حضور ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ ایک مرتبہ احد پہاڑ پر

تھے پہاڑ ہلنے لگا، حرکت کرنے لگا تو حضور نے اپنا قدم مبارک پہاڑ پر مارا اور فرمایا

أُثْبِتُ أَحَدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ اے پہاڑ رک جا تیرے

اوپر نبی، صدیق، اور دو شہید ہیں تو پہاڑ حرکت کرنے سے رک گیا مگر حقیقت میں پہاڑ بھی حضور اور خلفاء کے قدموں کے آنے کی وجہ سے خوشی سے جھوم رہا تھا۔ کہ آج مجھ پر شان والا پیغمبر اور اس کے یاروں وفاداروں کے قدم آئے ہیں۔

### حضور ﷺ کی ایڑی مبارک کیسی تھی؟

تو فرمایا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ۔ آپ کی ایڑی مبارک پر گوشت بہت کم تھا۔

### حضور ﷺ کی پنڈلی مبارک کیسی تھی؟

فرمایا خَمْوَسُ السَّاقَيْنِ۔ آپ کی پنڈلی مبارک میں باریکی تھی۔ بالکل

موٹی نہ تھی۔

### حضور ﷺ کے بدن مبارک کے جوڑ کیسے تھے؟

حضرت علیؓ فرماتے ہیں جَلِيلُ الْمَشَاشِ وَالْكَتَدِ۔ آپ کے بدن کے جوڑوں کے ملنے کی ہڈیاں موٹی تھیں۔ جیسے کہنیاں اور گھٹنے اور اسی طرح دونوں کندھوں کے درمیان کی جگہ بھی موٹی تھی۔ حضرت ہند کی روایت میں ہے۔ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ۔ کہ جوڑوں کی ہڈیاں قوی اور بڑی تھیں تو آپ کے جوڑ مبارک مضبوط تھے۔

### حضور ﷺ کے بدن مبارک پر بالوں کی کیفیت کیا تھی؟

حضرت علیؓ فرماتے ہیں اَجْرَدَ ذُو مَسْرُبَةٍ۔ حضور کے بدن مبارک پر

زیادہ بال نہ تھے۔ البتہ سینہ سے ناف تک بالوں کی لکیر اور دھار چلتی تھی۔

حضرت ہند کی روایت ہے اَنْوَرُ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُولُ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ

وَالسُّرَّةِ بِشَعْرِ يَجْرِي كَالْحَطِّ لِعَنِي بَدَنِ كَاكْثَرِ حَصَّةِ بَالُوْنَ سَخَالِي تَهَا۔ البتہ

سینہ اور ناف کے درمیان بالوں کی خط کی طرح ایک باریک دھاری تھی۔ عَارِي

الشَّدِيِّينَ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ - اس دھاری کے علاوہ آپ کی دونوں چھاتیاں اور پیٹ بالوں سے خالی تھا۔

أَشْعُرُ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكَبَيْنِ وَأَعَالِي الصَّدْرِ .

آپ کے دونوں بازو، کندھے اور سینہ کے بالائی حصہ پر بال تھے۔

حضور ﷺ کے بال مبارک سفید بھی تھے یا نہیں؟

حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ مَا عَدَدْتُ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحَيْتِهِ إِلَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ كَمَا فِي حُضُورِ ﷺ

کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں چودہ سے زائد سفید بال شمار نہیں کئے۔

دوسری روایت میں سترہ سفید بالوں کا ذکر ہے۔

تیسری روایت میں اٹھارہ سفید بالوں کا ذکر ہے۔

مگر حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ إِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُولِ اللَّهِ نَحْوًا مِنْ

عِشْرِينَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ كَمَا فِي حُضُورِ ﷺ کے سفید بال تقریباً بیس تھے۔ ہر صحابی نے مختلف

اوقات میں مختلف تعداد ذکر کی ہے۔ بہر حال حضور ﷺ کے سفید بال بہت کم تھے۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں جب حضور ﷺ تیل استعمال کرتے تو بالوں کی

سفیدی تیل کی چمک میں مل جاتی۔ اس لئے سفید بال محسوس نہ ہوتے تھے اور جب تیل

لگا ہوا نہیں ہوتا تھا تو اس وقت سفید بال محسوس ہوتے تھے تو سفید بالوں کی قلت تھی۔

حضور ﷺ کا پسینہ مبارک کیسا تھا؟

بخاری شریف میں ہے حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَ

وَلَا عُنْبُرَةَ أَطْيَبُ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ میں نے کسی کستوری اور عنبر کی خوشبو نہیں سونگھی۔ مگر حضور ﷺ کے بدن مبارک اور پسینہ مبارک کی خوشبو اس سے زیادہ ہوتی تھی۔ مسلم شریف میں ہے حضور ﷺ نیند فرما رہے تھے اور آپ کا پسینہ گر رہا تھا اور حضرت ام سلیمؓ اس کو شیشی میں جمع کر رہی تھی۔ حضور بیدار ہوئے تو فرمایا ام سلیم یہ کیا کر رہی ہو۔ کہنے لگی ہم غریب ہیں ہمارے پاس زیادہ عطر نہیں۔ آپ کا پسینہ مبارک جمع کر رہی ہوں جب جمعہ و عیدین اور خوشی کا دن ہوتا ہے تو یہی اپنی اولاد میں تقسیم کرتی ہوں ان کو لگاتی ہوں جس محلے سے گذر ہو خوشبو کی مہک ہوتی ہے۔ کیونکہ اس عطر میں آپ کے پسینہ کے مل جانے سے عطر میں خوشبو بڑھ جاتی ہے۔

### حضور ﷺ کی نیند کیسی تھی؟

شمال ترمذی میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اِنَّ عَيْنِي تَنَامَانٍ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي. کہ میری آنکھیں سوتی ہیں مگر دل جاگتا رہتا ہے کہ کب وحی آجائے۔

### حضور ﷺ کی تخلیق جنت کی مٹی سے ہوئی

حدیث میں آتا ہے کہ آپ کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ میرا نبی انسانوں میں سے تو ہے مگر عام انسان نہیں بلکہ آپ کی پیدائش جنت کی مٹی سے ہوئی ہے۔ اس لئے آپ کے بدن مبارک میں جنت والی دس خصوصیات ہیں۔

(۱) شمال ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ تُرْبُتُهَا الزعفران کہ جنت کی مٹی زعفران کی ہے۔ تو حضور ﷺ کے پسینے مبارک سے خوشبو آتی تھی۔

(۲) مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے۔ مَلَا طُهَا الْمِسْكُ  
الْأَذْفَرُ کہ جنت کا گارا مشک کا ہوگا۔ اس میں خوشبو ہے۔ تو حضور ﷺ کے بدن  
مبارک کا پسینہ بھی مشک جیسا ہے اس میں بھی خوشبو تھی۔

(۳) جنت میں غلاظت و گندگی نہ ہوگی۔ مسلم شریف میں حضرت جابرؓ کی  
روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا لَا يُولُونَ وَلَا يَتَغَوِّطُونَ۔ کہ جنتی پیشاب و  
پاخانہ سے پاک ہونگے تو حضور ﷺ کے بول و براز کی غلاظت نہ ہوتی تھی۔ چنانچہ  
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے کہا کہ آپ نے جہاں قضائے  
حاجت کی میں نے وہاں جا کر دیکھا تو پیشاب پاخانہ نہیں تھا۔ زمین نے اس کو نگل لیا  
اور وہاں گندگی و بونہ تھی بلکہ خوشبو تھی۔ اس کی کیا وجہ ہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا  
عائشہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے۔

(۴) جنت میں نیند نہ ہوگی۔ کیونکہ یہ کمزوری لاحق ہونے کی وجہ سے ہوتی  
ہے اور جنت میں یہ کمزوریاں نہ ہونگی۔ تو حضور ﷺ کے بارے میں بھی ہے کہ آپ  
کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا کیونکہ صرف آنکھ بند ہوتی۔ دل بیدار ہوتا تو آپ کو وہ نیند  
نہیں جو ناقض وضو ہو۔

(۵) آپ کا جسم جنت کی مٹی سے ہے۔ اس لئے آپ کا روضہ اقدس بھی  
جنت کا ٹکڑا ہے۔ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے فرمایا مَا بَيْنَ بَيْتِي  
وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّبَاضِ الْجَنَّةِ۔ جنت والے بدن کو جنت میں رکھا گیا۔

(۶) جنتی جنت میں زندہ ہونگے۔ اس لئے آپ ﷺ اپنے روضہ میں زندہ  
ہیں مردہ نہیں ہیں۔ موت جو واقع ہونی تھی وہ ہوگئی اب ہمیشہ کے لئے حیات

ہے۔ حیاة النبی ﷺ فی القبر ہمارے اکابر کا عقیدہ ہے۔

(۷) جنت کی چیز پر فنا نہیں بقا ہے۔ اس لئے حضور کا جسم مبارک اپنے

روضہ میں باقی ہے۔ اس کو زمین نہیں کھا سکتی۔ ابوداؤد میں حضرت اوس بن اوس کی

روایت ہے۔ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

(۸) جنت میں انسان مکلف نہ ہوگا مگر تسبیح، تحمید، تہلیل، ذکر، عبادت کرے گا

تو حضور علیہ السلام بھی روضہ میں ذکر تسبیح عبادت کر رہے ہیں۔ اگرچہ عالم آخرت میں

کوئی تکلیف نہیں ہے۔

(۹) جنت میں جنتیوں کو اللہ تعالیٰ سلام کہیں گے اور جنتی سلام کا جواب دیں

گے تو اسی طرح روضہ میں حضور علیہ السلام پر امت سلام کرتی ہے اور حضور علیہ السلام سلام

کا جواب دیتے ہیں۔

(۱۰) جیسے قیامت کے دن جنتیوں، جہنمیوں کے اعمال پیش ہونگے، اسی

طرح حضور علیہ السلام پر سوموار اور جمعرات کو امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

اشکال: بعض کج فہم لوگ کہتے ہیں کہ آپ کے روضہ اطہر پر ہزاروں

لاکھوں انسان جاتے ہیں اور سلام کہتے ہیں تو پھر حضور علیہ السلام ان سب کے سلام

کیسے سنتے ہیں اور ان سب کو جواب کیسے دیتے ہیں؟

جواب: حجر اسود ایک پتھر ہے مگر اس کے چھونے اور بوسہ دینے والے اور

استلام کرنے والے لاکھوں ہیں۔ مگر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

مسند احمد میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ

نُزِّلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ

خَطَايَا بَنِي آدَمَ. حجر اسود یہ جنت کا پتھر تھا۔ دودھ سے زیادہ سفید تھا مگر تمہارے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ تمہارے گناہوں کو چوس لیتا ہے۔ ابن ماجہ میں ہے۔

وَاللَّهُ لَيَبْعَثَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يَنْظُرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ  
يَشْهَدُ عَلَيَّ مِنْ أَسْتَسَلَمَهُ بِحَقِّي.

پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بولے گا اور جس نے اخلاص سے اس کو بوسہ دیا ہوگا اس کے ایمان کی گواہی دے گا۔

اب اگر ایک پتھر لاکھوں لوگوں پر گواہی دے سکتا ہے اور ان کو دیکھ سکتا ہے اور ان کا استلام بتلا سکتا ہے تو میرا پیغمبر بھی لاکھوں کا درود اپنے روضہ پر سن سکتا ہے اور درود کا جواب بھی دے سکتا ہے۔

هُوَ بَشَرٌ لَا كَالْبَشَرِ

يَا قُوْتُ حَجَرٌ لَا كَالْحَجَرِ

یا قوت پتھر ہے مگر عام پتھروں جیسا نہیں۔ تو اسی طرح حضور ﷺ بھی انسان ہیں مگر عام انسانوں جیسے نہیں ہیں۔

حیاء النبی ﷺ کا منکر خدا کی قدرت کا منکر ہے۔ ورنہ یہ مسئلہ سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ اللہ سمجھ عطاء فرمائے اور ضد سے محفوظ فرمائے۔

یہ پیغمبر کی صورت کا نقشہ ذکر کیا ہے۔ حضرت ہند خلاصہ بیان کرتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا

حضور ﷺ اپنی ذات کے اعتبار سے بھی عظمت والے تھے اور دوسروں کی نظر میں بھی رتبہ والے تھے۔

شمال ترمذی میں حضرت علیؓ خلاصہ بیان فرماتے ہیں۔ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا۔ آپ کا سینہ مبارک سب سے زیادہ سخی تھا۔ وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً۔ آپ سب سے زیادہ سچے تھے۔ وَالْيُنْهُمُ عَرِيكَةٌ اور آپ کی طبیعت سب سے زیادہ نرم تھی۔ وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً اور آپ کا گھرانہ سب سے زیادہ عزت و شرافت والا تھا۔ مَنْ رَأَاهُ بِدِيَهَةِ هَابَهُ جو آپ کو اچانک دیکھتا تو وہ پہلی دفعہ میں آپ کے رعب و وقار کی وجہ سے ہیبت میں آجاتا تھا۔ کیونکہ خوبصورتی میں بھی رعب ہوتا ہے۔ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ۔ اور جو آپ سے میل جول کر لیتا اور آپ کے اوصاف حمیدہ و اخلاق کریمہ کو دیکھ لیتا تو وہ آپ کو محبوب بنا لیتا تھا۔ يَقُولُ نَاعْتُهُ لَمْ أَرَقَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آپ کا حلیہ بیان کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے حضور جیسا جمال و کمال والا نہ پہلے دیکھا ہے اور نہ بعد میں دیکھا ہے۔

اس لئے حضرت حسانؓ فرماتے ہیں۔

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي  
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النَّسَاءُ  
خُلِقْتَ مُبْرَأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ  
كَانَكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

اے میرے محبوب آپ جیسا حسین و جمیل نہ میری آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی عورت نے آپ جیسا بچہ جنا ہے۔ آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں۔

گویا کہ آپ ایسے پیدا کئے گئے ہیں جیسا آپ نے چاہا۔  
یہ محض تشبیہ ہے ورنہ خدا جیسے خالق ہے ویسے قادر ہے اور مختار بھی ہے۔  
وہ کسی کا محتاج نہیں ہے اور نہ مجبور ہے۔

### ہمارا عقیدہ

ہمارا عقیدہ سن لو! تمام کافر اکٹھے ہوں، مسلمان کی شان اعلیٰ ہے تمام  
مسلمان جمع ہوں ولی کی شان بالا ہے۔ تمام اولیاء، اخیار، عباد، زہاد، قطب، ابدال،  
محدث، مفسر، خطیب، مقرر، واعظ، لیڈر سب جمع ہو جائیں تو جس نے صحابی کا چہرہ  
دیکھا اس تابعی کی شان کو نہیں پہنچ سکتے۔ تمام تابعین اکٹھے ہوں تو ان سے نبی ﷺ کے  
ایک صحابی کی شان اعلیٰ ہے۔ جس کو حضور ﷺ کے چہرہ مبارک پر نگاہ نصیب ہوئی جو  
حضور ﷺ کی رفاقت، صحبت میں رہا۔ پھر تمام صحابہ جمع ہوں تو ان سے حضور ﷺ کے  
یار غار، وفادار، جانثار، تابعدار خدمت گزار، وفا شعار، پیغمبر کا حب دار۔ جس سے تمام  
اہلبیت کو پیار۔ حضرت ابوبکر کا شان زیادہ ہے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کی صداقت،  
حضرت عمرؓ کی عدالت، حضرت عثمانؓ کی سخاوت، حضرت علیؓ کی شجاعت۔ شہداء کی  
شہادت اولیاء کی ولایت۔ ائمہ کی امامت کو جمع کرو تو ان سب سے اللہ کے ایک نبی کی  
شان اعلیٰ ہے۔ پھر ایک طرف پوری کائنات ہو حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت نوح نجی  
اللہ، حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت اسماعیل ذبیح اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ، حضرت  
عیسیٰ روح اللہ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش تمام انبیاء، تمام صحابہ، تمام تابعین، تمام  
اولیاء اللہ، زمین و آسمان، لوح و قلم، عرش و کرسی، ملائکہ، فرشتے، جنات، تمام انسان  
سارا جہان ترازو کے ایک پلڑے میں رکھو۔ دوسرے پلڑے میں میرے پیغمبر حضور

سرور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ مرتضیٰ محبوب رب العلی، محبوب خدا، آمنہ کے لال، محبوب رب ذوالجلال کی ختم نبوت اور شان کورکھو اور یہ ترازو اللہ کے حوالے کر دو۔ تو علماء دیوبند کا اہلسنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ سب کا شان کم ہوگا۔ حضور ﷺ کا شان سب سے بڑھ جائے گا۔ ہم پیغمبر کا شان مانتے ہیں۔ پورے جہان سے زیادہ مانتے ہیں مگر رحمان سے کم مانتے ہیں۔ علمائے دیوبند کا یہی قصور ہے کہ ہم ولی کو نبی سے نہیں ملاتے اور نبی کو خدا سے نہیں ملاتے۔ قبر پرست تفرقہ پرست، حجر پرست، شجر پرست، ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ یہ نبی کو نہیں مانتے۔ میرے بھائی ہم نبی کو نبی مانتے ہیں مگر نبی کو خدا نہیں مانتے۔ اللہ کے تخت پر نبی کو نہیں بٹھاتے۔ ہم کہتے ہیں۔

قدم قدم پہ برکتیں نفس نفس پہ رحمتیں

جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا

جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک

وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا

حافظ ابن قیمؒ کا قصیدہ نونہ

حافظ ابن قیمؒ نے قصیدہ نونہ لکھا ہے جس میں فصل فی بُہتانِ اہل

الشِّرک کے اندر بہت اشعار ذکر کئے ہیں مگر میں ان میں چیدہ چند اشعار ذکر کرتا

ہوں۔ اس نے ان ملحدین و اہل بدعت کا نقشہ کھینچ کر ان کی تردید اچھے انداز میں کی

ہے۔ اس میں قصیدہ کا پہلا شعر ہے پھر گیارہواں شعر ہے۔ پھر بیسویں شعر سے

تینتیسویں شعر تک ورنہ پورا فصل تو ایک سو بائیس اشعار پر مشتمل ہے۔ ابن قیم کہتا ہے۔

قَالُوا تَنْقُصْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ

وَأَعْجَبَا لِهَذَا الْبَغْيِ وَالْبَهْتَانِ

یعنی مشرکین ہمیں طعنہ دے کر کہتے ہیں کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں کمی کی ہے۔ مگر ان کے اس ظلم و بہتان پر تعجب ہے۔

أَنْتُمْ تَنْقُصْتُمْ إِلَهَ الْعَرْشِ

وَالْقُرْآنَ وَالْمَبْعُوثَ بِالْقُرْآنِ

بلکہ تم نے اے مشرکین عرش والے خدا کی شان کو کم کیا ہے۔ کہ ولی نبی کو خدا کا درجہ دے دیا ہے۔ اور قرآن کی شان میں تنقیص کی ہے کہ قرآن کے فیصلے کو نہیں مانا۔ اور جو نبی قرآن کے ساتھ بھیجا گیا اس کی شان میں بھی تم نے تنقیص کی ہے کہ ولی کو نبی کا درجہ دے دیا ہے۔

لَكِنَّا قُلْنَا مَقَالَةَ صَارِحٍ

فِي كُلِّ وَقْتٍ بَيْنَكُمْ بِأَذَانٍ

ہم تو وہ بات کہتے ہیں جو مؤذن اذان دینے کے وقت کہتا ہے۔

الرَّبُّ رَبُّ وَالرَّسُولُ فَعْبْدُهُ

حَقًّا وَلَيْسَ لَنَا إِلَهٌ ثَانٍ

وہ بات یہ ہے کہ رب رب ہے اور رسول اللہ کا بندہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور ہمارا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔

لِلَّهِ حَقٌّ لَا يَكُونُ لِغَيْرِهِ

وَلِعَبْدِهِ حَقٌّ هُمَا حَقَّانِ

اللہ کا اپنا حق ہے جو وہ دوسرے کے لئے نہیں ہے اور اللہ کے بندے یعنی رسول کا اپنا حق ہے یہ دو حق الگ الگ ہیں۔

لَا تَجْعَلُوا الْحَقِّينَ حَقًّا وَاحِدًا

مِنْ غَيْرِ تَمِيْزٍ وَلَا فُرْقَانٍ

ان دو حق کو ایک حق نہ کرو بلکہ ان دونوں حقوں میں فرق کرو۔

فَالْحَجُّ لِلرَّحْمَنِ حَقٌّ دُونَ رَسُولِهِ

وَكَذَا الصَّلَاةُ وَذَبْحُ ذِي الْقُرْبَانِ

حج اللہ کا حق ہے رسول کا حق نہیں۔ اسی طرح نماز اور قربانی بھی اللہ کا حق ہے۔

وَكَذَا السُّجُودُ وَنَذْرُنَا وَيَمِينُنَا

وَكَذَا مَتَابُ الْعَبْدِ مِنَ عَصِيَانٍ

سجدہ بھی اللہ کا حق ہے اور منت ماننا اور قسم اٹھانا بھی اللہ کا حق ہے اور اسی

طرح بندے کا گناہوں سے معافی مانگنا بھی اللہ کا حق ہے۔

وَكَذَا التَّوَكُّلُ وَالْإِنَابَةُ وَالتَّقِي

وَكَذَا الرَّجَاءُ وَخَشِيَّةُ الرَّحْمَنِ

اسی طرح اللہ پر توکل کرنا اور اللہ کی طرف رجوع کرنا اور تقویٰ اختیار کرنا یہ

بھی اللہ کا حق ہے۔ اسی طرح اللہ سے امید رکھنا اور اللہ سے ڈرنا یہ بھی اللہ کا حق ہے۔

وَكَذَا الْعِبَادَةُ وَاسْتِعَانَتُنَا بِهِ

إِيَّاكَ نَعْبُدُ ذَانِ تَوْحِيدَانِ

اسی طرح عبادت کرنا اور مدد مانگنا بھی اللہ کا حق ہے۔ اور یہی ایسا کہ

نَعْبُدُوْا وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ فِيْ تَوْحِيْدِكَ اذْكُرْهُ۔

وَعَلَيْهِمَا قَامَ الْوَجُوْدُ بِاَسْرِهِ

دُنْيَا وَاٰخِرٰى حَبْذًا الرُّكْنَانِ

عبادت و استعانت پر دنیا و آخرت کی مدار ہے اور یہی دو عمدہ رکن ہیں۔

وَكَذٰلِكَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ

وَالْتَهْلِيْلُ حَقُّ الْهِنَا الدِّيَانِ

اسی طرح تسبیح تکبیر تہلیل یعنی سبحان کہنا اللہ اکبر کہنا لا الہ الا اللہ کہنا یہ سب اللہ

کے حق ہیں۔

لَكِنَّمَا التَّعْظِيْمُ وَالتَّوْقِيْرُ حَقٌّ

لِلرَّسُوْلِ بِمُقْتَضٰى الْقُرْاٰنِ

لیکن تعظیم کرنا جیسے قرآن کا تقاضہ ہے یہ رسول کا حق ہے کہ آپ کو اللہ کا

شان والا رسول کہو۔

وَالْحُبُّ وَالْاِيْمَانُ وَالتَّصْدِيْقُ

لَا يَخْتَصُّ بَلْ حَقَّانِ مُشْتَرِكَانِ

ہاں محبت رکھنا اور ایمان لانا اور تصدیق کرنا یہ حق خاص نہیں۔ بلکہ اللہ و

رسول دونوں کا حق مشترک ہے۔ اللہ کی محبت بھی، رسول کی محبت بھی، ایمان بھی اللہ

اور رسول دونوں پر ہو۔ تصدیق بھی دونوں کی ہو۔

جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے سورۃ الحدید میں ہے۔

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

اور سورۃ آل عمران میں ہے۔

أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ

بخاری و مسلم میں حضرت انسؓ کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا لَا

يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ

سُنَنُ الرَّسُولِ بِأَعْظَمِ الْبُطْلَانِ

کہتا ہے اے غیروں کے پیجا ریو! وہ حق جو رسول اللہ کی سنن میں آیا ہے

اس کو بڑے باطل کے ساتھ نہ ملاؤ بلکہ حق و باطل میں تمیز کرو۔

علمائے دیوبند کا یہی قصور ہے کہ وہ جب حق و باطل میں تمیز کرتے ہیں اور

اللہ و رسول میں فرق کرتے ہیں تو مشرکین کو اور تو کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔ پھر وہ جھوٹ پر اتر

آتے ہیں کہ یہ نبی کو نہیں مانتے۔ ہم نبی کی صورت و سیرت کو اعلیٰ مانتے ہیں مگر اللہ کی

ذات و صفات میں ذرہ برابر بھی شریک نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو صحیح عقیدہ اور نبی کی صحیح

محبت عطا فرمائے۔ ہم نبی کو اسی طرح مانتے ہیں جیسے حضرت حسانؓ نے کہا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت حسان نے حضور ﷺ کی یوں تعریف کی۔

لَوْلَا هُ مَا كَانَ شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ

وَلَا نَهَارٌ وَلَا لَيْلٌ لِمُحْتَلِمٍ

اگر حضور ﷺ کا وجود نہ ہوتا تو سورج نہ ہوتا، نہ سورج کی روشنی ہوتی اور نہ چاند ہوتا

اور نہ چاند کی چاندنی ہوتی۔ اور نہ ہمیں کام کے لئے دن ملتا اور نہ آرام کے لئے رات ملتی۔

لَوْلَا هُ مَا كَانَ فَرَضٌ وَلَا سُنَنٌ

وَلَا صِيَامٌ وَلَا حَجٌّ إِلَى حَرَمٍ

اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو نہ ہمیں پانچ فرض ملتے اور نہ ہمیں سنتیں ملتیں۔ اگر آپ نہ ہوتے تو رمضان کے روزے بھی ہمیں نہ ملتے اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں بیت اللہ کا حج بھی نصیب نہ ہوتا۔

لَوْلَا هُ مَا كَانَتْ الدُّنْيَا بِاجْمَعِهَا

وَلَا نَبَاتٌ وَلَا شَيْءٌ مِنَ النِّعَمِ

اگر حضور ﷺ کا وجود نہ ہوتا تو پوری دنیا نہ ہوتی۔

نہ انگوریاں ہوتیں نہ جانور ہوتے۔

معلوم ہوا کہ زمین آسمان، شجر و حجر، حیوان و مکان، نباتات، جمادات، سورج، چاند، ستارے، دن، رات، نمازیں، روزے، حج یہ تمام چیزیں اللہ نے ہمیں حضور ﷺ کے طفیل عطا کی ہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے

کتاب فطرت کے سرورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا

تو یہ نقش ہستی ابھر نہ سکتی وجود لوح و قلم نہ ہوتا

یہ محفل کون و مکان نہ ہوتی جو وہ امام رسل نہ ہوتا

زمین نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

حضور ﷺ کی زیارت کے لئے وظیفہ

پیغمبر کی عظمت و شان اہلسنت والجماعت کا ایمان ہے۔ مگر اس طرح جس طرح اللہ کا قرآن اور پیغمبر کا فرمان بتلائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیغمبر کی عزت و

عظمت کے عقیدہ پر رہتے ہوئے موت عطا فرمائے۔ پیغمبر کی غلامی میں زندگی گزارتے ہوئے موت آجائے۔ جب انسان پیغمبر کی صورت کا یہ عظمت والا نقشہ سنتا ہے تو دل میں خیال ہوتا ہے اور تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ حضور ﷺ کی خواب میں زیارت ہو جائے تاکہ میں اس عظیم نعمت سے لطف اندوز ہو جاؤں۔ اگرچہ قیامت کے دن مسلمان کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت بھی ہوگی اور زیارت بھی ہوگی مگر دنیا میں بھی انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ پیغمبر کی زیارت ہو جائے۔ اس لئے اب آخر میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونے کے لئے خصوصی وظیفہ ذکر کیا جاتا ہے۔ جس کے تین طریقے ہیں۔

### پہلا طریقہ

جمعرات کو غسل کرے عمدہ اور صاف کپڑے پہنے بستر پاک ہو پھر بستر کو اور اپنے لباس کو عطر کے ساتھ خوشبودار کرے پھر دو رکعت نفل پڑھے، پھر سلام کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

وَالِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

پھر ایک ہزار مرتبہ سورۃ کوثر پڑھے۔ پھر قبلہ رخ ہو کر سو جائے۔ اور یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَنْ تُرِيَنِي وَجْهَ

نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَجْمَعُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

## دوسرا طریقہ

یہ درمیانی طریقہ ہے جو کچھ آسان ہے کہ مذکورہ شرائط کیساتھ۔ دو رکعت نفل پڑھیں۔ ہر رکعت میں گیارہ مرتبہ آیۃ الکرسی پھر گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں۔ پھر سلام کے بعد ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر ہفتہ کی رات اسی طرح مسلسل عمل کریں۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ تک مشرف ہوگا۔ اگر نہ ہو تو دوسرے ہفتہ ورنہ تیسرے ہفتہ تک عمل کرے۔ انشاء اللہ تیسرا جمعہ نہ گزرے گا کہ زیارت سے مشرف ہوگا جتنی زیادہ دل کی صفائی اور توجہ ہوگی اتنی جلدی زیارت کے فیض سے مشرف ہوگا۔

## تیسرا طریقہ

یہ ادنیٰ درجہ ہے اور زیادہ آسان ہے کہ مذکورہ شرائط کے ساتھ دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں پچیس بار سورۃ اخلاص پڑھے پھر سلام کے بعد ایک سو مرتبہ صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ پڑھے۔ یہ عمل بھی جمعہ رات سے مسلسل شروع کرے۔ تیسرے جمعہ تک۔ انشاء اللہ کریم ضرور زیارت نبوی کے فیض سے مشرف فرمائیں گے۔ مگر شرط اخلاص و توجہ و پاکدامنی و صفائی قلب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ دولت بے بہا عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

وَ آخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## سیرت النبی ﷺ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ وَنَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ فِي الْخَلْقِ وَالْأَمْرِ وَنَشْهَدُ أَنَّ  
سَيِّدَنَا وَسَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ الْمَبْعُوثَ إِلَى الْأَسْوَدِ  
وَالْأَحْمَرِ أَمَا بَعْدُ:

فَإِنَّ خَيْرَ لِحَدِيثٍ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ  
ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

۱. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ  
الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (الاحزاب)

۲. قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ  
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (ال عمران)

۳. فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا  
يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (نساء)

۴. وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

العقاب. (الحشر)

۵. وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ مَّ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ  
الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (نساء)

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي  
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبِي قَيْلٍ وَمَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي  
دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبِي (رواه البخاري)

۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رض وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ (مشكوة)

۳. عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي  
فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ (رواه الترمذي)

۴. عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَدَتْ فِي  
أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (متفق عليه)

صَدَقَ اللَّهُ الْغَفَّارُ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْمُخْتَارُ

أَلَا يَا مُحِبَّ الْمُصْطَفَىٰ زِدْ صَبَابَةً

وَضَمِّخْ لِسَانَ الذِّكْرِ مِنْكَ بِطَيْبِهِ

وَلَا تَعْبَانَ بِالْمُبْطِلِينَ فَإِنَّمَا

عَلَامَةٌ حُبِّ اللَّهِ حُبُّ حَبِيبِهِ

تَعْصِي الرَّسُولِ وَأَنْتَ تُظَهِّرُ حُبَّهُ  
 هَذَا وَرَبِّي فِي الْفَعَالِ بَدِيعُ  
 لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَا طَعْتَهُ  
 إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعُ  
 تیری صورت تیری سیرت زمانہ میں نرالی ہے  
 تیری ہر ہر ادا پیاری، دلیل بے مثالی ہے  
 تجھی کو خلعت یکتائی عالم ملی حق سے  
 تیرے ہی جسم پر موزوں بقائی بے مثالی ہے  
 اگر جنت میں جانے کا ارادہ ہو تمامی کا  
 تو گلے میں ڈال لو طوق محمد کی غلامی کا  
 ذوق رکھ سنت گرامی سے  
 کہ ہے شرف میرے محمد کی غلامی سے  
 جو کوئی تابع رسول نہیں  
 لاکھ طاعت کرے کوئی قابل قبول نہیں

معزز سامعین!

میرے بزرگو اور نوجوان عزیزو اور میری آواز سننے والی معززہ، موقرہ ماؤ

، بہنو، بیٹیو! آج کے خطبہ کا موضوع سیرت رسول ﷺ ہے۔

## تمہید

پہلے بطور تمہید کے یہ سمجھیں کہ سیرت کا مفہوم اپنے اندر بہت بڑی وسعت رکھتا ہے کیونکہ سیرت کا اطلاق عقائد و عبادات و معاملات و اخلاقیات و غزوات اور آپ کی تمام تعلیمات پر ہوتا ہے کیونکہ سیرت کی بنیاد قرآن مجید ہے۔

قرآن متن ہے حدیث اس کی شرح ہے۔ قرآن میں اجمال ہے حدیث میں تفصیل ہے تو قرآن حضور کی سیرت ہے اور حدیث حضور ﷺ کی سیرت کی تفصیل ہے۔ تو حضور ﷺ کی سیرت قرآن و حدیث ہوئی تو جو انوار قرآن و حدیث میں ہیں وہ حضور ﷺ کی سیرت ہیں۔ قرآن جامع ہے اس لئے حضور کی سیرت بھی جامع ہے۔ قرآن کی روشنی ہر ایک کے لئے ہے تو آپ کی سیرت کی روشنی بھی ہر ایک کے لئے ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ سے حضور ﷺ کی سیرت و اخلاق کے متعلق پوچھا گیا کہ آپ کی سیرت و اخلاق کیسے تھے تو فرمایا کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ۔ آپ کی سیرت و اخلاق پورا قرآن ہے جو قرآن کے تقاضے ہیں وہ آپ کی عملی زندگی میں موجود ہیں قرآن اللہ کی کلام اور حضور ﷺ اس کے اول مخاطب ہیں۔

قرآن دعوت ہے اور حضور ﷺ داعی ہیں۔ قرآن وعظ و نصیحت ہے حضور ﷺ واعظ و ناصح ہیں۔ قرآن ذکر ہے حضور مذکر ہیں۔ قرآن رحمت ہے حضور رحمتہ للعالمین ہیں۔ قرآن تبلیغ ہے حضور مبلغ ہیں۔ قرآن علم ہے تو حضور کی زندگی اس کا عملی نمونہ و عملی تفسیر ہے۔ اس لئے قرآن کی ہر آیت و ہر جملہ کسی نہ کسی لحاظ سے

حضور ﷺ کے عقائد اور حضور کے اعمال اور حضور کے اخلاق کا بیان ہے۔ مثلاً جن آیات میں اللہ کی ذات و صفات و رسالت و قیامت کا ذکر ہے یہ حضور ﷺ کے عقائد ہیں۔ اور جن آیات میں احکام و اعمال کا ذکر ہے یہ حضور کی عبادات ہیں اور جن آیات میں تخلیق کائنات نظام شمسی و قمری امور تکوینیہ کا ذکر ہے یہ حضور ﷺ کے دلائل ہیں اور جن آیات میں اخلاقیات کا ذکر ہے وہ حضور ﷺ کے حسن معیشت و حسین زندگی کے اطوار کا ذکر ہے اور جن آیات میں معاملات کا ذکر ہے وہ حضور ﷺ کی حسن معاشرت کا ذکر ہے اور جن آیات میں توجہ الی اللہ کا ذکر ہے وہ حضور ﷺ کی خلوت کے حال کا ذکر ہے اور جن آیات میں مخلوق کی تربیت کا ذکر ہے وہ حضور کی جلوت کے حال کا ذکر ہے اور جن آیات میں اللہ کی رحمت کا ذکر ہے وہ حضور کے جمال و رجا کا ذکر ہے۔ اور جن آیات میں تعلیم و تبلیغ ہے ان میں حضور ﷺ کے معلم و مبلغ ہونے کا ذکر ہے۔ غرضیکہ قرآن کی ہر آیت کی عملی تفسیر حضور کی حسین زندگی ہے۔ اس لئے جس طرح قیامت تک قرآن کے عجائبات ختم نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح حضور کی عملی زندگی کے عجائبات بھی قیامت تک ختم نہیں ہو سکتے۔ قرآن جامع ہے اس لئے پیغمبر کی سیرت بھی جامع ہے۔ پیغمبر کی سیرت کا خلاصہ تین چیزیں ہیں۔

پہلی چیز۔ پیغمبر کا تعلق رب رحمن سے کیسا تھا۔

دوسری چیز۔ پیغمبر کا تعلق اپنے نفس اور جان سے کیسا تھا۔

تیسری چیز۔ پیغمبر کا تعلق انسان اور جہان سے کیسا تھا۔

تو پہلی چیز میں حضور ﷺ کے تعلق باللہ کا ذکر ہے کہ آپ کی قرآن کی تلاوت، اللہ کی عبادت، اللہ سے مانگنا، اللہ کا ذکر استغفار و توبہ و شب بیداری کیسی تھی۔ دوسری چیز میں حضور ﷺ کے اخلاق حمیدہ کا ذکر ہے کہ آپ کی خدمت کیسی تھی یعنی آپ کی شفقت آپ کا صبر، آپ کا زہد، آپ کی قناعت، آپ کی پاکدامنی، آپ کا حلم و حیا، آپ کی تواضع و عاجزی، آپ کی شجاعت و بہادری، آپ کا خوف خدا، خلاصہ آپ کے اخلاق حمیدہ و جمیلہ کیسے تھے۔

تیسری چیز میں آپ کا اللہ کی مخلوق سے تعلق کا ذکر ہے۔ آپ کا سخاوت و ہمدردی کرنا لوگوں سے الفت و محبت کرنا، لوگوں سے عفو کا معاملہ کرنا، صلہ رحمی کرنا، معاملات میں لوگوں کی مدد کرنا، انسانوں کو تعلیم دینا اور انسانوں کا تزکیہ کرنا۔

### خلاصہ در خلاصہ

نبی نے جو کہا اور جو کیا اور جو دیکھا اور اس پر انکار نہ کیا، اسی کو نبی کی سیرت کہتے ہیں۔ ہمیں حکم ہے کہ ہم نبی کی سیرت کو اپنے لئے بہترین نمونہ سمجھیں۔ اور اس پر ساری زندگی گزار دیں۔ نبی نے کہا کہ اللہ موجود ہے۔ اللہ ایک ہے، اللہ کا کوئی شریک نہیں، اللہ اولاد اور والدین سے پاک ہے، اللہ بے مثل اور بے مثال ہے۔

لَمْ يَزَلْ لَا يَزَالُ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ ہے۔ جو چاہے کرے اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔

اللہ ہر جگہ موجود ہے۔ اللہ تمام چیزوں کے جاننے والا ہے۔ اللہ تمام پوشیدہ امور کے جاننے والا ہے۔ اللہ کو تمام اختیارات ہیں وہی تمام کی ضروریات پوری کرنے والا ہے۔

وہی نفع نقصان، موت و حیات، عزت و ذلت کا مالک ہے۔ وہی نذر و منت کا مستحق ہے۔ اللہ ہی عبادت کے لائق ہے۔

تو یہ توحید کا بیان نبی کی سیرت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں آخری پیغمبر ہوں میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا تو یہ ختم نبوت کا بیان نبی کی سیرت ہے۔

حضور ﷺ نے کہا میرے صحابہؓ و اہل بیتؓ عظمت والے ہیں ان کو برانہ کہو ان کی اتباع کرو تو یہ عظمت صحابہؓ و اہل بیت کا بیان نبی کی سیرت ہے۔

حضور ﷺ نے کہا کہ پانچ نمازیں جماعت سے ادا کرو تو نماز نبی کی سیرت ہے

حضور ﷺ نے کہا کہ رمضان کے روزے رکھو تو روزہ رکھنا نبی کی سیرت ہے

حضور نے کہا کہ مالدار صاحب نصاب زکوٰۃ دے تو زکوٰۃ ادا کرنا نبی کی سیرت ہے

حضور ﷺ نے کہا جو صاحب استطاعت ہے وہ حج کرے تو حج کرنا نبی کی سیرت ہے۔

حضور ﷺ نے کہا کہ ظالم و جابر حکمران کو حق کہو تو بر ملاحق کہنا یہ نبی کی

سیرت ہے۔ بڑے کا ادب کرو، چھوٹے پر شفقت کرو، یہ نبی کی سیرت ہے۔ بھائی

بہنوں، رشتے داروں کے حقوق ادا کرو یہ نبی کی سیرت ہے۔ یتیموں، بیواؤں سے

تعاون کرو یہ نبی کی سیرت ہے۔ والدین کا اکرام و احترام کرو یہ نبی کی سیرت ہے۔

قرآن کی تلاوت کرو یہ نبی کی سیرت ہے۔ حق و انصاف کے مطابق فیصلے کرو یہ نبی کی

سیرت ہے۔ ہر نیکی کا کام اللہ کی رضا کے لئے کرو، خواہ عبادت ہے یا تجارت ہے،

سیاست ہے یا جہاد کی محنت یا تمنائے شہادت ہے، ہر کام میں رضا الہی پیش نظر ہو یہ نبی

کی سیرت ہے یعنی زندگی کے ہر شعبے میں نبی کی غلامی کرو۔ کیونکہ حضور ﷺ نے ہمیں اعتقادات و معاملات و اخلاقیات میں اٹھنے بیٹھنے میں، چلنے پھرنے میں، کھانے پینے میں، سونے جاگنے میں، مسجد میں جانے اور نکلنے میں، گھر میں جانے اور نکلنے میں، بیت الخلاء میں جانے اور نکلنے میں، سواری پر سوار ہونے اور اترنے میں، سفر پر جانے اور سفر سے واپس آنے میں خوشی اور غمی میں خلوت و جلوت میں امارت اور غربت میں، تلاوت میں عبادت میں غرضیکہ تمام چیزوں میں حضور ﷺ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ اس لئے ہمیں پیغمبر کی سیرت کو اپنی زندگی کے تمام لمحات و واقعات میں اپنانا ہوگا۔ اس تمہید کے بعد اب تلاوت کردہ آیات و احادیث کا مفہوم سمجھیں۔

### آیات کا مطلب

(۱) پہلی آیت سورۃ احزاب کی ہے سنہ ۴ھ میں غزوہ احزاب کا واقعہ پیش آیا اس آیت میں مومنین مخلصین کے لئے بشارت بتائی گئی کہ جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور قیامت کے دن سے ڈرتے ہیں اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ان کے لئے حضور ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ مومن کامل کے لئے حضور ﷺ کے اقوال و افعال واجب الاتباع ہیں۔ حضور ﷺ کی اتباع ان کے لئے لازم ہے اور اس آیت میں منافقین کو عار دلائی گئی کہ دعویٰ ایمان کا کرتے ہیں اور پھر جان بچانے کے لئے غزوہ سے پیچھے رہتے ہیں۔ حضور ﷺ کی اتباع نہ کرنا یہ منافقین کا کام ہے۔ مومنین تو حضور ﷺ کی اتباع کرتے ہیں۔ کیونکہ مومن کے لئے حضور ﷺ کی اقتداء کرنا اس

کے ایمان کا تقاضا ہے تو اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی سیرت کو اپنانا ہمارے لئے ضروری ہے۔

(۲) دوسری آیت سورۃ ال عمران کی ہے اس میں پیغمبر کی اتباع کی تاکید اور اس کے نتائج کا ذکر ہے کیونکہ حضور ﷺ کے زمانہ میں یہود نصاریٰ و مشرکین تھے سب کا دعویٰ یہ تھا کہ ہمیں اللہ سے محبت ہے لیکن اس کے لئے انہوں نے غلط طریقے ایجاد کر رکھے تھے۔ وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ بْنُ اللَّهِ۔ یہود نے حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا کہا اور اس کی پرستش کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اللہ کے مقرب ہیں۔ ہمارا مقصد اللہ کی محبت ہے لیکن اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ ان کی عبادت کرنا ہے۔

وَقَالَتِ النَّصْرَى الْمَسِيحُ بْنُ اللَّهِ

اسی طرح نصاریٰ نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کا بیٹا ہے۔ ہم اس کی پوجا کرتے ہیں تاکہ ہماری خدا تک رسائی ہو جائے اسی طرح مشرکین نے کہا سورۃ الزمر میں ہے۔ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ۔

کہ ہم ان بتوں، مورتیوں کو براہ راست معبود نہیں سمجھتے بلکہ ان کی پوجا اس لئے کرتے ہیں تاکہ اللہ کا قرب حاصل ہو جائے تو ان سب نے دعویٰ اللہ کی محبت کا کیا مگر اس کے لئے طریقہ غلط تھا۔ اس لئے قرآن نے تمام لوگوں کے لئے صحیح طریقہ بتلایا کہ اگر تم اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور اس دعویٰ میں سچے ہو تو نبی کی اتباع و پیروی کرو۔ حضور ﷺ کی سیرت کو اپناؤ کیونکہ محبت کا تقاضا یہ ہے کہ محبوب کی رضا تلاش کرو اور

جس سے محبوب کو نفرت ہے اس سے نفرت کرو اللہ کی پسندیدہ و ناپسندیدہ باتوں کو معلوم کرنے کے لئے آپ کی اتباع ضروری ہے۔ پھر اس کے دو فائدے ہوں گے۔ ایک فائدہ یہ کہ اللہ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا۔ دوسرا فائدہ یہ کہ اللہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ کیونکہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۳) تیسری آیت سورۃ نساء کی ہے۔ اس کا شان نزول یہ ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں دو شخصوں میں باغ کے پانی دینے میں نزاع و جھگڑا ہو گیا کہ باغ کو پانی کون پہلے پلائے۔ ایک کا باغ پانی کی جگہ کے قریب تھا اور دوسرے کا باغ کچھ فاصلہ پر تھا۔ جس کا باغ پانی کے قریب تھا۔ وہ حضرت زبیرؓ بن عوام حضور ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ تو یہ دونوں اپنا فیصلہ حضور ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ حضور نے فرمایا کہ پہلے زبیر اپنے باغ کو تھوڑا تھوڑا پانی دے تاکہ درختوں کی جڑیں نم ہو جائیں اور سوکھ نہ جائیں کیونکہ پانی اس کے باغ کے قریب ہے۔ پھر دوسرا ساتھی اپنے باغ کو پورا پانی دے اور اگر پھر بھی زبیر کے باغ میں کسر رہ گئی ہے تو وہ بعد میں پوری کر لے تو اس پر دوسرے شخص نے کہا کہ ہاں آپ تو زبیر کے لئے کہیں گے کہ وہ پہلے پانی دے کیونکہ وہ آپ کا پھوپھی زاد بھائی ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں حق کا فیصلہ کرنے والا نہیں ہوں تو اور کون حق کا فیصلہ کرے گا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ اِلَّاٰ خ کہ صرف ایمان کے دعویٰ سے انسان مومن نہیں ہوگا۔ بلکہ مومن تب ہوگا جب اپنے جھگڑوں میں حضور ﷺ کو حاکم اور فیصل مانے اور پھر آپ

کے فیصلہ میں تردد بھی نہ کرے۔ یعنی دل میں تنگی محسوس نہ کرے بلکہ شرح صدر سے آپ کا فیصلہ تسلیم کرے اور پورے طور پر آپ کے فیصلے کو مانے بلا چون و چرا آپ کے فیصلے پر سر تسلیم خم کر دے۔ اس لئے جو شخص حضور ﷺ کے فیصلے سے روگردانی کرے یا اس کے دل میں اس فیصلے کے متعلق تردد ہو اور بدگمانی ہو تو وہ مومن نہ ہوگا جیسا کہ مشہور واقعہ ہے کہ یہودی و منافق میں جھگڑا ہوا یہودی نے کہا کہ اس کا فیصلہ حضور ﷺ سے کرائیں اور منافق کہتا تھا کہ یہودیوں کے بڑے عالم ہیں۔ ان سے فیصلہ کرائیں۔ یہودی یہ جانتا تھا کہ رسول اللہ حق اور صحیح فیصلہ کریں گے۔ تو دونوں حضور ﷺ کے پاس آئے۔ حضور نے یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا تو منافق نے کہا یہ فیصلہ صحیح نہیں ہوا۔ لہذا حضرت ابوبکرؓ کے پاس چلو حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا جو فیصلہ حضور نے کیا وہ صحیح ہے تو پھر منافق نے کہا یہ بھی فیصلہ صحیح نہیں ہے۔ لہذا حضرت عمرؓ کے پاس چلو تو حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ یہودی نے حضرت عمرؓ کو بھی سارا قصہ بتا دیا تو حضرت عمرؓ نے کہا تم ٹھہرو میں تمہارا فیصلہ ابھی کرتا ہوں آپ گھر تشریف لے گئے اور تلوار لے کر آئے اور فرمایا کہ جو حضورؐ کے فیصلے کو نہ مانے اس کا فیصلہ یہ تلوار کرے گی۔ اس لئے پیغمبر کے فیصلے کا انکار کرنے والا واجب القتل ہے۔

(۴) چوتھی آیت سورۃ حشر کی ہے جس میں حضور ﷺ کے اقوال و افعال پر سر تسلیم خم کرنے کا ذکر ہے کہ جو کچھ تم کو رسول اللہ دیں اس کو اپنالو، اس پر عمل کرو اور جس

سے حضور تم کو منع کریں اور روکیں اس سے رک جاؤ۔ اوامر و نواہی میں حضور کی اتباع تمہارے لئے باعث سعادت ہے اس لئے فرمایا **وَ اتَّقُوا اللَّهَ**۔ ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو کہ کہیں رسول اللہ کی مخالفت اور نافرمانی نہ ہو جائے کیونکہ **إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ** اللہ سخت عذاب دینے والا ہے اگر رسول اللہ کی مخالفت کرو گے تو یہ تمہاری بد نصیبی ہوگی اور اس پر اللہ کی طرف سے سخت عذاب ہوگا۔

(۵) پانچویں آیت سورۃ نساء کی ہے جس میں مخالفین رسول کے نتائج کا ذکر ہے کہ جو شخص ہدایت واضح ہونے کے بعد رسول اللہ کی مخالفت کرے یعنی ان کی سیرت سے بغاوت کرے اور مومنین و مسلمانوں کے راستہ کے علاوہ کسی دوسرے راستہ پر چلے یعنی صحابہ کرام جو حضور کے اسوۂ حسنہ کی عملی تفسیر تھے۔ ان کے راستہ سے الگ ہو جائے۔ ایسے شخص کا دنیا میں نتیجہ یہ ہوگا کہ **نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى**۔ کہ جس طرف وہ پھر رہا ہے اسی طرف اس کو پھیر دیں گے یعنی ہدایت نصیب نہ ہوگی اور آخرت میں نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے اور جہنم بہت بری جگہ ہے۔ تو ان آیات میں حضور ﷺ کی سیرت پر چلنے کی تاکید ہے اور حضور ﷺ کی سیرت کی مخالفت کرنے پر وعید کا ذکر ہے۔

## احادیث کا مطلب

### پہلی حدیث

جس کے راوی حضرت ابو ہریرہؓ ہیں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا میری امت کا ہر شخص جنت میں داخل ہوگا مگر جس نے انکار کیا تو آپ سے سوال

کیا گیا کہ کون شخص ہے جس نے انکار کیا تو آپ نے فرمایا جس شخص نے میری اطاعت اور پیروی کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میری بات کا انکار کیا تو اس حدیث میں پیغمبر کی اطاعت کی اہمیت اور پیغمبر کی نافرمانی پر وعید کا ذکر ہے۔

### دوسری حدیث

جس کے راوی حضرت عبداللہ بن عمر ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی تمام خواہشات اس دین و شریعت کے تابع نہ ہو جائیں جو شریعت میں اللہ کی طرف سے لایا ہوں تو اس حدیث میں بھی پیغمبر کی شریعت پر چلنے کی اہمیت کا ذکر ہے اور شریعت قرآن و حدیث کا مجموعہ ہے اور یہی پیغمبر کی سیرت ہے۔

### تیسری حدیث

جس کے راوی حضرت انسؓ ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے میری سنت یعنی میرے طریقے کو پسند کیا اس نے مجھ کو دوست بنایا اور جس نے مجھ کو اپنا محبوب بنا لیا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ اس حدیث میں حضور کی محبت کا معیار بتلایا گیا ہے صرف انگوٹھے چوم لینا یا رسول اللہ مدد کے شریکے کلمے کہہ لینا اس کا نام محبت رسول نہیں بلکہ محبت رسول کی مدار آپ کی سنتوں اور آپ کے طریقے کو اپنانا ہے تو ایسی محبت کا نتیجہ بھی ذکر کر دیا کہ اس کے صلہ میں جنت ملے گی۔

## چوتھی حدیث

جس کے راوی حضرت جابرؓ ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک خطبہ میں فرمایا کہ اللہ کی حمد کے بعد یہ بات سمجھو کہ تمام باتوں سے بہتر بات کتاب اللہ یعنی اللہ کی کلام ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ حضور کا اسوۂ حسنہ ہے اور تمام چیزوں سے بدترین چیزیں دین میں دین کے خلاف نئی نکالی ہوئی چیزیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

## پانچویں حدیث

جس کو روایت کرنے والی حضرت عائشہؓ ہیں وہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات دین کے خلاف نکالی جو اس دین میں نہیں ہے تو وہ چیز مردود ہے۔ اس حدیث میں واضح ذکر کر دیا گیا ہے کہ حضور کی سیرت و طریقہ کے خلاف جو چیز ہوگی وہ ناقابل عمل اور مردود ہوگی اللہ ہم کو پیغمبر کی سیرت کا تابعدار بنائے۔

## حضور ﷺ کی سیرت کا اجمالی نقشہ

اب آپ پیغمبر کی سیرت کا اجمالی نقشہ معلوم کریں۔ حضور ﷺ کا اسوۂ حسنہ اور بہترین نمونہ ہم سب کے لئے جامع ہے۔ آپ کی ہر ادا اور ہر عمل امت کے لئے مشعل راہ ہے۔ ہماری زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے کہ جس کا عملی نمونہ پیغمبر نے نہ دکھلایا ہو اس لئے اگر آپ پیغمبر کے سچے عاشق رسول ہیں۔ تو پیغمبر کی زندگی کے ہر

گوشہ کو دیکھیں کہ پیغمبر نے یہ کام کس طرح کیا ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ کی زندگی میں ہمیں مکمل راہنمائی ملتی ہے۔

### حضور ﷺ کا بچپن

اگر آپ کا بچپن ہے تو بھی حضور کی زندگی نمونہ ہے کیونکہ بچپن میں آپ نے اپنے رضاعی بھائی کے حقوق کا خیال رکھا۔

حضرت حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں کہ وہ حضور کو دائیں پستان سے دودھ پلاتی اور دوسرے پستان سے آپ کے رضاعی بھائی کو پلاتی۔ ایک مرتبہ میں نے آپ کو دوسری طرف سے دودھ پلانے کا ارادہ کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ اشارہ کیا کہ میں عدل و انصاف کی دعوت دینے آیا ہوں وہ میرے بھائی کا حق ہے۔

### حضور ﷺ کی جوانی

اگر آپ کی جوانی ہے تو حضور کی زندگی نمونہ ہے کہ آپ نے کھلا اعلان فرمایا سورۃ یونس میں ہے: فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔ کہ میں نے چالیس سال کی زندگی کا حصہ تم میں گزارا ہے۔ کیا اب بھی تم میری پاکدامنی و عصمت کو نہیں سمجھتے۔ نبی حسین اتنا ہے کہ اس کے حسن کا مقابلہ سورج و چاند کی روشنی نہیں کر سکتی لیکن پاک اتنا ہے کہ ساری زندگی میں کوئی شخص آپ پر گناہ و برائی و بدزگاہی کا داغ نہیں لگا سکتا۔

## نکاح حضور ﷺ کی سنت ہے

اگر آپ نکاح کرتے ہیں تو بھی حضور ﷺ کی زندگی نمونہ ہے کہ نکاح سے مقصد صرف شہوت رانی و شہوت پرستی نہیں ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ اس سے انسان کامل بنتا ہے، نگاہ و شرمگاہ، کی حفاظت ہوتی ہے نکاح عفت و عزت نفس و اصلاح نفس کا ذریعہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نساء میں فرمایا مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ۔ کہ نکاح سے مقصد پاکدامنی ہے۔

## حضور ﷺ بحیثیت شوہر

اگر آپ شوہر ہیں تو بھی حضور کی زندگی نمونہ ہے کہ حضور کی گیارہ ازواج مطہرات تھیں۔ پچیس سال کی عمر میں چالیس سالہ حضرت خدیجہؓ بیوہ عورت سے نکاح کیا اور جب تک وہ زندہ رہیں دوسری شادی نہیں کی۔ ان کی وفات کے بعد یکے بعد دیگرے دس عورتوں سے نکاح کیا۔ ان میں آٹھ بیوہ تھیں۔ البتہ حضرت عائشہؓ چھوٹی عمر کی تھیں ان سے آپ کا نکاح ہوا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت خدیجہؓ کے بعد تمام ازواج مطہرات سے زیادہ محبت حضرت عائشہؓ سے تھی مگر حضرت عائشہؓ عظمیٰ ہیں کہ حضور تمام بیویوں میں انصاف اور برابری کا اصول پیش نظر رکھتے تھے۔ سب کے لئے عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک ہی قسم کا کپڑا تمام بیویوں میں ہوتا تھا اور رات کی باری میں تقسیم فرماتے تھے اور اگر سفر کا ارادہ فرماتے تو بھی انصاف کا تقاضہ پورا کرنے کے لئے قرعہ ڈالتے تھے۔ جس بیوی کا نام نکلتا اس کو ساتھ

لے جاتے۔ تمام ازواج مطہرات سے یکساں طور پر دلجوئی فرماتے تھے البتہ یہ فرماتے  
 اللَّهُمَّ هَذَا قَسَمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلْمِنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ  
 یا اللہ جو تقسیم میرے بس میں ہے وہ میں نے انصاف کے ساتھ کر دی۔ نان و نفقہ ہے،  
 حضر و سفر ہے، مکان ہے باری ہے مگر دلی محبت کی کمی زیادتی یہ میرے بس اور اختیار  
 میں نہیں ہے۔ اس کو تیرے حوالے کرتا ہوں کیونکہ دل کا تو مالک ہے تو شوہر کو اپنی بیوی  
 کے لئے اس طرح عدل و انصاف و خوش خلقی والا ہونا چاہئے۔ ابن ماجہ میں حضرت  
 عائشہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ کہ تم سب  
 سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہتر ہو۔ میرے پیغمبر نے بیوی کی عظمت کو  
 بڑھایا، بیوی کی جو عظمت و تقدس اسلام میں ہے وہ اور کسی مذہب میں نہیں۔

بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

مَا غَرَّتْ عَلِيَّ أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ مَا غَرَّتْ عَلِيَّ خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا  
 وَلَكِنْ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ ذِكْرَهَا.

کہ طبعی فطری طور پر مجھے اس پر غیرت آتی حضور اکثر حضرت خدیجہؓ کا ذکر فرماتے  
 اور اگر بکری ذبح کرتے تو اس سے حضرت خدیجہؓ کے ساتھ تعلق رکھنے والیوں کی طرف  
 ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔ ایک بار میں نے کہا بس دنیا میں آپ کی ایک ہی بیوی خدیجہؓ تھی  
 جس کا آپ بار بار ذکر کرتے ہیں۔ وہ بوڑھی تھیں، بیوہ تھیں اللہ نے آپ کو جوان  
 باکرہ حسین بیوی دی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے بھی آپ ان کو یاد کرتے ہیں۔ فرمایا

عائشہؓ اِنہا گانت و گانت خدیجہ تو خدیجہ تھی جب پہلی وحی اتری اور مجھ پر گھبراہٹ ہوئی تو مجھے پہلی تسلی دینے والی وہ تھی اس کا مال دین میں کام آیا۔ اس سے اللہ نے مجھے اولاد دی۔ جب لوگ مجھے ساحر کا ہن مجنون کہتے، راستے میں کانٹے بچھاتے اور پتھر مارتے تھے۔ وہی میری مرہم پٹی کرتی تھیں۔ میں خدیجہ کے احسانات نہیں بھلا سکتا۔ یہ ہے بیوی کی عظمت اور حضرت عائشہؓ کو کہا میں تیرے لئے ایسے ہوں جیسے خاوند ابو زرعہ اپنی بیوی ام زرعہ کے لئے یہ ایک لمبا قصہ ہے۔ بخاری شریف میں حدیث ہے جس میں گیارہ عورتوں کی کہانی ہے مطلب یہ ہے کہ جیسے ابو زرعہ ام زرعہ سے انتہائی محبت کرتا ہے اور اس سے خوش اخلاق ہے۔ رہن سہن کھانے پینے پہننے میں اس نے بیوی کے ساتھ بہت اچھا معاملہ کر رکھا ہے۔ اس طرح محمد ﷺ تیرے لئے ہے اے عائشہؓ۔ پھر بیوی کا تعلق خاوند سے دیکھو جب حضور ﷺ نے یہ کہا تو حضرت عائشہؓ نے کہا آپ تو میرے لئے اس سے زیادہ بڑھ کر ہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

### حضور ﷺ بحیثیت والد

اگر تم والد ہو تو حضور ﷺ کی زندگی نمونہ ہے۔ فطری طور پر والدین کے دل میں اولاد کی محبت ہوتی ہے۔ لیکن محبت کا انداز ایسا بھی نہ ہو کہ جس سے اولاد خراب ہو جائے اور اولاد کی محبت ایسی بھی نہ ہو کہ جن سے والدین ناجائز طریق پر دولت جمع کریں۔ اولاد کی عیاشی کا سامان فراہم کریں۔ جو والدین اور اولاد کے لئے آخرت کی

بربادی کا سبب بنے بلکہ محبت میں دنیا داری اور دین داری دونوں کا خیال رکھا جائے جیسا کہ حضور ﷺ کی اولاد تھی، لڑکے لڑکیاں تھیں، آپ کو ان سے محبت تھی۔ حضور کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم مدینہ سے تین چار میل کے فاصلہ پر عوالی مدینہ میں ام سیف کے گھر میں پرورش پاتے تھے۔ ام سیف کا شوہر لوہار تھا اس کا گھر اکثر دھویں سے بھرا رہتا تھا مگر اپنے بیٹے کی محبت میں باوجود نظافت طبع کے وہاں پیدل تشریف لے جاتے۔ دھواں برداشت کرتے اپنے صاحبزادہ کو گود میں لیتے اس کو بوسہ دیتے، پھر واپس مدینہ آجاتے۔ اسی طرح آپ اپنی بیٹی حضرت زینبؓ سے اور زینب کی بیٹی امامہ اپنی نواسی سے بڑی محبت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ احادیث میں آتا ہے کہ کبھی حضور ﷺ امامہ کو اپنے کندھے پر سوار کئے ہوئے مسجد میں آتے تھے۔ اسی طرح حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ سے محبت کرتے تھے۔ حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ سے محبت کے واقعات تو بہت مشہور ہیں۔ بہر حال پیغمبر اپنی اولاد سے محبت کرتے تھے مگر روحانی تربیت بھی کرتے۔ حضرت فاطمہؓ سے حضور ﷺ کو بڑی محبت تھی لیکن گھر کا کاروبار خود کرتی تھیں۔ چکی خود پیستی تھیں پانی خود بھرتی تھیں، ایک مرتبہ خادم کا مطالبہ کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا بیٹی تجھے اس سے بہتر چیز نہ بتلاؤں ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ ہر نماز کے بعد اور سونے کے وقت پڑھا کر ایک مرتبہ حضور ﷺ، حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے تو حسنین نے چاندی کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ حضور نے ناپسندیدگی ظاہر فرمائی۔ حضرت فاطمہ کو جب معلوم ہوا تو وہ کنگن

اتار دیئے۔ اس لئے والد اولاد کی محبت کے ساتھ دینی تربیت کرے۔ جب حضرت فاطمہؓ آتیں تو حضور ﷺ کھڑے ہو کر بیٹی کا استقبال کرتے۔ اُس کی پیشانی پر بوسہ دیتے اُمت کو بتایا کہ بیٹی زندہ درگور کرنے کے قابل نہیں بلکہ پیار کے لائق ہے۔ یہ نبی کی سیرت سے ہمیں سبق ملا ہے۔

### حضور ﷺ بحیثیت سُسر

اگر آپ سُسر ہیں تو حضور کی زندگی نمونہ ہے۔ حضور ﷺ بیٹیوں کی وجہ سے اپنے دامادوں سے شفقت و محبت کا معاملہ فرماتے تھے۔ جہاں شفقت و محبت کرتے وہاں اصلاح بھی فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے۔ حضرت علیؓ موجود نہ تھے تو آپ نے پوچھا کہ علی کہاں ہیں۔ حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ گھریلو معاملات میں کچھ رنجش ہو گئی ہے اس لیے میرے پاس قیلولہ نہیں کیا اور باہر چلے گئے ہیں۔ حضور نے کسی صحابی سے کہا کہ اُن کو تلاش کرو اس نے آ کر خبر دی کہ حضرت علیؓ مسجد کے فرش پر لیٹے ہوئے ہیں۔ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو بڑے پیار سے کہا قُمْ يَا اَبَا تُرَابٍ قُمْ يَا اَبَا تُرَابٍ. اٹھو اے مٹی پر سونے والے محمد تم کو خود جگانے آیا ہے۔ اور حضور ﷺ نے اپنے پاک ہاتھوں سے حضرت علیؓ کے بدن سے مٹی کو جھاڑا اور گھر لے آئے۔ اور جب داماد کو خوش دیکھا تو حضور ﷺ بھی خوش ہو گئے پھر دونوں کو تلقین کی حضرت فاطمہؓ کو کہا فاطمہؓ اگر علیؓ کو تو ناراض کرے گی تو پھر میں بھی ناراض ہوں گا کیونکہ بیوی خاوند کی تابعدار ہوتی ہے

حضور ﷺ نے حضرت علی سے کہا علی! إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي

فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اس کو دکھایا۔ اس نے مجھے دکھایا تو دونوں نے عہد کر لیا کہ ایک دوسرے کے مزاج کے خلاف بات نہ کریں گے۔ اسی طرح حضور ﷺ کو حضرت عثمانؓ سے محبت تھی جن کے نکاح میں اپنی دو بیٹیاں حضرت رقیہؓ و ام کلثومؓ دیں اسی طرح حضرت زینبؓ کا نکاح ابوالعاص بن ربیع سے ہوا جو آپ کی خالہ کا بیٹا تھا مگر یہ نکاح زمانہ جاہلیت میں ہوا۔ حضرت زینبؓ مسلمان تھیں۔ اور وہ کافر و مشرک تھا جنگ بدر کے قیدیوں میں ابوالعاص گرفتار ہو کر آیا۔ فدیہ لے کر قیدیوں کے رہا کرنے کا حکم ہوا۔ ابوالعاص کے پاس فدیہ کی رقم نہ تھی۔ حضور ﷺ نے حضرت زینب سے کہا کہ فدیہ کی رقم بھیج دو تو انہوں نے وہ ہار جو ان کی والدہ حضرت خدیجہؓ نے ان کو دیا تھا وہ ہار بھیجا تو جب حضور ﷺ نے وہ ہار دیکھا تو حضرت خدیجہؓ کی یاد آئی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ صحابہؓ سے کہا کہ اگر تم راضی ہو تو یہ ہار بیٹی زینبؓ کو واپس بھیج دوں۔ جو اس کی والدہ کی یادگار ہے۔ تو سب نے رضامندی ظاہر کی ابوالعاص کو رہا کیا گیا تو انہوں نے حضرت زینبؓ کو مدینہ بھیج دیا۔ ابوالعاص اسلام سے متاثر تھے اور یہ اسلام لائے تو پھر انہوں نے اپنے معاملات صاف کر کے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور دوبارہ حضرت زینبؓ سے تجدید نکاح ہوا تو رشتہ دامادی کی لاج رکھنا اور داماد سے شفقت محبت کا سلوک کرنا یہ پیغمبر کا اسوۂ حسنہ ہے۔

## حضور ﷺ بحیثیت تاجر

اگر آپ تاجر ہیں تو بھی حضور ﷺ کی زندگی آپ کے لئے نمونہ ہے کیونکہ آپ نے اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ ملک شام کی طرف تجارت کے لئے چند بار سفر کیا اور پھر کافی تجربہ کے بعد حضرت خدیجہؓ نے جب آپ کی دیانت و امانت کی شہرت سنی تو اس نے پیغام بھیجا کہ آپ میرا مال تجارت شام لے جائیں اور جو معاوضہ میں دوسروں کو دیتی ہوں آپ کو اس کا دو گنا دوں گی۔ تو آپ نے قبول کیا۔ اور اس کے مال کے ذریعہ تجارت کی۔ آپ تجارت میں معاملہ صاف رکھتے تھے اور جھگڑانہ کرتے تھے۔ اس لئے لاکھوں تاجروں میں آپ کا لقب الصادق اور الامین ہو گیا۔ آپ کو صادق امین کہہ کر پکارا جاتا اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا جو تاجر تجارت میں صداقت، دیانت، امانت کا معاملہ کرتا ہے۔ وہ قیامت کے دن انبیاء کے ساتھ جنت میں ہوگا۔

## حضور ﷺ بحیثیت راعی غنم

اگر آپ چرواہے ہیں تو حضور ﷺ کی زندگی نمونہ ہے کیونکہ حضور نے بچپن میں بکریاں بھی چرائی ہیں بلکہ بخاری میں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَرَعَى الْغَنَمَ

کہ ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں جس سے اشارہ تھا کہ اس نبی نے امت کی گلہ بانی کرنی ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا میں نے قریش کی بکریاں چرائی ہیں۔ بھیڑ بکریاں وغیرہ چرانا جانوروں کو پالنا ان کے دودھ سے گزارہ کرنا یہ پیغمبر کا اسوۂ حسنہ ہے۔

## حضور ﷺ بحیثیت خطیب

اگر آپ خطیب و مبلغ ہیں تو حضور ﷺ کی زندگی نمونہ ہے۔ پیغمبر کا خطاب مختصر اور جامع اور پراثر اور موقع و محل کے مناسب ہوتا تھا پھر سادگی ہوتی تھی کبھی منبر پر کبھی زمین کے سادہ فرش پر، کبھی اونٹ کی سواری پر، کبھی صفا پہاڑی پر، پھر خطاب بھی انقلابی ہوتا تھا۔

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی

عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی

پھر خطاب بھی سامعین کے حال کے مناسب ہوتا تھا۔ آپ کے خطاب میں توحید، سنت رسالت قیامت، عبادات و اخلاق کا درس ہوتا تھا۔ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے حضور نے فرمایا: **أُوتِيْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ**. کہ اللہ نے مجھے جامع کلمات دے کر بھیجا ہے۔

## حضور ﷺ بحیثیت معلم

اگر آپ معلم و مدرس ہیں تو حضور کی زندگی نمونہ ہے۔ کہ آپ نے کس طرح شفقت کے ساتھ قرآن و حدیث کی تعلیم دی ہے۔ ابو داؤد کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد نبوی میں پیشاب کیا صحابہؓ اس کو پکڑنے لگے تو حضور نے فرمایا ایسا نہ کرو کیونکہ یہ مسجد کے آداب سے واقف نہیں ہے اگر یہ بھاگا تو ساری مسجد خراب ہو جائے گی اور اگر اس کا پیشاب رک گیا تو اس کو تکلیف ہوگی۔ میں تو آسانی کا درس

دینے آیا ہوں۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہوا تو حضور نے فرمایا اب اس کو لے آؤ تو اب وہ کانپ رہا تھا کہ سزا ملے گی۔ مگر حضور نے شفقت سے تعلیم دی فرمایا بیٹا۔ اِنَّمَا الْمَسَاجِدُ بُنِيَتْ لِلصَّلَاةِ وَذِكْرِ اللَّهِ کہ مسجدیں نماز کے لئے اور ذکر کے لئے ہیں۔ پھر آپ نے حضرت بلال سے کہا کہ اس کو سواری دو اور مال بھی دو۔ جب وہ گھر گیا تو سب کو بلایا اور کہا۔

فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا مِثْلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ جس کو تم ساحر کاہن کہتے ہو میں نے تو اس جیسا شفیق اور مہربان استاد نہیں دیکھا میں نے مسجد میں پیشاب کیا لیکن انہوں نے میرے ساتھ شفقت والا معاملہ کیا تو وہ پورے گھرانے کو لے آیا اور حضور ﷺ کو کہا کہ جیسے مجھے دیوانہ بنایا ان کو بھی کلمہ پڑھاؤ تو وہ سب مسلمان ہو گئے۔

### حضور ﷺ بحیثیت اولاد

اگر آپ کسی کی اولاد ہیں تو حضور ﷺ کی زندگی نمونہ ہے۔ جس نے والدین کو عظمت دی ہے۔ ابن ماجہ میں حضرت ابو امامہ کی روایت ہے کہ حضور نے فرمایا: هُمَا جَنَّتِكَ وَنَارُكَ

یعنی اگر تو ماں باپ کی غلامی کرے گا تو وہ تیرے لئے جنت کا سبب بنیں گے۔ اگر ان کی توہین و نافرمانی کرے گا وہ تیرے لئے جہنم کا ذریعہ ہوں گے۔ روایات میں ہے جب حضرت حلیمہ سعدیہ حضور کو ملنے کے لئے آئی تو حضور ﷺ نے اپنی چادر اس کے

نیچے بچھائی، حضرت حلیمہؓ کی پانی و دودھ سے خدمت کی جب وہ جانے لگی تو حضور ﷺ نے دروازہ تک اس کو پہنچایا۔ سواری پر سوار کیا۔ صحابہؓ نے کہا حضرت یہ بوڑھی عورت کون تھی؟ جس کے لئے آپ نے اتنا اہتمام فرمایا تو آپ نے کہا یہ میری ماں حلیمہ ہے جس نے مجھے دودھ پلایا تھا۔

### حضور ﷺ بحیثیت بھائی

اگر آپ کسی کے بھائی ہیں تو حضور ﷺ کی زندگی نمونہ ہے۔ حضور ﷺ نے بہن کے حقوق کا خیال کیا حدیث میں ہے کہ حضور کی رضاعی بہن بی بی شیماء جب غزوہ طائف کے موقع پر قیدیوں کے ساتھ گرفتار ہو کر آئی، ہاتھوں میں ہتھکڑی، پراگندہ بال، پریشان حال، صحابہؓ سے کہتی ہے کہ مجھے کہاں لے جا رہے ہو تو صحابہؓ نے حضور محمد عربی کی دربار عالیہ میں لے جانے کو کہا تو اس نے کہا محمد عربی کو میرا سلام دو اور کہو کہ آپ کی بہن شیماء تمہارے پاس گرفتار ہو کر آ رہی ہے۔ جو تجھے کندھوں پہ اٹھاتی تھی اور تجھے لوری دیتی تھی اور تیرے ساتھ بکریاں چراتی تھی۔ ایک صحابیؓ نے حضور سے آ کر کہا کہ ایک عورت ہے اور وہ یہ باتیں کر رہی ہے تو حضور ﷺ پریشان ہو کر اٹھے۔ فرمایا یہ میری چادر لے جاؤ میری بہن شیماء کے سر پر رکھو اور اس کو چھوڑ دو اور سارے قیدیوں کو بھی چھوڑ دو۔ آج میں اپنی بہن شیماء کے احسانات کا بدلہ دیتا ہوں ان سب کو معاف کرتا ہوں۔

### حضور ﷺ بحیثیت سالک

اگر آپ صوفی و سالک ہیں اور لوگوں کو ذکر سکھلانے والے ہیں تو حضور ﷺ کی زندگی نمونہ ہے جو پیغمبر، اصحاب صفہ کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھ کر ذکر الہی کرتے ہیں۔ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر ذکر کرنا بھی پیغمبر کا اسوۂ حسنہ ہے۔

### حضور ﷺ بحیثیت مظلوم

اگر آپ مظلوم ہیں تو پیغمبر کی زندگی نمونہ ہے کہ طائف میں اس پیغمبر کا وجود مبارک پتھروں سے زخمی ہوا۔ اور اُحد میں آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ زرہ مبارک ٹکڑے ٹکڑے ہوئی چہرہ مبارک زخمی ہوا۔ پھر بھی آپ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ ان کو ہدایت عطا فرما۔

### حضور ﷺ بحیثیت فاتح

اگر آپ فاتح ہیں تو حضور ﷺ کی زندگی نمونہ ہے جب مکہ فتح ہوا بخاری شریف میں حضرت عروہ بن زبیر کی روایت ہے صحابہ نے کہا اَلْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ. آج بدلے کا دن ہے جنہوں نے پتھر مارے تھے، اوجھڑیاں ڈالی تھیں، کانٹے بچھائے تھے، شعب ابی طالب میں قید کیا تھا، آج ان سے انتقام لیں گے۔ جب حضور ﷺ کے کان مبارک میں یہ آواز پہنچی تو آپ نے فرمایا: اَلْيَوْمُ يَوْمُ الْمَرْحَمَةِ آج خصوصی رحمت و شفقت کا دن ہے اور آپ نے اعلان کر دیا۔ لَا تَشْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ. آج تم کو ہم نے معاف کر دیا ہے۔

آج تمہارے لئے عام معافی کا اعلان کرتا ہوں اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ مَنْ

دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَهُوَ آمِنٌ جو مسجد حرام میں داخل ہو جائے اس کے لئے امان ہے۔ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ۔ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو اس کے لئے امان ہے۔ مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ۔ جو اپنے دروازہ کو بند کرے اس کے لئے امان ہے۔ توفاح کے لئے پیغمبر کے جگر کی وسعت و پیغمبر کا عدل و انصاف اسوۂ حسنہ ہے۔

### حضور ﷺ بحیثیت مہاجر

اگر آپ مہاجر ہیں تو پیغمبر کی زندگی نمونہ ہے۔ جس نے کفر کی تلواروں اور نیزوں کی بارش میں وطن کو چھوڑا لیکن حق کا اعلان کیا اور اللہ سے تعلق جوڑا اور ہجرت کا مقصد بتلایا کہ وطن چھوڑنے سے مقصد دین و اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنا ہے۔ اس سے مقصد صرف زمین کا خطہ و ٹکڑا لینا نہیں ہے۔

### حضور ﷺ بحیثیت حاکم

اگر آپ حاکم، بادشاہ اور فرماں روا ہیں تو عرب و عجم کے فرماں روا کی زندگی نمونہ ہے۔ جس نے مدینہ منورہ کے مرکز میں مختصر عرصہ میں اسلامی حکومت قائم کی اور وہیں بیٹھ کر مسلمانوں کی دینی دنیوی ملی ملکی مذہبی، سیاسی ہدایات جاری کیں۔ دوسرے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت کے خطوط لکھے۔ جس سے بڑے مغرور متکبر بادشاہوں کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا۔ اس شہنشاہ نبوت نے عجیب شان سے عدل سے انصاف سے اخلاق سے حکمرانی کی۔

### حضور ﷺ بحیثیت سپہ سالار

اگر آپ سپہ سالار جرنیل و امیر لشکر ہیں تو حضور ﷺ کی زندگی نمونہ ہے۔ کیونکہ آپ نے چھوٹے چھوٹے غزوات و سرایا و معرکوں میں اکابر صحابہ کو سپہ سالار و امیر لشکر بنایا اور ہدایات جاری کیں اور بڑے بڑے غزوات و معرکے میں خود بنفس نفیس کمان سنبھالی اور قیادت فرمائی تو جہاد کرنا مجاہدین کی صفوں کو تربیت دینا اور جنگی مشقیں سکھانا یہ پیغمبر کا اسوۂ حسنہ ہے۔

### حضور ﷺ بحیثیت قاضی

اگر آپ قاضی و مفتی ہیں تو حضور ﷺ کی زندگی نمونہ ہے۔ کہ آپ شفقت سے سوال کرنیوالوں کے سوالات کے جوابات دیتے تھے اور لوگوں کے جھگڑوں میں قرآن و حدیث کے مطابق فیصلہ کرتے تھے۔ جس میں عدل و انصاف کا پیمانہ نظر آتا تھا۔ افراط و تفریط ظلم و زیادتی نہ ہوتی تھی۔ آپ کا دارالافتاء و دارالقضاء گھر بھی ہوتا تھا۔ مسجد بھی ہوتی تھی۔ جس وقت کوئی ضرورت مند آتا تو پیغمبر اس کا مسئلہ حل فرماتے تھے۔ اب میں آپ کو احادیث کی روشنی میں حضور ﷺ کی سیرت بتلاتا ہوں حضرت حسینؑ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے تین سوال حضور ﷺ کی سیرت کے بارے میں کئے۔

حضور ﷺ کا عمل..... گھر میں تین کام:

شمال ترمذی میں ہے سَأَلْتُ أَبِي عَنْ دُخُولِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ میں نے اپنے والد حضرت علیؑ سے سوال کیا کہ حضور ﷺ جب گھر تشریف لے جاتے تو گھر میں آپ کا طریقہ و کیفیت کیا ہوتی تھی؟ تو حضرت علیؑ نے کہا

كَانَ إِذَا أَوَىٰ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ جَزَاءَ دُخُولِهِ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْءٌ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَجُزْءٌ لَهَا هَلِهِ وَجُزْءٌ لِنَفْسِهِ ثُمَّ جُزْءٌ جُزْءٌ هَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَيُرَدُّ ذَالِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ وَلَا يَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا.

کہ جب حضور ﷺ گھر آتے تو وقت کو تین حصوں میں تقسیم کرتے۔

### پہلا حصہ

اللہ کی عبادت میں خرچ کرتے کیونکہ انسان پر رب کا حق بھی ہے۔ یعنی نماز پڑھنا، ذکر کرنا، دُعا کرنا، یہی شب بیداری ہوتی تھی۔ جسمیں رب کو راضی کرتے رب سے مانگتے۔

### دوسرا حصہ

گھر والوں کے حقوق ادا کرنے میں خرچ کرتے یعنی گھر والوں سے باتیں کرتے، ان سے ہنسی دل لگی کرتے، ان کے احوال معلوم کرتے، ان کی خبر گیری کرتے کہ تمہارا دن کیسے گزرا کیونکہ انسان پر اہل و عیال کا بھی حق ہے۔

### تیسرا حصہ

اپنی ذات کے لئے نکالتے جس میں آپ راحت و آرام کرتے کیونکہ

انسان پر اپنے نفس کا بھی حق ہے۔ پھر جو حصہ اپنے لیے نکالتے اس کو پھر دو حصوں پر تقسیم کرتے۔ ایک حصہ میں آرام کرتے اور دوسرے حصہ میں لوگوں کے احوال معلوم کرتے وہ اس طرح کہ خاص صحابہ کرام جو اس وقت حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے ان کے ذریعے عوام تک نفع کی باتیں پہنچتیں۔ اور حضور ان کو ہر قسم کا دینی و دنیوی نفع پہنچاتے اور منافع سے کوئی چیز ان سے روک نہ رکھتے بلکہ ہر نفع بلا دریغ ان تک پہنچاتے۔ پھر حضرت علیؑ نے فرمایا۔ شمال ترمذی میں ہے۔

وَكَانَ مِنْ سِيرَتِهِ فِي جُزْءِ الْأُمَّةِ إِثَارُ أَهْلِ الْفَضْلِ بِأَذْنِهِ وَقَسَمَهُ عَلَى قَدْرِ فَضْلِهِمْ فِي الدِّينِ فَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَةِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَتَيْنِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَوَائِجِ فَيَتَشَاغَلُ بِهِمْ وَيَشْغَلُهُمْ فِيمَا يُصْلِحُهُمْ وَالْأُمَّةُ مِنْ مَسْئَلَتِهِمْ عَنْهُ وَإِخْبَارُهُمْ بِالَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ.

یعنی اس وقت میں آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آنے والوں میں سے اہل فضل یعنی اہل علم و عمل کو اجازت دینے میں ترجیح دیتے تھے اور ان کے فضل دینی کے اعتبار سے ان پر تقسیم کرتے تھے۔ بعض اپنی ایک ضرورت کے لئے آتے اور بعض دو ضرورتیں اور بعض تین اور بعض زیادہ ضرورتیں لے کر آتے تو حضور ان سب کی ضروریات کو پورا کرتے تھے اور پھر ان کو ان کاموں میں مشغول کرتے تھے جو ان کے لئے اور تمام امت کی اصلاح کے لئے مفید ہوتے۔ جیسے دینی امور کے سلسلہ میں سوالات کرنا اور ان کے مناسب جوابات دینا پھر حضور ان موجود لوگوں کو فرماتے

لِيُبَلِّغُ الشَّاهِدَ مِنْكُمْ الْغَائِبَ کہ تم میں سے جو موجود ہیں ان علوم و معارف اور اصلاحی باتوں کو ان تک پہنچادیں۔ جو موجود نہیں ہیں پھر حضور فرماتے:

أَبْلِغُونِي حَاجَةً مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ ابْلَاغَهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَبْلَغَ سُلْطَانًا حَاجَةً مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ ابْلَاغَهَا ثَبَتَ اللَّهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

کہ جو شخص کسی عذر یا شرم یا رعب کی وجہ سے اپنی ضرورت کا اظہار نہیں کر سکا۔ تو اس کی ضرورت مجھ تک پہنچادو کیونکہ جو ضرورت مند کی ضرورت بادشاہ تک پہنچاتا ہے تو قیامت کے دن اللہ اس کو ثابت قدم رکھے گا۔ پھر فرمایا۔

لَا يُذَكِّرُ عِنْدَهُ إِلَّا ذَلِكَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ غَيْرُهُ.

کہ حضور ﷺ کی اس خصوصی وقت کی محفل میں ایسی ہی ضروری اور مفید باتوں کا تذکرہ ہوتا تھا اور اس کے علاوہ دوسری فضول باتیں نہیں ہوتی تھیں۔ پھر فرمایا يَدْخُلُونَ رُؤَا دًا وَلَا يَفْتَرِقُونَ إِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ کہ صحابہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں اس وقت کے اندر دینی امور کے طالب بن کر آتے اور بغیر چکھنے کے واپس نہ جاتے یعنی جو دنیوی چیز ہوتی وہ بھی حضور دیتے اور تقسیم فرماتے اور دینی مسائل بھی بتلاتے۔ پھر فرمایا کہ وَيَخْرُجُونَ أَدْلَةً يَعْنِي عَلَى الْخَيْرِ

کہ صحابہ اس وقت کی مجلس سے ہدایت و خیر کے مشعل و راہنما بن کر نکلتے تھے جو علوم حاصل فرماتے وہ دوسروں کو پہنچاتے تھے۔

حضور ﷺ کا عمل..... گھر سے باہر گیارہ کام

حضرت حسینؑ فرماتے ہیں۔

فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَخْرَجِهِ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ.

کہ حضور ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو پھر آپ کا طرز و طریقہ و کیفیت کیسی ہوتی تو حضرت علیؑ نے گیارہ چیزیں ذکر کیں۔

### پہلا کام

فرمایا۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْزِنُ لِسَانَهُ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ.

کہ حضور اپنی زبان مبارک کو محفوظ فرماتے بے فائدہ اور فضول بات نہ کرتے بلکہ آپ کی زبان سے ضروری اور مفید بات نکلتی۔

### دوسرا کام

وَيَوْلِيهِمْ وَلَا يُنْفِرُهُمْ

جو لوگ آپ کے پاس آتے آپ ان کی تالیف قلب فرماتے اور ان کو مانوس کرتے ایسی بات نہ کرتے کہ جس وجہ سے ان کو نفرت اور وحشت ہو۔

### تیسرا کام

وَيُكْرِمُ كَرِيمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُؤَلِّيهِ عَلَيْهِمْ

ہر قوم کے بڑے سردار اور معزز کی عزت کرتے اور ان کے ساتھ اکرام و احترام والا معاملہ کرتے بلکہ اپنی طرف سے اس کو قوم کا سردار فرمادیتے تھے۔ تاکہ وہ اسلام کی

طرف مائل ہو پھر اس کی وجہ سے قوم بھی مائل ہو کیونکہ اصل مقصود اسلام کی دعوت تھی۔

### چوتھا کام

وَيُحَذِّرُ النَّاسَ. لوگوں کو دینی و دنیاوی نقصان دینے والی چیزوں سے اور عذاب الہی سے ڈراتے۔

### پانچواں کام:

وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَطْوِي عَلَى أَحَدٍ مِنْهُ بِشْرَهُ وَلَا خُلُقَهُ اور حضور ﷺ خود بھی لوگوں کو تکلیف اور نقصان پہنچانے سے اپنی حفاظت فرماتے مگر اس احتیاط کے باوجود بھی کسی سے اپنی خندہ پیشانی اور خوش خلقی نہیں ہٹاتے تھے۔

### چھٹا کام

وَيَتَفَقَّدُ أَصْحَابَهُ وَيَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيَقْوِيهِ وَيُقَبِّحُ الْقَبِيحَ وَيُوهِّئِهِ.

حضور ﷺ اپنے دوستوں کی خبر گیری کرتے اور لوگوں کے حالات معلوم کر کے ان کی اصلاح فرماتے۔ پھر اچھی بات کی تحسین فرماتے جس سے اس کو تقویت ملتی اور بری بات کی برائی بتلا کر اس کو زائل فرماتے اور اس بات سے روک دیتے تھے۔

### ساتواں کام

مُعْتَدِلُ الْأَمْرِ غَيْرٌ مُخْتَلِفٍ. ہر کام میں اعتدال اور میانہ روی فرماتے۔ آپ کی بات

میں اختلاف نہ ہوتا کڑ بڑ نہ ہوتی کہ کبھی کچھ کہہ دیا اور کبھی کچھ کہہ دیا ایک ہی بات ہوتی۔

### آٹھواں کام

وَلَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ أَنْ يَغْفُلُوا وَيَمْلُؤُوا لُغُومًا لِكُلِّ نَفْسٍ مِّنْهُمْ مَّا نَسُوا لِيَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيهِنَّ ذَلِيلًا مِّنْ أَعْيُنِنَا وَسَيُنَادِيهِمْ فِي ذُنُوبِهِمْ وَأَسْرَارُهُمْ هِيَ شَرٌّ لَّكَافِرِينَ

فرماتے کیونکہ یہ خوف ہوتا کہ وہ غافل ہو جائیں گے اور دین سے اکتا جائیں گے۔  
اس لئے ہر وقت لوگوں کی اصلاح کرتے رہتے۔

### نواں کام

لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهُ عِتَادٌ لَا يَقْصِرُ عَنِ الْحَقِّ وَلَا يُجَاوِزُهُ.

ہر کام کے لئے آپ کے ہاں ایک خاص انتظام ہوتا حق کے معاملہ میں نہ کبھی کوتاہی کرتے اور نہ تجاوز کرتے۔

### دسواں کام

الَّذِينَ يَلُونَهُ مِنَ النَّاسِ خِيَارُهُمْ

جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والے ہوتے وہ لوگوں میں سے بہترین افراد ہوتے تھے۔ یہ نبی سے فیض و علوم حاصل کرنے کا ثمرہ تھا۔

### گیارہواں کام

أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ أَعْمَهُمْ نَصِيحَةً وَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَحْسَنُهُمْ

مُؤَاَسَاةٌ وَمُؤَاَزَرَةٌ.

حضور ﷺ کے نزدیک افضل وہ ہوتا تھا جس کی خیر خواہی عام ہوتی تھی کہ وہ ہر انسان سے بھلائی کرتا تھا اور حضور کے نزدیک بڑے رتبے والا وہی ہوتا تھا جو مخلوق خدا کی ہمدردی اور مدد زیادہ کرتا تھا۔

### حضور ﷺ کا عمل..... مجلس میں سات کام

حضرت حسینؓ فرماتے ہیں۔ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَجْلِسِهِ. کہ میں نے حضرت علیؓ سے سوال کیا کہ آپ کی مجلس کا طرز و طریقہ و کیفیت کیا تھی تو آپ نے سات چیزیں ذکر کیں۔

#### پہلا کام

فرمایا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ لَا يَقُومُ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَلَى ذِكْرِ

کہ آپ کی نشست و برخاست یعنی مجلس میں بیٹھنا اور اٹھنا سب اللہ کے ذکر کے ساتھ ہوتا۔ جب مجلس میں بیٹھتے تو اللہ کا ذکر کرتے جب اٹھتے تب بھی اللہ کا ذکر ہوتا۔

#### دوسرا کام

وَإِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهَى بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَأْمُرُ بِذَلِكَ.

جب حضور ﷺ کسی مجلس میں جاتے تو جہاں جگہ ملتی وہاں بیٹھ جاتے آپ لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جاتے تھے اور لوگوں کو بھی یہی حکم فرماتے کہ جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جایا کرو۔ یہ بات ہے کہ جہاں حضور بیٹھ گئے صدر مجلس بن گئے اور حاضرین سامعین و موجودین کا رخ اور توجہ آپ کی طرف ہو جاتی۔

### تیسرا کام

يُعْطَى كُلُّ جُلْسَانِهِ بِنَصِيْبِهِ لَا يَحْسِبُ جَلِيْسُهُ اِنَّ اَحَدًا اَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْهُ.  
حضور ﷺ ہر مجلس میں بیٹھنے والے کا حق ادا فرماتے یعنی بات چیت کرنا بشاشت و مسرت سے پیش آنا جس کا جتنا استحقاق ہوتا آپ پورا فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس ہر بیٹھنے والا یہ خیال کرتا اور سمجھتا کہ حضور ﷺ نے سب سے زیادہ میرا کرام کیا ہے اور آپ کی مجھ سے محبت و اُلفت ہے۔

### چوتھا کام

مَنْ جَالَسَهُ اَوْ فَاوَضَهُ فِي حَاجَةٍ صَابِرَةً حَتَّى يَكُوْنَ هُوَ الْمُنْصَرِفُ عَنْهُ  
جو حضور ﷺ کے ساتھ آ کر بیٹھ جاتا یا کسی کام میں آپ کی طرف رجوع کرتا تو حضور ﷺ اس کے ساتھ بیٹھے رہتے یہاں تک کہ وہ خود اٹھنے کی ابتدا کرے جب وہ اٹھ کر چلتا تو حضور ﷺ بھی اٹھ جاتے۔

### پانچواں کام

وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهَا إِلَّا بِهَا أَوْ بِمِيسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ  
بَسْطَهُ وَخُلِقَهُ فَصَارَ لَهُمْ أَبَا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً.  
جب کوئی ضرورت مند آپ سے کوئی چیز طلب کرتا تو حضور ﷺ اس کو وہ چیز عطا  
فرماتے اور اگر وہ چیز نہ ہوتی تو نرمی سے جواب فرماتے آپ کی یہ خندہ پیشانی و خوش  
خلقی تمام لوگوں کے لئے عام تھی۔ اس لئے آپ اس شفقت کی وجہ سے تمام مخلوق کے  
باپ ہو گئے اور تمام مخلوق حقوق میں آپ کے نزدیک برابر تھی۔

### چھٹا کام

مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ عِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ وَلَا  
تُؤْبَنُ فِيهِ الْحَرَمُ وَلَا تُنْشَى فَلَئِنَّهُ

آپ کی مجلس شرافتوں کا مجموعہ تھی یعنی آپ کی مجلس علم اور حیا اور صبر اور  
امانت جیسی چیزوں کے ساتھ مزین تھی۔ آپ کی مجلس میں یہ چیزیں ہوتیں اور لوگ  
ان چیزوں کو حاصل کرتے آپ کی مجلس میں شور و شغب نہ ہوتا اور نہ اس مجلس میں کسی  
کی عزت دری کی جاتی اور اس مجلس میں کسی سے لغزش ہو جاتی تو اس کو پھیلا یا نہ جاتا  
اس کی تشہیر نہ ہوتی بلکہ عیوب کو چھپایا جاتا۔

### ساتواں کام

مُتَعَادِلِينَ يَتَفَاضَلُونَ فِيهِ بِالتَّقْوَى مُتَوَاضِعِينَ يُوقِرُونَ فِيهِ الْكَبِيرَ  
وَيَرْحَمُونَ فِيهِ الصَّغِيرَ وَيُؤْتِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ

مجلس والوں کی چھ صفتیں ذکر کیں ہیں۔ ایک یہ کہ سب برابر شمار ہوتے تھے کسی کی بڑائی حسب و نسب کی وجہ سے نہ ہوتی بلکہ ایک دوسرے پر فضیلت و عظمت تقویٰ کی وجہ سے تھی۔ دوسری یہ کہ سب ایک دوسرے سے تواضع کے ساتھ پیش آنے والے تھے۔ تیسری یہ کہ بڑے کی تعظیم کرتے تھے۔ چوتھی یہ کہ چھوٹوں پر شفقت کرتے تھے۔ پانچویں یہ کہ ضرورت مند کو ترجیح دیتے تھے۔ چھٹی یہ کہ مسافر آدمی کی خبر گیری کرتے تھے۔ اس روایت میں پیغمبر کے عادات و اخلاق کریمانہ و سیرت شریفانہ کا ذکر ہوا ہے۔ اب دوسری روایت بھی سنیں جس سے پیغمبر کے اخلاق کی مزید جھلکیاں آپ معلوم کر سکیں گے۔ اس میں حضرت حسینؑ فرماتے ہیں کہ

سَأَلْتُ أَبِي عَنْ سِيْرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُلْسَاءِ هِ  
کہ میں نے اپنے والد حضرت علیؑ سے حضور ﷺ کی سیرت کے متعلق سوال کیا کہ پیغمبر کا اپنے اہل مجلس کے ساتھ طرز و طریقہ کیسا تھا تو حضرت علیؑ نے بیس چیزوں کا ذکر کیا ہے۔

## حضور ﷺ کی سیرت کی بائیس جھلکیاں

### پہلی جھلک

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ دَائِمَ الْبَشْرِ

کہ آپ کا چہرہ ہمیشہ خوش نظر آتا تھا۔ آپ کے چہرہ پر نورانی کیفیت ہوتی آپ کا چہرہ مسکراتا چمکتا دمکتا ہوا ہوتا۔ آپ کے چہرے پر مسرت کی سرخی ہوتی جیسا کہ دوسری

روایت میں ہے۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا  
 آپ کے چہرے پر تبسم اور مسکراہٹ کی کیفیت ہوتی مسلمان جب آپس میں ملیں تو  
 چہروں پر بشارت ہونی چاہئے۔

### دوسری جھلک

فرمایا۔ سَهْلَ الْخُلُقِ.

آپ خوش خلقی کے ساتھ متصف تھے۔ آپ کے اخلاق حسنہ کی نظیر نہیں ملتی۔

### تیسری جھلک

فرمایا۔ لَيْنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفِظٍ وَلَا غَلِيظٍ

آپ نرم مزاج تھے، نہ آپ کی زبان میں سختی تھی اور نہ دل سخت تھا۔

شمال ترمذی میں ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ

عَشْرَ سِنِينَ كَمَا فِي دَسِّ سَالِ حَضْرَتِ كِي خَدَمْتُ كِي۔

فَمَا قَالَ لِي أُفٍ قَطُّ وَمَا قَالَ لِي بِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتُهُ وَلَا

بِشَيْءٍ تَرَكَتُهُ لَمْ تَرَكَتُهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا

یعنی حضور ﷺ نے مجھے اف تک نہیں کہی اور نہ کسی کام کرنے پر فرمایا کہ یہ

کام کیوں کیا اور نہ کسی کام نہ کرنے پر مجھے کہا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا۔ حضور ﷺ

اخلاق میں تمام دنیا سے بہتر تھے بلکہ دوسری روایت میں ہے حضرت انسؓ فرماتے

ہیں۔

مَا قَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حضور ﷺ نے اتنی مدت میں نہ مجھے جھڑکا، نہ مجھے مارا اور نہ مجھے سخت الفاظ کہے۔  
شمال ترمذی میں ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

لَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَغْفُوا وَيَصْفَحُ  
کہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے بلکہ معاف کر دیتے۔

### چوتھی جھلک

وَلَا سَخَابٍ

آپ چلا کر نہ بولتے تھے آپ کے بولنے میں بھی وقار تھا۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے  
وَلَا سَخَابًا فِي الْأَسْوَاقِ. کہ حضور بازار میں چلا کر بات نہ کرتے بلکہ وقار سے  
بات کرتے۔

### پانچویں جھلک

وَلَا فَحَاشٍ.

آپ فحش گوئی کرنے والے نہ تھے۔ حضرت عائشہؓ کی روایت میں ہے  
لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا. کہ حضور ﷺ طبعاً بھی فحش بات نہ کرتے اور  
بات تکلف بھی فحش بات نہ کرتے تھے۔

### چھٹی جھلک

وَلَا عِيَابٍ

آپ کسی کے عیب نہ نکالتے۔ عیب گیری نہ کرتے۔ دوسروں کے عیوب کو نہ پکڑتے۔

ساتویں جھلک

وَلَا مُشَاحٍ

اس کے تین معانی ہیں۔ پہلا معنی کہ آپ کسی کی تعریف میں حد سے زیادہ مبالغہ نہ کرتے جیسے آج کا ماحول خوشامد کے لئے بڑھا چڑھا کر کسی کی تعریف کرنا اس سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ دوسرا معنی حد سے زیادہ مذاق کرنے والے نہ تھے البتہ کبھی دل لگی کی بات کر لیتے تھے۔ تیسرا معنی آپ بخیل نہ تھے۔ آپ کی علمی و مالی سخاوت بے مثال تھی۔

آٹھویں جھلک

يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِيُ.

اگر آپ کو کوئی چیز ناپسند ہوتی تو آپ ایسی بات سے اعراض کر لیتے گویا سنی ہی نہیں۔ اس کی طرف التفات و توجہ نہ کرتے۔

نویں جھلک

وَلَا يُؤَيِّسُ مِنْهُ وَلَا يُجِيبُ فِيهِ.

اگر دوسرے کی کوئی خواہش حضور ﷺ کو پسند نہ ہوتی تو اس کو مایوس بھی نہ کرتے تھے

اور اس سے وعدہ بھی نہ فرماتے تھے۔

### دسویں جھلک

قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثِ الْمَرَآءِ وَالْأَكْبَارِ وَمَا لَا يَعْنِيهِ.

حضور ﷺ نے تین چیزوں سے اپنے آپ کو بالکل علیحدہ اور دور کر رکھا تھا۔ ایک جھگڑا، دوسرا تکبر کرنا، تیسرا فضول اور بیکار باتیں کرنا۔ یہ پیغمبر کی سیرت ہے اس کو اپناؤ مگر آج دنیا ان فتنہ چیزوں میں مشغول نظر آتی ہے۔

### گیارہویں جھلک

وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ كَانَ لَا يَذُمُّ أَحَدًا وَلَا يُعِيبُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ

حضور ﷺ نے تین باتوں سے لوگوں کو بچا رکھا تھا ایک یہ کہ کسی کی مذمت نہ کرتے تھے۔ دوسرا یہ کہ کسی کو عیب نہ لگاتے تھے۔ تیسرا یہ کہ کسی کے عیب کو تلاش نہ کرتے تھے۔

### بارہویں جھلک

وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِي مَآرَجِ ثَوَابِهِ

حضور ﷺ کی کلام اور گفتگو وہ ہوتی جس پر اجر و ثواب ملتا جیسے اللہ کا ذکر ہے تسبیح و تحمید ہے۔ بھلائی کی دعوت ہے برائی سے روکنا ہے۔

### تیرہویں جھلک

وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاءَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُسِهِمُ الطَّيْرُ فَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا.

جب حضور ﷺ گفتگو کرتے تو مجلس کے حاضرین صحابہ کرام اس طرح گردن جھکا کر بیٹھتے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یعنی ذرہ برابر بھی حرکت نہ ہوتی تھی کیونکہ تھوڑی حرکت سے بھی پرندہ اڑ جاتا ہے۔ مقصد یہ کہ پوری توجہ سے بات سنتے پھر جب آپ خاموش ہوتے تو صحابہ کرام کلام کرتے۔ حضور ﷺ کی گفتگو کے دوران کوئی گفتگو نہ کرتا بلکہ پوری توجہ سے بات سنتے۔ اگر کسی کو بولنا ہوتا تو بعد میں آپ سے بات کرتے یہ پیغمبر کی سیرت ہے اور مجلس کے آداب سے ہے۔ اسی طرح قرآن و حدیث کو سنو کہ تمہاری مکمل توجہ ہو۔

### چودھویں جھلک

لَا يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ.

حضور ﷺ کی موجودگی میں آپ کی بات میں کوئی نزاع نہ کرتا۔

### پندرہویں جھلک

وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ انصتوا له حتى يفرغ.

جب کوئی شخص بات کرتا تو اس کے بات کرنے تک سب صحابہ خاموش رہتے۔ یہاں تک کہ وہ بات سے فارغ ہو جاتا۔

سولہویں جھلک

حَدِيثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيثٌ اَوْلِيَهُمْ

حضور ﷺ مجلس میں ہر شخص کی بات توجہ سے سنتے ایسے جیسے پہلے شخص کی گفتگو توجہ کے ساتھ سنی جاتی ہے یعنی آپ کی مجلس ان مجالس کی طرح نہ ہوتی کہ ابتداء میں توجہ تام ہوتی اور پھر کچھ دیر کے بعد آدمی اکتانا شروع ہو جائے بلکہ آپ کی مجلس میں ابتدا سے لے کر آخر تک ہر ایک کی بات پوری توجہ سے سنی جاتی۔

سترہویں جھلک

يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ

جس بات سے لوگ ہنستے حضور ﷺ بھی تبسم فرماتے روکھاپن نہیں تھا۔ بلکہ احباب کے ساتھ گھل مل کر رہتے تھے۔

اٹھارہویں جھلک

وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ

جس سے لوگ تعجب کرتے تو آپ اس تعجب میں شریک ہو جاتے یہ نہیں کہ چپ چاپ بالکل الگ تھلگ ہوں بلکہ احباب مجلس کے ساتھ شریک ہوتے۔

انیسویں جھلک

وَيَصْبِرُ لِلْغُرَيْبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْئَلَتِهِ

اگر کوئی اجنبی مسافر آدمی بدوی دیہاتی آداب سے غیر واقف، سخت گفتگو کرتا یا کسی چیز کے مانگنے پر بد تمیزی کا مظاہرہ کرتا تو آپ صبر فرماتے جیسا کہ بخاری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک بدوی آیا حضور ﷺ کی چادر سے پکڑ کر اتنی زور سے کھینچا کہ گردن پر نشان پڑ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا کہتا ہے کہنے لگا بیت المال کے مال سے مجھے مال دو، غلہ اونٹوں پر لدو ادو۔ یہ مال تمہارا نہیں، نہ تمہارے باپ کا ہے یہ بیت المال کا مال ہے۔ ہمارا مال ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ فَتَبَسَّمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. مسکرائے اور فرمایا اس کو مال دو اور غلہ اس کو لدو ادیا۔

### بیسویں جھلک

يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَارْفُدُوهُ.

آپ تاکید فرماتے تھے کہ اگر کسی ضرورت مند، طالب حاجت کو دیکھو تو اس کی امداد کیا کرو۔

### اکیسویں جھلک

وَلَا يَقْبَلُ الشَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِيٍّ.

اگر کوئی حضور ﷺ کی تعریف کرتا تو آپ اس کو گوارا نہ فرماتے۔ البتہ اگر بطور شکر یہ اداء احسان کے لئے کوئی آپ کی تعریف کرتا تو آپ خاموش ہو جاتے کیونکہ احسان کا

شکر یہ ادا کرنا ایک فرض منصبی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو قبول کر لیتے۔

### بائیسویں جھلک

وَلَا يَقْطَعُ عَلَىٰ أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتَّىٰ يَجُوزَ فَيَقْطَعَهُ بِنَهْيِ أَوْ قِيَامِ.

آپ کسی گفتگو کو کاٹتے نہ تھے کہ دوسروں کی گفتگو کے درمیان اپنی بات شروع کر دیں اس طرح نہ کرتے تھے۔ البتہ اگر کوئی شخص حد سے تجاوز کرتا تو پھر حضور ﷺ اس کو روک دیتے تھے اور اس کی بات کو قطع کر دیتے یا حضور اس مجلس سے خود اٹھ کر تشریف لے جاتے تھے۔ یہ بھی پیغمبر کی سیرت ہے کہ اگر طاقت ہے تو اس کو روک دو۔ ورنہ اس مجلس سے اٹھ جاؤ۔ پیغمبر کی سیرت کا ہر گوشہ نرالا ہے۔ پیغمبر نے ہمیں زندگی کا ہر انداز سکھایا ہے لیکن آج ربیع الاول میں چراغاں، روشنیاں، جھنڈیاں، جلوس روضہ کی شبیہ یہ رسم و رواج خرافات و بدعات کی جاتی ہیں جو کہ سراسر غلط ہیں۔

### حضور ﷺ کا چلنا کیسا تھا

حضرت علیؑ کہتے ہیں۔ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ. کہ جب حضور ﷺ چلتے تو قدم قوت سے اٹھاتے یعنی پاؤں گھسیٹ کر نہیں چلتے تھے۔ یہ زنانہ چال ہے۔ آپ مردانہ چال چلتے پھر آگے کی طرف جھک کر چلتے گویا کہ پستی کی طرف چل رہے ہیں۔ سینہ تان کر نہ چلتے یہ متکبرانہ چال ہے۔

### حضور ﷺ کی عبادت کیسی تھی

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ .  
 آپ اتنی نماز پڑھتے کہ پاؤں پر ورم آجاتی تو کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول  
 آپ تو مغفور ہیں۔ اللہ نے آپ کے لئے مغفرت کی بشارت دے دی ہے تو فرمایا۔  
 أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا . کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔  
 ہم سے یہ تو نہیں ہو سکتا کم از کم فرض نمازوں کی تو پابندی کریں۔

### حضور ﷺ کی توجہ کیسی تھی

شمال ترمذی میں حضرت علیؓ کی روایت ہے فرمایا إِذَا التُّفَّتِ إِذَا التُّفَّتِ مَعًا .  
 جب آپ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے بدن سے پھر کر متوجہ ہوتے۔

### حضور ﷺ کی نگاہ کی کیفیت کیسی تھی

حضرت ہند بن ابی ہالہ کی روایت ہے فرمایا۔ خَافِضُ الطَّرْفِ . آپ کی  
 نگاہ نیچے ہوتی۔ نَظْرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ نَظْرِهِ إِلَى السَّمَاءِ . آپ کی نگاہ  
 بنسبت آسمان کے زمین کی طرف زیادہ رہتی تھی۔ اس میں عاجزی بھی ہے اور نگاہ کی  
 حفاظت بھی ہے۔ اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ راستہ کے تین حق ہیں۔ ایک ہے  
 غَضُّ الْبَصَرِ . کہ نگاہ نیچی ہو۔ غلط نگاہ سے آنکھ کو بچاؤ۔ وہ پیر صحیح نہیں ہے جو مردوں  
 عورتوں کے جھرمٹ میں بیٹھتا ہے۔ عورتوں کو بے پردہ دیکھتا ہے۔ مسند احمد میں  
 حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے ایک مرتبہ عبداللہ ابن مکتوم نابینا صحابی آئے تو حضور  
 ﷺ نے عائشہؓ و حفصہؓ سے کہا پردہ کرو۔ کہنے لگیں حضرت یہ تو نابینا ہے۔ ہمیں نہیں

دیکھ رہا تو فرمایا۔ اَفَعَمِيََا وَ اِنْ اَنْتُمْآ۔ کہ تم تو نابینا بنی نہیں ہو۔ اس لئے مرد و عورت دونوں نگاہ کی حفاظت کریں۔ دوسرا فرمایا۔

اِمَا طَةُ الْاِلَادِي عَنِ الطَّرِيقِ اِگر کوئی تکلیف دینے والی چیز ہے گندگی ہے یا خاردار ٹہنی یا پتھر روڑا ہے۔ اس کو ہٹانا۔ تیسرا فرمایا وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنْ عَرَفَتْ اَوْ مَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔ ہر مسلمان کو سلام کہو اس کو تم پہچاننا یا نہ تمہارا واقف ہے یا نہیں۔

### حضور ﷺ کا دیکھنا کیسا ہوتا؟

ہند بن ابی ہالہ کی روایت ہے فرمایا۔ جُلُّ نَظْرِہِ الْمَلَا حَظَّة۔ آپ کی عادت آنکھ کے گوشہ سے دیکھنے کی ہوتی کیونکہ آپ انتہائی حیا و شرم کی وجہ سے پوری آنکھ بھر کر نہ دیکھتے تھے۔

### حضور ﷺ کی صحابہ کے ساتھ چلنے کی کیفیت کیا تھی؟

فرمایا يَسُوْقُ اَصْحَابَهُ۔ کبھی حضور ﷺ سائق ہوتے کہ صحابہؓ کو آگے کر دیتے اور آپ پیچھے چلتے تھے۔ اور کبھی حضور صحابہؓ کے آگے بھی ہوتے۔ راہنمائی کے لئے اور تواضع کے اظہار کے لئے کبھی پیچھے چلتے۔

### حضور ﷺ کا ملنا کیسے تھا؟

جب کسی کو ملو سلام کہو۔ یہ پیغمبر کی سیرت ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں فرمایا۔ يَدُّ مَنْ لَقِيَ

بِالسَّلَامِ کہ حضور جس سے ملتے تو ابتداً سلام سے کرتے تھے آپ نے فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ سلام کو پھیلاؤ بڑا چھوٹے کو چلنے والے بیٹھنے والے کو سوار پیادہ کو سلام کہے۔

### حضور ﷺ کی سخاوت کیسے تھی؟

فرمایا اَجُودُ النَّاسِ صَدْرًا کسی کے سینہ میں اتنی سخاوت نہ تھی جتنی آپ سخی تھے۔ ایک شخص پیغمبر کی خدمت میں آیا۔ حضور ﷺ نے اس کو چالیس بکریاں دیں تو وہ اپنی قوم کے پاس گیا کہنے لگا میری قوم اسلام قبول کرو کیونکہ محمد ﷺ اتنے کھلے دل سے عطا کرتے ہیں کہ جس سے کسی کو مفلسی کا ڈر بھی نہیں رہتا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں۔ مَأْسِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ قَطُّ فَقَالَ لَا کہ حضور سے جب کسی نے مانگا تو آپ نے انکار نہیں کیا اور حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ أَجُودَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. ہوا اتنی تیز نہ چلتی تھی جتنی حضور ﷺ کی سخاوت تیز ہوتی تھی۔

### حضور ﷺ کا خوف خدا کیسے تھا؟

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ساری رات حضور ﷺ نے اِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ کی آیت پڑھتے پڑھتے روتے روتے گزار دی۔ بخاری شریف میں ہے حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اِقْرَأْ عَلَيَّ مجھے قرآن سناؤ۔ میں نے کہا آپ پر تو قرآن اتارا گیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا اِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي. میں دوسرے سے قرآن کا سننا پسند کرتا ہوں۔ تو میں نے سورۃ نساء کی آیات پڑھیں جب اس آیت پر

پہنچا۔ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا جس میں قیامت کا حال تھا۔ توفالْتَفْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرَفَانِ میں نے دیکھا حضور ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سینہ مبارک سے رونے کی وجہ سے ایسی آواز نکل رہی تھی۔ جیسے ہانڈی کے جوش مارنے کی آواز ہوتی ہے۔

### حضور ﷺ کا توکل کیسا تھا؟

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضور نے ایک مجزوم کوڑھ کی بیماری والے کا ہاتھ پکڑا اور اس کے ساتھ مل کر ایک رکابی میں کھانا کھایا۔ اور کہا میرا اللہ پر بھروسہ ہے۔

### حضور ﷺ نے مساوات کا درس کیسے دیا؟

سفر و حضر میں حضور ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ کام کر رہے ہیں کبھی آپ جنگل سے لکڑیاں لارہے ہیں کبھی مسجد نبوی کی تعمیر میں صحابہ کے ساتھ مزدور کی حیثیت سے برابر کے پتھر اٹھا رہے ہیں۔

### حضور ﷺ کی غریبوں سے محبت کیسی تھی؟

حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے غریبوں میں تلاش کرو کیونکہ تمہیں اللہ کا رزق اور اللہ کی مدد ان غریب مسلمانوں کی وجہ سے ملتی ہے۔

## حضور ﷺ کا یتیموں سے تعلق کیسا تھا؟

بخاری شریف میں حضرت سہل بن سعد کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا جو یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرے گا ان بالوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا اور فرمایا۔ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ جس طرح یہ دو انگلیاں قریب ہیں اسی طرح یتیم کی کفالت کرنے والا میرے قریب ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ عید کے دن عید گاہ جا رہے تھے۔ ایک یتیم بچہ رو رہا تھا تو حضور ﷺ نے وجہ پوچھی کہنے لگا میرا والد نہیں جو مجھے بازار سے عمدہ کپڑے لا کر دیتا اور والدہ نہیں جو مجھے غسل دے کر کپڑے پہناتی، سرمہ لگاتی تو حضور نے فرمایا بیٹا پریشان نہ ہو۔ اِنَّ مُحَمَّدًا اَبُوكَ وَعَائِشَةُ اُمُّكَ۔ میں تیرا باپ ہوں اور عائشہ تیری ماں ہے۔ پھر آپ نے عائشہ سے کہا کہ اگر جنت کا نقد سودا کرنا ہے تو اس روتے ہوئے یتیم کو ہنستا ہوا لے آ حضرت عائشہ نے اس کو نہلایا۔ پھر کپڑے پہنائے، آنکھوں میں سرمہ لگایا۔ اب وہ بچہ ہنس پڑتا ہے۔ حضور نے فرمایا اگر آج تیرا باپ ہوتا تو کیا کرتا کہنے لگا مجھے کندھوں پر اٹھاتا عید گاہ لے جاتا فرمایا آج تیرا باپ محمد ہے۔ تو آج میرے کندھوں پر سوار ہو جا یہ پیغمبر کی سیرت ہے۔

## حضور ﷺ کے اخلاق کریمانہ

آپ بڑوں کا احترام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فتح مکہ کے بعد حضرت ابو بکرؓ اپنے بوڑھے باپ کو جو کمزور نگاہ والے تھے، سہارا دے کر حضور ﷺ کی خدمت میں

اسلام کی بیعت کروانے لے آئے۔ تو حضور نے فرمایا ابو بکر تم نے ان کو کیوں تکلیف دی ہے۔ مجھے بتلاتے میں خود ان کے پاس چل کر جاتا۔

### حضور ﷺ کی بچوں پر شفقت

بچوں کو خود اسلام علیکم کہتے۔ ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے، ان کو اپنی گود میں بٹھاتے۔

### حضور ﷺ کی تواضع کیسی تھی؟

مجلس میں کبھی پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے تھے۔ مصافحہ کے لئے خود ہاتھ بڑھاتے۔ پھر سلام میں خود ابتداء کرتے تھے۔ شامک ترمذی میں ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَعُوذُ الْمَرِيضُ. کہ جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس کی طبع پرسی کے لئے تشریف لے جاتے۔ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ. آپ جنازہ میں حاضر ہوتے۔ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ اور گدھے پر بھی سواری کرتے۔ وَيُجِيبُ الْعَبْدَ. اور غلاموں کی دعوت قبول کرتے۔

### حضور ﷺ کا عدل و انصاف کیسا تھا؟

بخاری اور مسلم میں ہے کہ فاطمہ نامی عورت نے چوری کی اس کے قبیلہ کے لوگوں نے کہا کہ حضور ﷺ سے سفارش کی جائے کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ اگر ہاتھ کاٹا گیا تو ہماری ناک کٹ جائے گی۔ تو صحابہؓ نے کہا کہ اسامہؓ حضورؐ کے محبوب ہیں۔ ان کو کہو وہ حضورؐ سے کہیں تو اسامہؓ نے حضورؐ سے کہا تو حضورؐ نے فرمایا کہ اے

اُسامہ اللہ کے حدود میں سفارش کرتے ہو۔ سنو اگر فاطمہ بنت محمدؓ بھی چوری کرتی تو محمدؐ اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا اس لئے عدل کا تقاضا یہ ہے کہ جو بھی غلط کام کا ارتکاب کرے گا اس پر حد جاری ہوگی۔

بہر حال پیغمبر کی سیرت ہمارے لئے نمونہ ہے۔ شمائل ترمذی میں ہے حضرت

عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ فِي بَيْتِهِ

حضور گھر میں کیا کرتے تھے۔ کہنے لگی۔ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ. حضور ﷺ انسان تھے اب حضور کی بشریت کا عقیدہ بھی پیغمبر کی سیرت ہے۔ يَفْلِي ثَوْبَهُ اپنے کپڑے سے جوں کو خود تلاش کر لیتے جوں پسینہ کی بو اور بدن کی میل سے پیدا ہوتی ہے۔ حضور ﷺ کا بدن میل کچیل سے پاک آپ کا پسینہ بھی خوشبو والا اس لئے بعض علماء نے کہا کہ ممکن ہے کسی دوسرے کی جوں آگئی ہو اور اس کو تلاش کیا ہو لیکن راجح بات یہ ہے کہ آپ نے یہ تعلیم امت کے لئے کیا تھا۔ کہ ہر شخص خود اس کا اہتمام کرے۔

وَيَحْلِبُ شَاتَهُ آپ بکری کا دودھ خود نکال لیتے تھے۔ وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ. اپنا کام خود ہی کر لیتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے۔ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ. اپنا کپڑا خود سی لیا کرتے۔ وَيَخْصِفُ نَعْلَهُ اور اپنے جوتے کو خود پیوند لگاتے تھے۔ وَيَكْنِسُ بَيْتَهُ. کبھی گھر میں صفائی کے لئے خود جھاڑو دے دیتے تھے۔ آئیے پیغمبر کی عادات اپنائیں اور ہر ادا میں غلامی کریں۔

حضور ﷺ کا لباس کیسا تھا؟

حضور ﷺ سر مبارک پر اکثر سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ اور اس کے اوپر عمامہ باندھتے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ عمامہ باندھنا سنت ہے تو انہوں نے کہا کہ سنت ہے۔ پھر عمامہ کا شملہ اکثر کندھوں کے درمیان ہوتا۔ یہ ابن عمر کی روایت ہے۔ كَانِ النَّبِيُّ إِذَا اُعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. عمامہ کا رنگ سفید بھی ہوتا اور سیاہ بھی ہوتا۔ جیسا کہ شمائل ترمذی میں حضرت جابرؓ کی روایت میں ہے۔ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاً حضور ﷺ جب فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ پر سیاہ عمامہ تھا اور حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے۔ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاً کہ مرض الوفا میں جو آپ نے آخری خطبہ دیا اور آپ ممبر پر تشریف لائے اور خطبہ دیا تو آپ پر سیاہ عمامہ تھا۔ بہر حال ٹوپی ہو پھر اس پر عمامہ ہو یہ سنت رسول ہے۔ حضورؐ نے فرمایا عمامہ پہنو اس سے حلم میں بڑھو گے۔ پھر آپ کو قمیص زیادہ پسند تھی کیونکہ اس میں ستر زیادہ ہے اور زینت بھی زیادہ ہے۔ آپ کی قمیص کی آستین نہ زیادہ تنگ اور نہ زیادہ کشادہ تھی بلکہ درمیانی ہوتی۔ اور آستین زیادہ لمبی بھی نہ ہوتی بلکہ ہاتھ کے گٹے تک ہوتی اور قمیص زیادہ لمبی بھی نہ ہوتی بلکہ ٹخنوں سے اونچی ہوتی۔ قمیص کا گریبان سینہ پر ہوتا۔ کبھی آپ قمیص کا گریبان کھول لیتے تھے۔ آپ کا سینہ مبارک نظر آتا اور گریبان میں گھنڈیاں ہوتیں۔ کبھی ان کو بند کر لیتے۔ یہ سنت ہے۔

### حضور ﷺ تہبند باندھتے تھے

لنگی باندھنا پیغمبر کی سنت ہے۔ اور پاجامہ پہننا بعض روایات سے ثابت ہے اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہننے کے لئے خریدا اور پسند کیا مگر پہنا نہیں لیکن صحابہؓ کو پہنتے ہوئے دیکھا۔ اس لئے پاجامہ پہننا بھی سنت ہوا۔

شمال ترمذی میں ہے آپ کی تہبند نصف پنڈلی تک ہوتی۔ اور فرمایا کہ اس سے نیچے ٹخنوں تک ہو تو حرج نہیں۔ اور اگر ٹخنوں سے نیچے ہو تو فرمایا بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ. کہ جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے لٹکے گا وہ جہنم میں ہوگا۔ اور جو تکبر سے اس طرح لٹکائے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف رحمت و شفقت کی نگاہ نہیں کریں گے۔ پھر حضور ﷺ کی لنگی کا اگلا حصہ پچھلے حصہ سے قدرے نیچے ہوتا تھا۔

### حضور ﷺ اپنے اوپر چادر بھی اوڑھتے تھے

کبھی سیاہ بالوں کی چادر ہوتی اور کبھی یمنی منقش دھاریوں والی، کبھی سفید ہوتی اور کبھی سبز اور حضور ﷺ کو زیادہ محبوب لباس سفید تھا۔ شمال ترمذی میں حضرت سمرہ بن جندبؓ کی روایت ہے آپ نے فرمایا اَلْبِسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّمَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ. سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ پاک و صاف رہتے ہیں۔

### حضور ﷺ کبھی جبہ بھی پہنتے تھے

بخاری شریف میں ہے حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں۔ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَسَ جُبَّةً رُّومِيَّةً ضَيْقَةَ الْكُمَيْنِ. کہ حضور ﷺ نے رومی جبہ پہنا کہ جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ حضور ﷺ کا لباس سادہ ہوتا جس سے ضرورت پوری ہو جائے جو میسر ہوتا وہ پہنتے۔ لباس میں تکلف نہ کرتے تھے۔ کبھی ایسی چادر و قمیض بھی ہوتی جس میں پیوند لگے ہوتے تھے۔ مگر لباس کو صاف ستھرا رکھتے تھے۔ میلا کچھلا لباس گندے کپڑے پہننا پسند نہ کرتے تھے۔ جب صحابہ نے کہا کہ حضرت تکبر اور غرور تو مذموم چیز ہے۔ لیکن ہر انسان چاہتا ہے کہ میرے کپڑے اچھے ہوں۔ میرا لباس اچھا ہو۔ میری جوتی اچھی ہو تو اس پر حضور نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ. اللہ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔ تو انسان اچھا صاف لباس پہنے اس کو اللہ پسند کرتا ہے۔ یہ تکبر نہیں ہے۔

### حضور ﷺ کا کھانا کیسے تھا؟

آپؐ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے تھے۔

حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

بَرَكَاتُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ۔ کہ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھوں کا دھونا برکت ہے۔ آپ ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر کھانا کھاتے اور دائیں ہاتھ سے کھاتے اور اپنے سامنے سے کھاتے۔ بخاری شریف میں حضرت عمر بن ابی سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس

کھانا رکھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا۔ سَمَّ اللهُ تَعَالَى وَكُلُّ مِمَّا يَلِيكَ  
 آپ کھانا تین انگلیوں سے کھاتے اور پھر آخر میں ان کو چاٹ لیتے  
 تھے۔ مسلم شریف میں ہے حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ أَصَابِعٍ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا  
 آپ ٹیک لگا کر نہ کھاتے تھے۔ شمائل ترمذی میں حضرت ابو جحیفہ کی روایت ہے کہ  
 حضور ﷺ نے فرمایا۔ أَمَا أَنَا فَلَا أَكُلُ مُتَكِبًا. بلکہ آپ کا کھانا بھی تواضع کی  
 شکل میں تھا۔ دونوں رانوں کو کھڑا کر کے دونوں قدموں پر بیٹھتے یاد اپنے پاؤں کو کھڑا  
 کر کے بائیں پر بیٹھتے چوڑی مار کر سرین پر نہ بیٹھتے مگر مجبوری کی وجہ سے جیسے بوڑھا پا  
 یا بدن کا موٹا ہونا ہے یا بیماری ہے۔ آپ ایک قسم کے کھانے میں اپنے آگے سے  
 کھاتے۔ اور اگر مختلف قسم کا کھانا ہوتا تو پھر ہر جانب سے لے لیتے تھے۔ آپ کھانے  
 میں عیب نہ نکالتے تھے۔ کہ یہ اچھا نہیں ترش ہے۔ نمک زیادہ ہے۔ محض عیب نکالنے  
 کے لئے یہ نہ کہتے تھے کھانے میں عیب نکالنا خلاف سنت ہے۔ اگر چاہتے کھا لیتے  
 ورنہ چھوڑ دیتے۔ آپ فرماتے تھے کہ پیٹ بھر کر بھی نہ کھاؤ بلکہ ایک تہائی کھانے کے  
 لئے ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی خود معدہ کے لئے چھوڑ دو اس سے نور  
 معرفت میں بھی ترقی ہوتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو لیتے جو تری ہاتھوں پر  
 لگی ہوتی اس کو چہرے اور سر پر مل کر خشک کر لیتے۔ ابو داؤد شریف میں حضرت عائشہ  
 کی روایت ہے حضور ﷺ فرمایا اگر کوئی کھانے کی ابتداء میں بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا

بھول جائے تو جب یاد آئے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ پڑھ لے۔ اور ابن ماجہ میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے آپؐ کھانے کے آخر میں یہ دعا پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

بخاری شریف میں حضرت ابو امامہؓ کی روایت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرُ مُكْفِيٍّ وَلَا مُوَدِّعٍ وَلَا مُسْتَغْنٍ عَنْهُ

اور اگر کسی کی دعوت کھاتے تو ان کے لئے یوں دعا کرتے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَاَرْحَمْهُمْ .

حضور ﷺ سالن کے لئے سرکہ کو استعمال فرماتے تھے۔ حضرت عائشہؓ

فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سرکہ کیسا اچھا سالن ہے۔ آپ زیتون کا تیل

کھانے میں استعمال فرماتے تھے۔ اگر گوشت ہوتا تو اس کو دانٹوں سے کاٹ کر کھاتے

اور فرماتے اس سے گوشت خوب ہضم ہوتا ہے اور بدن کے زیادہ موافق ہوتا ہے۔

حضور ﷺ کو پشت اور دستِ کا گوشت پسند تھا۔ اور گوشت کے سالن میں کدو مرغوب و

پسند تھا۔ اگر آپؐ مجمع میں کھاتے تو سب کے آخر میں اٹھتے تاکہ جو لوگ دیر تک کھانے

کے عادی ہیں وہ شرم کی وجہ سے کھانا جلدی نہ چھوڑ دیں۔

حضور ﷺ کا پانی پینا کیسے تھا؟

آپ تین سالن میں پانی پیتے تھے۔ بخاری شریف میں حضرت انسؓ

فرماتے ہیں۔ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا۔ پھر فرمایا اَبْرُوْا وَاْمَرُوْا اسی طرح پینا زیادہ خوشگوار ہے۔ اور خوب سیراب کرنے والا ہے۔ اور کبھی دوسانس سے بھی پی لیتے تھے۔ پھر سانس برتن کے اندر نہ لیتے تھے۔ بلکہ پیالے کو منہ سے ہٹا کر سانس لیتے۔ پھر کھانا پانی کھڑے ہو کر نہ کھاتے نہ پیتے اس سے آپ نے منع فرمایا ہے۔ البتہ جو پانی متبرک تھا وہ آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔ زمزم کا پانی، وضو کا باقی پانی کبھی بیان جواز کے لئے کھڑے ہو کر پیا۔ مگر آپ کی سنت بیٹھ کر پینے کی تھی۔ پھر آپ دائیں ہاتھ سے پانی پیتے مگر آج یہ سنت بھی ترک ہو گئی۔ کھڑے ہو کر کھانا پینا عادت بن گئی۔ نامعلوم یہ انسان ہیں یا حیوان ہیں۔ بھیڑ بکریوں کی طرح کھا پی رہے ہیں۔ پھر بائیں ہاتھ سے پینا اور ایک ہی سانس میں پینا۔ اللہ ہم سب کو خلاف سنت کام سے محفوظ فرمائے۔ شمائل ترمذی میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے فرماتی ہیں

كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ الْحُلُوُّ الْبَارِدُ.

حضور ﷺ کو میٹھا اور ٹھنڈا پانی زیادہ پسند تھا۔

ابوداؤد میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ جب دودھ

پیتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ.

حضور ﷺ صبح کو پانی میں شہد ملا کر نوش فرماتے۔ یہ سب آپ کی سیرت ہے۔

شمائل ترمذی میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے فرماتی ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ لِيُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرْجُلِهِ إِذَا

تَرَ جَلَّ وَفِي اِنْتَعَالِهِ اِذَا اِنْتَعَلَ

کہ حضور ﷺ دائیں طرف سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے۔ کنگھا پہلے دائیں طرف دیتے۔ جوتا پہلے دایاں پہنتے، وضو و غسل میں ابتدا دائیں طرف سے کرتے۔ قمیض پہننے میں پہلے دایاں ہاتھ دائیں آستین میں پھر بائیں آستین پہنتے۔ اسی طرح پاجامہ لنگی پہلے دایاں حصہ پھر بائیں حصہ پہنتے اسی طرح کھانا پینا دائیں ہاتھ سے اور فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔

ہر کام کی ابتدا اللہ کے نام سے کرو

یہ پیغمبر کی سیرت ہے۔ کھانے پینے کا کام ہے یا تعلیم و تبلیغ کا کام ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کُلُّ اَمْرٍ ذِي بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ.

بسم اللہ کے بغیر دینی و دنیوی کام میں برکت نہ ہوگی اس لئے نبی ﷺ کی یہ سیرت ہے گھر میں جاؤ تو کہو بِسْمِ اللّٰهِ وَ لَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا گھر سے باہر جاؤ تو کہو بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.

مسجد میں جاؤ تو کہو بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ

مسلم شریف میں حضرت ابوسعیدؓ کی روایت ہے۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

مسجد سے باہر آؤ تو کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ.

بخاری شریف میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ بیت الخلاء میں جاؤ تو کہو

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

ابن ماجہ میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ بیت الخلاء سے باہر آؤ تو کہو۔

غُفْرَانَكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَاْفَانِي.

کسی سے تعزیت کرو تو کہو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاْجِعُوْنَ

اور جب بازار میں جاؤ کہو اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا

فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ السُّوقِ وَشَرِّ مَا فِيهَا

ابوداؤد میں حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ بارش کے لئے یہ دعاء مانگو۔

اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيثًا مُّرِيئًا مُّرِيئًا نَا فِعَا غَيْرَ ضَارٍ عَا جِلَا غَيْرَ اَجِلٍ

بارش رکنے کے لئے اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِ وَالْجِبَالِ

وَالظَّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ

مسلم شریف میں ہے جب تیز آندھی آئے تو یہ دعا پڑھو۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا

فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ.

سواری پر سوار ہوں تو کہو۔ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا

إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ.

کشتی یا جہاز پر سوار ہوں تو کہو۔ بِسْمِ اللَّهِ مَجْرِيهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ.

جب سفر شروع ہو تو کہو اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلْنَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ كُنْ لَنَا

صَا حَبِنَا فِي سَفَرِنَا هَذَا وَالْخَلِيفَةَ فِي الْأَهْلِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ  
وَعَثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْإِيمَانِ وَالْأَهْلِ وَالْوَالِدِ.  
جب اونچائی پر چڑھو تو کہو اللہ اکبر اور جب نیچے اترو تو سُبْحَانَ اللَّهِ کہو۔  
جب سفر سے واپس آؤ تو کہو آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ۔  
جب رات کو سونے لگو تو کہو رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادَكَ۔  
شمال ترمذی میں حضرت حدیفہؓ کی روایت ہے جب نیند سے اٹھو تو کہو۔  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

جب کسی سے ملو تو کہو السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

وہ جواب میں کہے وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

جب کسی کو الوداع کرو تو کہو اسْتَوْدِعُ اللَّهُ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكُمْ۔  
جب مصیبت آئے تو کہو حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔  
جب کسی کو مصیبت زدہ دیکھو تو کہو۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ  
وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا۔

جب غصہ آئے تو کہو أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

بخاری شریف میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے۔ جب کسی بیمار کی طبع پرسی کرو تو

کہو لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

جب نیا چاند دیکھو تو کہو اللَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ

وَالْإِسْلَامَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ.

آئینہ دیکھتے وقت کہو۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي.

جب مرد ہمبستری کرے تو کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ

الشَّيْطَانَ عَمَّا رَزَقْتَنَا

وضو کی ابتدا بِسْمِ اللّٰهِ سے کرو۔

اور آخر میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ. پڑھو

گھر کا دروازہ کھولو تو بسم اللہ پڑھو۔

دروازہ بند کرو تو بسم اللہ پڑھو۔

چراغ جلاؤ تو بسم اللہ پڑھو

چراغ بجھاؤ تو بسم اللہ پڑھو۔

بستر بچھاؤ تو بسم اللہ پڑھو

بستر لپیٹو تو بسم اللہ پڑھو۔

پینچمبر کی سیرت پر عمل کا اہتمام مرد بھی کریں اور عورتیں بھی کریں۔ عورتیں

بھی ہر کام کی ابتداء میں اللہ کا نام لیں اگر آٹا گوندھیں بسم اللہ پڑھیں، روٹی پکائیں

بسم اللہ پڑھیں سالن تیار کریں بسم اللہ پڑھیں۔ عورتیں بچوں کو دودھ پلائیں تو بسم

اللہ پڑھیں۔ جانوروں سے دودھ نکالیں تو بسم اللہ پڑھیں۔

یہ حضور ﷺ نے درس اس لئے دیا ہے کہ ایک تو حفاظت ہوگی۔ دوسرا اس میں توحید کا درس ہے عقیدہ صحیح ہوگا تیسرا انسان کا رخ ایک اللہ کی طرف ہوگا اور انسان کے دل میں یہ تصور ہوگا کہ ہر جگہ اللہ ہی اللہ موجود ہے۔

مگر افسوس آج دنیا نے خدا کو بھلا دیا۔ دوسروں کے نعرے لگاتے ہیں۔ دوسروں کا نام لیتے ہیں۔ اس لئے پھر اللہ کی گرفت ہوتی ہے۔ اللہ ہم سب کو اپنے نام لینے کی اور حضور ﷺ کی سیرت پر چلنے کی توفیق دے۔

### حضور ﷺ کی استقامت

یہ حضور ﷺ کی سیرت ہے کہ دین کے کام میں استقامت و استقلال ہو جیسا کہ روایات میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے جب پہلے توحید کا درس دیا اور فرمایا قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُونَ کہ اے مکہ والو اقتدار پر ناز نہ کرو بلکہ شرک سے باز آ جاؤ اور ایک اللہ کی عبادت کرو تو کفار نے کہا کہ انہوں نے ایک نئی بات کہی ہے ہم نے بڑوں سے تو یہ کلمہ نہیں سنا۔ وہ تو بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ان کے چڑھاوے چڑھاتے تھے۔ یہ تمام مکہ کے سردار و ڈیرے اکٹھے ہو کر آپ کے چچا ابوطالب کے پاس گئے کہ اپنے بھتیجے کو سمجھاؤ وہ ہمارے بتوں کی توہین کرتا ہے۔

اور کہتا ہے کہ صرف ایک اللہ مختار کل حاجت روا مشکل کشا مالک رازق ہے۔ اب ہمارا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا ہے۔ اس کو کہو اگر مال کی ضرورت ہے تو مال دیں گے۔ اور اگر خوبصورت بیوی سے شادی کی ضرورت ہے تو شادی کرادیں گے اور اگر

سرداری کی ضرورت ہے تو سردار بھی بنا دیں گے۔ اس میں سے جو چاہے ہم وہ کام کریں گے۔ مگر کلمہ طیبہ کی تبلیغ بند کر دے ورنہ پھر آپ ایک طرف ہو جاؤ۔ ہم اس کو جان سے مار ڈالیں گے۔

ابوطالب حضور ﷺ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا تمام قریش اکٹھے ہو کر آئے ہیں کہ اپنے بھتیجے کو کہو کہ تبلیغ سے باز آ جائے اور اگر وہ باز نہ آیا تو تم اس کی حمایت نہ کرو۔ ورنہ ہم تم سے مقابلہ کریں گے۔ ابوطالب نے کہا بیٹا میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے ہیں۔ بوڑھا اور کمزور ہوں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ابوطالب کو رشتہ داری کی وجہ سے آپ سے پیار تھا۔ وہ آپ کی حفاظت چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے حضور ﷺ سے یہ کہا مگر حضور ﷺ نے فرمایا چچا تمہارے میرے اوپر حقوق ہیں لیکن مجھے اپنی جان کی پرواہ نہیں ہے۔ اور آپ بھی میری فکر نہ کریں۔ میں اکیلا نہیں ہوں میرا مددگار اللہ ہے میں تو ہر حال توحید کا درس دوں گا اور اعلان کروں گا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ میں اس اعلان سے خاموش نہیں رہ سکتا۔ اگر وہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر نظام شمسی اور بائیں ہاتھ پر نظام قمری رکھ دیں۔ تب بھی میں توحید کی منادی کروں گا اس بات کے کہنے سے میں نہیں رک سکتا۔ میں تو پیغام رساں ہوں اور دنیا کو کہوں گا کہ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ہے اس کو ایک مانو۔

میرے ہاتھوں میں لا کر چاند و سورج بھی اگر رکھ دیں

میرے پیروں تلے روئے زمیں کا سیم وزر بھی اگر رکھ دیں

خدا کے کام سے میں ہرگز باز رہ نہیں سکتا  
یہ بت جھوٹے ہیں میں جھوٹوں کو سچا کہہ نہیں سکتا  
میں سچا ہوں تو بس میرے لئے میرا خدا بس ہے  
کسی کی امداد کی حاجت نہیں اس کی رضا بس ہے

ابوطالب نے جب حضور ﷺ کے اس استقلال کو دیکھا تو وہ بھی کہنے لگا  
کہ اے محمد ﷺ تیرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ آج ہمیں بھی چاہئے کہ ہم حب جاہ، حب  
مال کی لالچ میں آ کر نبی کی سیرت کو نہ چھوڑیں بلکہ مستقل مزاج ہو کر پیغمبر کے طریقہ کو  
اپنائیں۔ ہمارے اسلاف و اکابر میں بھی استقلال و استقامت تھی۔

### امام ابوحنیفہؒ کی استقامت

امام ابوحنیفہ کا جنازہ جیل سے نکلا مگر عہدہ قبول نہ کیا۔ خلیفہ منصور نے آپ کو  
عہدہ قضا قبول کرنے کی پیشکش کی تھی مگر آپ نے اس پیشکش کو مسترد کر دیا۔ اور فرمایا  
جس عہدے میں حکومت کی مرضی کے مطابق فیصلے کرنے پڑیں۔ میں اس کو قبول نہیں  
کر سکتا۔ تو اس پر خلیفہ وقت کو غصہ آیا اس نے چار سال قید کی سخت سزا دی۔ اور آپ پر  
وحشیانہ مظالم توڑے گئے۔ مگر آپ کے پاؤں میں لغزش نہ آئی یہاں تک کہ جنازہ  
جیل سے نکلا۔

### امام احمد بن حنبلؒ کی استقامت

امام احمد کا امتحان ہوا۔ بادشاہ وقت واثق معزلی تھا۔ اس نے کہا کہ قرآن

اللہ کی مخلوق ہے۔ بڑے بڑے علماء نے بادشاہ وقت کی سختی کے ڈر سے تاویلات شروع کر دیں بلکہ امام احمد کو سمجھانے لگے مگر امام احمد نے استقامت کے ساتھ فرمایا کہ قرآن اللہ کی صفت ہے غیر مخلوق ہے۔ قدیم ہے بادشاہ نے امام احمد کے لئے لالچ کا راستہ اختیار کیا تا کہ بیان بدل دیں۔ لیکن امام احمد اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ پھر آپ پر ظلم و ستم شروع کیا۔ کوڑوں کی سزا مقرر کی۔ مورخین نے لکھا کہ اگر ایک کوڑا ہاتھی پر بھی لگتا تو وہ بلبلا اٹھتا مگر آپ ثابت قدم رہے۔ سزا کے دوران فرمایا کہ اللہ ابو حنیفہ پر رحم کرے تو پوچھنے والے نے پوچھا کہ ابو حنیفہ ڈاکو کے لئے دعا کیوں؟

تو فرمایا جب میں نے جیل میں قدم رکھا تو اسی نے میرے کان میں کہا کہ میں وقت کا بڑا ڈاکو ہوں۔ حکومت کی بے پناہ سختیوں کے باوجود اپنے غلط موقف پر کھڑا ہوں اور آپ حق کے داعی ہیں۔ آپ کا موقف حق ہے خیال کرنا اگر آپ پھسل گئے تو آنے والی نسلیں پھسل جائیں گی فرمایا اس کی نصیحت نے تو میرے اندر استقامت پیدا کر دی ہے۔

### حضرت مجدد الف ثانیؒ کی استقامت

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے جلال الدین اکبر کے دین اکبری کی مخالفت کی لوگ جب بادشاہ کے دربار میں جاتے تو سجدہ کرتے اور آپ سیدھے اس کے دربار میں گئے تو بیان شروع کر دیا۔ بادشاہ نے نظر بند کر دیا پھر دوبارہ بلایا اور چھوٹی کھڑکی سے بلایا کہ یہ سجدہ تو نہ کرے گا لیکن گزرتے وقت جھک تو جائے گا تو اس طرح ظاہراً تعظیم ہو جائے گی۔ مگر آپ نے اس کے غرور کو خاک میں ملادیا اور اس کھڑکی سے

پہلے آپ نے اپنے دونوں پاؤں کو نکالا تا کہ ظالم کے سامنے اکڑ کر جانے کا منظر ہو  
بادشاہ نے غصہ سے پھر جیل بھیج دیا۔ مگر ظالم کے آگے جھکے نہیں۔

### حضرت شاہ ولی اللہ کی استقامت

حضرت شاہ ولی اللہ کے انگوٹھے نکالے گئے جبکہ آپ نے یورپ کے فلسفہ  
کے مقابل اسلام کا فلسفہ پیش کیا تو ان کے انگوٹھے کاٹ دیئے گئے۔

### حضرت شاہ عبدالعزیز کی استقامت

حضرت شاہ عبدالعزیز پر ایسے مظالم توڑے گئے کہ اخیر میں ان کی بینائی ختم  
ہوگئی۔ جب تحریک آزادی چلی تو راجہ رنجیت سنگھ نے پنجاب میں علی الاعلان اسلام  
کے شعائر کا مذاق اڑایا تو سید احمد شہید اور سید اسماعیل شہید رائے بریلی سے لشکر لے کر  
روانہ ہوئے۔ افغانستان کے راستہ درہ خیبر سے ہوتے ہوئے پشاور پر حملہ آور ہوئے۔  
مجاہدین نے حکومت کی دنیوی لالچ کی پیشکش مسترد کر دی اور استقامت کے ساتھ  
بڑھے اور بالا کوٹ کے میدان میں شہید ہوئے۔ پھر انگریز نے جس بربریت کا  
مظاہرہ کیا وہ سب کو معلوم ہے۔ مساجد و مدارس کو ختم کیا گیا۔ علماء کو پھانسیوں پر لٹکایا  
گیا۔ اور کالا پانی عبور کرایا گیا۔ مگر حضرت نانوتوی، حضرت حاجی امداد اللہ، حضرت  
گنگوہی، حضرت شیخ الہند، حضرت مدنی، حضرت سندھی علماء دیوبند نے استقامت کا  
منظر دکھایا۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوری کو برف کے بلاکوں پر لٹایا گیا۔ ہتھکڑی پہنائی  
گئی۔ حضرت مولانا عبداللہ درخواستی پر قاتلانہ حملے ہوئے۔ حضرت مولانا عطاء اللہ

شاہ بخاریؒ نے نو سال جیل کاٹی مگر کیا مجال کہ یہ لوگ کفر کے آگے جھکے ہوں میں کس کس کا ذکر کروں۔ ہمارا ہر عالم اور ہر بزرگ استقامت کا پہاڑ تھا۔ پیغمبر کے اسوۂ حسنہ پر چلنے والا تھا۔

ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں  
دبی ہے آگ جگر مگر بجھی تو نہیں  
جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی  
کٹی ہے برسر میداں مگر جھکی تو نہیں  
فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمحل ہے  
جسے مرنا نہیں آتا اُسے جینا نہیں آتا

آئیے پیغمبر کائنات کے اسوۂ حسنہ کو اپنائیے اور دونوں جہاں کی کامیابیاں حاصل کیجئے۔ اور دین پر استقامت سے قائم رہیے۔

### نبوی وظیفہ

آخر میں ایک نبوی وظیفہ سن لیں۔ جس کی وجہ سے سیرت مصطفیٰ ﷺ پر عمل کرنے کا ذوق و شوق پیدا ہو اور انسان نیک اعمال کی طرف راغب ہو اور گناہوں سے بچے۔

بخاری شریف میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؒ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ میں تم کو جنت کے خزانوں سے ایک خزانہ نہ بتلاؤں تو صحابہؓ نے کہا حضرت ضرور

بتلائیں تو آپؐ نے فرمایا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

اس کے پڑھنے سے صحیح عقائد و اعمال صالحہ و اخلاق حسنہ کی توفیق ہوگی۔ مگر پڑھتے وقت یہ عقیدہ دل میں پختہ کر لے کہ گناہوں سے پھرنا اور نیکی کی طاقت رکھنا اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہے۔

اس کی ایک تسبیح روزانہ پڑھیں اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نیک کام کرنے کی اور گناہوں سے رکنے کی توفیق عطا فرمادیں گے۔

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ لِيْ وَلِكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ وَنَفَعْنَا  
وَأَيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ.  
وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## معراج النبی ﷺ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ- أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بَرَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ.  
(بنی اسرائیل)

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ أَفْتُمِرُونَ عَلَىٰ مَا يُرَىٰ وَلَقَدْ رَأَىٰ نَزْلَةَ أُخْرَىٰ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ (النجم)  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَىٰ مُحَمَّدٌ رَبَّهُ (رواه الترمذی)

عَنْ كَعْبٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ رُؤَيْتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى فَكَلَّمَ  
مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَرَأَهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ (رواه الترمذی)

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُوتِيَتْ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ ثَلَاثَةٌ مِنْ أَشْيَاءِ الصَّلَاةِ  
الْخَمْسِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَالشَّفَاعَةُ لِأُمَّتِي لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا  
(رواه احمد)

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.  
يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا  
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
درود شریف پڑھ لیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى  
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ  
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

عَرَجَ النَّبِيُّ إِلَى السَّمَاءِ  
بَلَغَ الْعُلَى بِجَمَالِهِ  
مَثَلُ الْحَبِيبِ إِذَا أَتَى  
كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ

عِيَّ اللِّسَانُ عَنِ الثَّنَاءِ  
حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ  
صَلَّى عَلَيْهِ إِلَهِنَا  
صَلُّوا عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ

ز شرح سینہ اش جامی الم نشرح لك برخوان

زمعراجش چہ مے پرسی کہ سبحان الذی اسرای

محبوب در گہ کبریا	بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ
واللیل مو رخ والضحی	كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ
قرآن با خلاش گواہ	حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ
نامش محمد مصطفی	صَلُّوا عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ
دی روز در بستان سرا	سب طوطیاں خوشنوا
کہتی تھیں نعت مصطفی	بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ
قمریاں بھی اپنے ذوق میں	ڈالی تھیں گردنیں طوق میں
کہتی تھیں اپنے شوق میں	كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ
بلبلیں سب سو بسو	لیتی تھیں ہر ایک گل کی بو
کرتی تھیں باہم گفتگو	حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ
چڑیوں کے سن کر چہچہے	انسان بھلا کیوں چپ رہے

لازم ہے اس کو یوں کہے  
 حضرت چلے معراج کو  
 اندھیرا تھا اجالا ہوا  
 اخلاق ان کے سب بھلے  
 پڑھو ان پر درود  
 صَلُّوْا عَلَیْهِ وَآلِہِ  
 بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہِ  
 کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہِ  
 حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہِ  
 صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہِ

### تمہید

محترم بزرگو، عزیز نوجوانو اور میری معززہ موقرہ ماؤ، بھائیو اور بہنو آج کے خطبہ کا موضوع معراج مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اس مناسبت سے چند آیات و احادیث مبارکہ پڑھی ہیں ان میں دو چیزیں ذکر کرنی ہیں۔ پہلی چیز تلاوت کردہ آیات و احادیث کا مختصر مطلب بیان کیا جائے گا۔ دوسری چیز معراج کا تفصیلی واقعہ بیان کیا جائے گا۔ اور اس واقعہ سے عقائد و اعمال و اخلاق کے متعلق جو ہمیں سبق دیا گیا ہے ان کا بھی ساتھ ساتھ ذکر ہوگا۔

### معراج کی وجہ تسمیہ

پہلے معراج کی وجہ تسمیہ یعنی معراج نام رکھنے کی وجہ معلوم کریں۔ اس کی تین وجوہ بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) پہلی وجہ کہ معراج عروج سے ہے۔ اس کا معنی چڑھنے اور بلند ہونے کا ہے۔ اور حضور ﷺ کو بھی اس کے ذریعہ بلندی ملی اس لئے اس کو معراج کہتے ہیں۔

(۲) دوسری وجہ چونکہ روایات میں عُجْرَجِ بَسِی کے الفاظ ہیں۔ یعنی جب حضور ﷺ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا گیا تو آپ نے اس پر عُجْرَجِ بَسِی کا جملہ فرمایا تو اس لئے اس کا نام معراج رکھا گیا ہے۔

(۳) تیسری وجہ بعض نے کہا کہ معراج جنت کی سیڑھی ہے اس کے ذریعہ آپ کو آسمانوں کا یہ سفر کرایا گیا اس لئے اس کو معراج کہا گیا۔

اب پہلی چیز ذکر کی جاتی ہے پہلے نمبر پر سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت اور سورۃ النجم کی اٹھارہ آیات تلاوت کی ہیں جن میں معراج کا واقعہ ہے۔

### سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت کا مطلب:

معراج کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ہے۔ اس کی سیر حضور ﷺ کو براق کے ذریعہ کرائی گئی ہے۔ دوسرا حصہ مسجد اقصیٰ سے دُنْیٰ فَتَدَلُّی کے مقام تک ہے۔ یہ سفر آپ نے جنت کی سیڑھی کے ذریعہ طے کیا ہے۔

### لفظ سُبْحَانَ سے ابتداء کی دو وجوہ:

سورۃ بنی اسرائیل میں معراج کے پہلے حصہ کا ذکر ہے اور سورۃ نجم میں معراج کی دوسرے حصہ کا ذکر ہے۔ اللہ نے فرمایا سُبْحَانَ. سورۃ بنی اسرائیل کا آغاز لفظ سُبْحَانَ سے کیا ہے۔ اس کی دو وجہ ہیں۔

## پہلی وجہ

کیونکہ کفار نے معراج کا انکار کیا تھا اور کہنے لگے کہ یہ بات عقل سے بعید ہے کہ اتنی لمبی سیر اتنے مختصر وقت میں یہ ہو نہیں ہو سکتا۔ تو کہا گیا سبحان۔ پاک ہے وہ ذات یعنی عاجز ہونے سے پاک ہے۔ عیب و نقص سے پاک ہے۔ جب خدا عجز و نقص سے پاک ہے تو تم معراج کو کیوں مشکل سمجھتے ہو۔ معراج تو اسی ذات نے کرایا ہے جو عاجز نہیں بلکہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ تھوڑے وقت میں اتنی لمبی سیر کرادی۔

## دوسری وجہ

سُبْحَانَ سے شروع کرنے کی دوسری وجہ یہ ہے تاکہ اللہ ورسول میں فرق واضح ہو کیونکہ بعض قبر پرست سامریوں کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ زمین پر انسان اور اولاد آدم تھے پھر اوپر گئے تو ملک اور فرشتہ ہو گئے۔ پھر اوپر دنی فتدلی کے مقام پر گئے تو خود خدا ہو گئے۔ تو انہوں نے نبی اور خدا کو ایک کر دیا تو لفظ سبحان میں ان کی تردید ہے کہ اللہ سبحان ہے یعنی کھانے پینے سے پاک ہے۔ چلنے پھرنے سے پاک ہے۔ سونے جاگنے سے پاک ہے۔ سواری پر سوار ہونے سے پاک ہے۔ شق صدر سے پاک ہے۔ وضو کرنے، نماز پڑھنے سے پاک ہے۔ ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ جانے سے پاک ہے۔ اور حضور ﷺ کھانے پینے والے ہیں، چلنے پھرنے والے ہیں، آپ کا شق صدر ہوا، سواری پر سوار ہوئے، وضو کیا، نماز پڑھی، ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ گئے۔ اسی طرح اللہ والدین سے پاک ہے، اولاد سے پاک ہے، رشتہ داروں

سے پاک ہے، وزیروں مشیروں سے پاک ہے، اعوان و انصار سے پاک ہے اور حضور ﷺ کے والد حضرت عبداللہ اور والدہ حضرت آمنہؓ ہے۔ آپ کے تین لڑکے حضرت عبداللہ، حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم ہیں۔ اور چار لڑکیاں حضرت رقیہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ ہیں۔ آپ کے دس چچا، چھ پھوپھیاں، رشتہ دار ہیں۔ آپ کے وزیر و مشیر و اعوان و انصار آپ کے صحابہؓ تھے۔ جس سے معلوم ہوا کہ اللہ اللہ ہے۔ اور رسول اللہ رسول اللہ ہے۔ یعنی وہ وہ ہے اور یہ یہ ہے۔ یہ وہ نہیں اور وہ یہ نہیں۔ اس لئے یہ عقیدہ غلط ہے کہ رسول خود خدا ہے۔

الَّذِي أُسْرِيَ بَعْبِدِهِ۔ وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے خاص بندے

حضرت محمد ﷺ کو لیلاً رات کے تھوڑے حصہ میں۔ اسراء کا معنی رات کی سیر کا ہے مگر اس میں شبہ تھا کہ ساری رات اسی سفر میں گزری تو اس شبہ کو لیلاً کہہ کر دور کیا کہ یہ سفر رات کے قلیل حصہ میں طے ہوا۔ بعض علماء نے کہا کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کو اسراء کہتے ہیں اور مسجد اقصیٰ سے دنیٰ فتنہؓ کے مقام تک کی سیر کو معراج کہتے ہیں مگر اسراء کے لفظ کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے اور کبھی معراج کا اطلاق بھی دونوں پر ہوتا ہے۔ اس لئے عام طور پر دونوں کو معراج کہتے ہیں۔

## معراج رات کو کیوں ہوا؟

### پہلی وجہ

کہ حضور ﷺ کو دو معجزے ملے۔ ایک قرآن مجید۔ دوسرا معراج۔ چونکہ قرآن مجید لیلۃ القدر کی رات میں نازل ہوا اس لئے معراج بھی رات کو کرایا گیا۔

### دوسری وجہ

دنیا میں دو سعادتیں بہت اہم ہیں۔ ایک حضور ﷺ کی پیدائش دوسرا معراج تو پیدائش کی سعادت اللہ نے دن کو دیدی۔ اور معراج کی سعادت اللہ تعالیٰ نے رات کو دے دی تاکہ اللہ کے عدل کا تقاضا پورا ہو جائے۔

### تیسری وجہ

اگر دن کو معراج ہوتا تو ہر ایک دیکھ رہا ہوتا تو صدیق اور زندیق میں فرق نہ ہوتا۔ اس لئے معراج رات کو کرایا تاکہ ماننے اور نہ ماننے والے میں فرق ہو جائے۔ کہ جو بن دیکھے مانے گا وہ صدیق ہوگا اور جو پیغمبر کی زبان مبارک سے سن کر بھی نہ مانے گا وہ زندیق ہوگا۔ تو ابو بکر صدیقؓ بنا اور ابو جہل زندیق بنا۔ بَعْدِہ اس میں خاتم الانبیاء کی عظمت کا ذکر ہے۔ جو عبدیت میں یکتا ہے وہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ غالیوں، بدعتیوں نے کہا کہ حضور ﷺ بشر نہیں بلکہ اللہ کا نور ہیں۔ بشریہ سیر کیسے کر سکتا ہے۔ تو

اللہ نے بعدہ کہہ کر ان کی تردید کی ہے۔ کہ تمہارا یہ عقیدہ غلط ہے بلکہ حضور ﷺ اللہ کے عبد ہیں اور بشر ہیں مگر بشر خود نہیں جا رہا بلکہ سبحان نے اس کو معراج کرایا ہے۔ یعنی اللہ سبحان ہے جو والدین و اولاد و خاندان سے پاک ہے اور حضور ﷺ کے والدین و اولاد ہے۔ اور آپ کا خاندان قریشی و ہاشمی ہے۔ آپ بشر ہیں تو قرآن کا اعلان ہے کہ نبی انسان ہے اور خدا سبحان ہے۔ اللہ نے پیغمبر کی بشریت و عبدیت کا اعلان دوسری جگہ فرمایا۔ وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ. تیسری جگہ فرمایا وَلَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَتَمَ لَهَا فَجَاءَهَا بِكَفٍّ مِّنَ الْمَاءِ وَنَمَرًا مِّنَ الْمَدْيِ وَكَأَنَّهَا كَتَمَتْ كُفًّا فَكَرِهَتْهُ فَذَكَرَ إِلَىٰ نَبِيِّهَا أَن لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَاتَّخَذَتْهَا قُورَانًا لِلَّذِينَ أَحْبَبَتْ لَقَدْ نَزَّلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَتِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ۔ اللہ چوتھی جگہ فرمایا وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا. پھر آپ کلمہ شہادت پڑھتے ہیں۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. تو اس میں پہلے حضور ﷺ کی عبدیت کا اقرار ہے اور پھر رسالت کا اقرار ہے۔ تو معلوم ہوا کہ حضور ﷺ عبد پہلے ہیں اور رسول بعد میں ہیں۔ اس لئے اللہ نے فرمایا بَعْدَهُ کہ ہم نے اپنے خاص بندے کو سیر کرائی۔ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى. یہ سیر مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ سے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس تک کرائی۔ معراج کے پہلے حصہ کی سیر کی ابتدا مکہ اور کعبہ سے ہوئی اور اس سیر کی انتہا بیت المقدس میں ہوئی۔ الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ. وہ مسجد اقصیٰ کہ جس کے ارد گرد ہم نے دینی اور دنیوی برکتیں رکھی ہیں۔ کیونکہ وہ جگہ بہت سے انبیاء کا مولد اور مسکن اور مدفن ہے۔ جہاں فرشتوں کا نزول ہوتا تھا۔ اور وحی اترتی تھی۔ یہ دینی برکت تھی اور اس جگہ چشمے، نہریں، درخت پھل بھی کثرت سے تھے۔ یہ دنیوی برکت تھی۔ لِنُرِيَهُ

مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ. یہ سیر ہم نے کیوں کروائی۔ تاکہ ہم آپ کو اپنی قدرت کی نشانیاں اور نمونے دکھلائیں جیسا کہ اس سفر میں مختلف واقعات دیکھے اور انبیاء سے ملاقات ہوئی اور انبیاء کی امامت کرائی اور آسمانوں کی سیر کرائی اور بیت المعمور اور سدرة المنتہی پر پہنچایا۔ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ. بیشک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے چونکہ معراج کا واقعہ عجیب اور انوکھا تھا۔ تو جو فدائی تھے انہوں نے بن دیکھے پیغمبر کی بات مانی اور اقرار کیا مگر جو ضدی اور منکرین تھے انہوں نے انکار کیا تو اس لئے فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں کی باتوں اور اقوال کو سن رہا ہے۔ اور بندوں کے افعال اور کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ تو ان کے مطابق ان کو جزاء و سزا دے گا۔

### سورة نجم کی اٹھارہ آیات کا مطلب

اب سورة نجم کی اٹھارہ آیات کا مختصر مطلب سمجھیں۔ ان آیات میں

تین چیزوں کا ذکر ہے۔

### پہلی چیز:

کہ پہلی چار آیات میں رسول اللہ کا ذکر ہے۔ یعنی حضور ﷺ کی نبوت و رسالت کو ثابت کیا گیا ہے اور آپ کے قول و فعل کو وحی الہی کہا گیا ہے۔ فرمایا وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ. یہ قسم ہے یعنی قسم ہے ستارہ کی جبکہ وہ غروب ہونے لگے۔ مَاضِلٌ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ. یہ جواب قسم ہے کہ نہیں حق سے بھٹکا تمہارا ساتھی اور نہ غلط راستہ اختیار کیا ہے قسم اور جواب قسم میں مناسبت یہی ہے کہ جس طرح ستارہ طلوع

سے لے کر غروب تک اپنی صحیح سمت پر چلتا ہے یعنی اپنی پوری مسافت طے کرنے میں اسی خط پر قائم رہتا ہے ادھر ادھر نہیں ہوتا تو اسی طرح حضور ﷺ اپنی پوری زندگی میں صراط مستقیم پر چلنے والے ہیں۔ ابتداء سے انتہا تک سیدھی راہ پر قائم ہیں۔ پھر اس سے یہ اشارہ کیا کہ جس طرح ستارے سے مسافر راہنمائی حاصل کرتا ہے۔ تو اسی طرح حضور ﷺ کی زندگی بھی از اول تا آخر ہمارے لئے مشعل راہ اور راہنمائی کا ذریعہ ہے۔ پھر اس سے یہ بھی اشارہ ہوا کہ جس طرح ستاروں کے غائب ہونے کے بعد آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اسی طرح تمام انبیاء بمنزلہ ستاروں کے ہیں اپنے اپنے وقت میں اپنی اپنی قوموں کی راہنمائی کے لئے تشریف لائے تو وہ ستاروں کی طرح دنیا سے غائب ہوئے تو ان کے بعد حضور ﷺ کا آفتاب نبوت طلوع ہوا۔ اب سورج کے بعد ستاروں کی روشنی کی ضرورت نہیں ہوتی تو حضور علیہ السلام کے بعد اب کسی نبی کی شریعت نہیں ہوگی۔ بلکہ صرف حضور علیہ السلام کی شریعت چلے گی تو اس سے حضور ﷺ کی رسالت ثابت ہوئی کہ آپ رسول ہیں کیونکہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ اپنی خواہش سے کوئی لفظ نہیں بولتے بلکہ آپ کی زبان سے بولا ہو لفظ اللہ کی وحی ہوتا ہے تو آپ کا ہر قول و فعل وحی الہی ہوا۔ اس لئے یہ نبی سچا ہے اس کی ہر بات سچی ہے۔

### دوسری چیز

پانچویں، چھٹی اور ساتویں آیات میں جبرائیل امین جو وحی کا واسطہ ہے اور

وحی پہنچانے والا ہے۔ اس کی قوت و عظمت اور حسن و جمال کا ذکر ہے اور حضور ﷺ کو جبرئیل کی معرفت اور جو قرب ہو اس کا ذکر ہے۔ فرمایا عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى. آپ کو سکھایا اس نے جو بڑی مضبوط قوتوں والا ہے۔ ذُو مِرَّةٍ نہایت زور والا ہے۔ اور دوسرا معنی ہے نہایت حسن و جمال والا ہے۔ یہ جبرئیل کی عظمت کا ذکر ہے کہ وہ بڑی قوت والا ہے۔ درمیان میں کوئی شیطانی تصرف وحی میں نہیں ہو سکتا۔ فَاسْتَوَى وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَى. پھر وہ جبرئیل سیدھا ہو بیٹھا جبکہ وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھا جیسا کہ روایات میں ہے کہ وحی کے ابتدائی دور میں حضور ﷺ نے جبرئیل کو اصلی شکل میں دیکھا کہ وہ آسمان کے مشرقی کنارہ پر ایک کرسی پر بیٹھا ہے اور اپنے پروں سے آسمان کے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک خلاء کو پر کر رکھا ہے تو اس وجہ سے حضور ﷺ پر کپکی طاری ہوئی اور گھر آ کر فرمایا ذِثْرُونِي ذِثْرُونِي تو اس پر يٰأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ کی آیات اتریں تو یہ حضور ﷺ کے جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ قرب کا ذکر ہوا اور اس وقت کا بھی کہ آپ وحی کے قاصد کے قریب بھی ہوئے اور اس کو پہچانا بھی۔ لہذا حضور ﷺ نے جو یہ کہا کہ مجھ پر جبرئیل علیہ السلام وحی لایا ہے۔ آپ نے اس کو قریب سے پہچانا ہے۔ یہ سچ ہے۔

### تیسری چیز

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى سے لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى تک گیارہ آیات میں ان حالات کا ذکر ہے جو اللہ اور رسول اللہ کے درمیان معراج کی رات میں واقع

ہوئے۔ یعنی جو رسول سچا ہے اور اس نے جبرئیل علیہ السلام کو قریب سے دیکھا اور پہچانا ہے اسی رسول کو اللہ کا بھی قرب حاصل ہوا اور اس نے اللہ کا دیدار بھی کیا اگرچہ بعض مفسرین نے ان ضمائر کو جبرئیل علیہ السلام کی طرف لوٹایا اور جبرئیل علیہ السلام مراد لیا ہے مگر راجح یہی ہے کہ یہ ضمائر اللہ کی طرف ہیں اور مراد اللہ کا دیدار اور قرب ہے۔

اللہ کا قرب، اللہ کا دیدار اور سدرۃ المنتہیٰ اور جنت وغیرہ کے مناظر جو آپ کو آسمانوں پر دکھلائے گئے ہیں وہ مراد ہیں۔ تو فرمایا تُمْ دَنَا فَتَدَلَّىٰ جب حضور ﷺ قرب کے مقام میں پہنچے تُوْتُمْ دَنِي پھر اللہ قریب ہوا فَتَدَلَّىٰ اور زیادہ قریب ہوا۔ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ پھر دو کمان کی مقدار کے برابر فرق رہ گیا یا اس سے بھی زیادہ نزدیک جب اتنا قریب ہو گیا تو اس انتہائی قرب و نزدیکی کے وقت فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ۔ پھر اللہ نے اپنے بندے پر حکم بھیجا جو کہ حکم بھیجا اس نے چاہا اللہ نے وحی فرمائی تو قرب کے مکان میں اللہ کا دیدار ہوا اور اللہ نے وحی کی مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ۔ جو آنکھ نے دیکھا، دل نے اس کو جھٹلایا نہیں بلکہ دل نے اس مشاہدہ کی تصدیق کی۔ مَكَرَافَتْمَا رُؤِنَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ اے منکرین تم تو جھگڑتے ہو۔ اس چیز پر جو ہمارے بندے نے دیکھی ہے کہتے ہیں کہ اتنا لمبا سفر آسمانوں کا، جنت جہنم کا کیسے ہو سکتا ہے۔ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ اور دوسری بار بھی حضور ﷺ نے اللہ کا دیدار کیا جبکہ سدرۃ المنتہیٰ سے اترے۔ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ۔ آرام و رہنے کے لئے بہشت ہے اس سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔

اَذْيَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى - جبکہ ڈھانپ رکھا تھا پیری کے درخت کو جس چیز نے ڈھانپ رکھا تھا حدیث میں ہے کہ سونے کے پتنگوں نے گھیر رکھا تھا۔ یہ سدرۃ المنتہیٰ ساتویں آسمان میں پیری کا درخت ہے۔ جس کو اللہ کی تجلیات و انوارات نے گھیرا ہوا ہے۔ لوح محفوظ سے جو دین کے احکام اترتے ہیں۔ ان کی منتہیٰ ہے۔ اسی طرح زمین کے تمام احوال و اعمال جو اللہ کے پاس پیش ہوتے ہیں۔ ان کی بھی منتہیٰ ہے۔ یہ سدرۃ دونوں کامرکز ہے۔ اس لئے اس کو منتہیٰ کہا ہے۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى - نہ نگاہ بہکی اور نہ حد سے بڑھی۔ یہ حضور ﷺ کے کمال ادب کا ذکر ہے۔ کہ جب اللہ کا دیدار کیا تو آپ کی آنکھ دائیں یا بائیں ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوئی اور نہ حد سے تجاوز کیا یعنی آگے بھی نہیں بڑھی بس ایک پر جمی رہی۔ اللہ کے دیدار میں مست رہی لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى - بے شک اللہ کے رسول ﷺ نے اللہ کی نشانیوں میں سے بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا۔ معراج میں اللہ کی عظمت والی نشانیوں کو دیکھا۔ سورہ بنی اسرائیل میں تَهْلِيلُهُ مِنْ آيَاتِنَا. یعنی وعدہ تھا کہ ہم نے معراج اس لئے کرایا کہ ہم آپ کو اپنی نشانیاں دکھلائیں تو سورۃ النجم میں اس وعدہ کے پورے ہونے کا ذکر ہے۔ لَقَدْ أَرَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج میں اللہ کی عظمت والی نشانیوں کو دیکھا۔

### احادیث کا مفہوم

اب احادیث کا مختصر مفہوم معلوم کریں۔

پہلی دو احادیث میں اللہ کے دیدار کا ذکر ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اللہ کو معراج کی رات دیکھا تھا۔ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ اللہ نے حضور ﷺ اور موسیٰؑ کے درمیان اپنے دیدار اور اپنے کلام کرنے کو تقسیم کیا ہے۔ حضور ﷺ کو دو مرتبہ اپنا دیدار کرایا۔ اور حضرت موسیٰؑ کے ساتھ دو مرتبہ کلام فرمایا۔

تیسری حدیث میں معراج کے تحفوں کا ذکر ہے۔ حضرت بریدہؓ کی روایت ہے کہ اللہ نے مجھے معراج کی رات تین تحفے عطا فرمائے۔ پہلا تحفہ پانچ نمازیں۔ پانچ نمازیں مومن کے ایمان کی علامت اور نشانی ہیں۔ دوسرا تحفہ سورۃ بقرہ کی آخری آیات اَمِنَ الرَّسُولُ سے آخر تک حضور ﷺ نے فرمایا مَن قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةِ كَفْتَاهُ۔ جو رات کو سوتے وقت پڑھ لے اس کی جان و مال و ایمان کی حفاظت کے لئے یہ کافی ہیں۔ تیسرا تحفہ اپنی امت کے لئے شفاعت مگر اس کے لئے ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریگا۔ ان تینوں روایات سے پیغمبر کا معراج ثابت ہوا۔

### معراج النبی ﷺ کی پانچ حکمتیں

آیات و احادیث کے مفہوم بیان کرنے کے بعد اب دوسری چیز معراج کا تفصیلی واقعہ اور اس کے ساتھ اس واقعہ سے عقائد و اعمال کے متعلق جو ہمیں سبق ملا ہے۔ ان کا تذکرہ کریں گے۔ پہلے یہ معلوم کریں کہ اللہ نے حضور ﷺ کو معراج کیوں کرایا۔ اس کی پانچ حکمتیں ہیں۔

## پہلی حکمت

تا کہ دنیا کو پتا چلے جیسے نبی اعلیٰ ہے اسکا معراج بھی اعلیٰ ہے۔ تمام انبیاء کو معراج زمین پر ہوا۔ حضور ﷺ کو معراج عرش بریں پر ہوا۔ حضرت نوح علیہ السلام کو معراج پانی کے طوفان میں ہوا۔ حضرت ابراہیم کو معراج آگ میں ہوا۔ حضرت اسماعیل کو معراج چھری کے نیچے ہوا اور حضرت یعقوب کو معراج بیٹے کی جدائی میں ہوا حضرت یوسف کو معراج کنویں میں ہوا۔ حضرت زکریا کو معراج آرے کے نیچے ہوا۔ حضرت یونس کو معراج مچھلی کے پیٹ میں ہوا۔ حضرت موسیٰ کو معراج کوہ طور پر ہوا۔ حضرت عیسیٰ کو معراج یہود کے حملہ کے وقت ہوا۔ جس نبی کو معراج ہوا، فرش پر ہوا۔ ایک حضور ﷺ ہیں کہ جن کو معراج عرش بریں پر ہوا۔

قرب موسیٰ اور ہے قرب محمد ﷺ اور ہے  
 طور سینا اور ہے عرش معلیٰ اور ہے  
 گل کو کیا مشابہت اس رخ لالہ رنگ سے  
 اس کی بہار اور ہے اور اس کی بہار اور ہے

## دوسری حکمت

تا کہ کائنات کو معلوم ہو کہ نبی کا شان نرالا ہے۔ اور وہ سب سے بالا ہے کیونکہ اس کو معراج زمین و آسمان شجر و حجر، جمادات و نباتات لوح و قلم عرش و کرسی سے بھی اوپر ہوئی اور آپ دُنئی فَتَدَلّی کے مقام پر پہنچے۔

## تیسری حکمت

اللہ نے اپنے پیغمبر کو اتنی اونچی سیر کرا کے بتا دیا کہ اے محبوب جہاں جہاں میری خدائی ہے وہاں وہاں تیری مصطفائی ہے۔ تو جہاں تک رب اکبر کی الوہیت کا ڈنکا بجے گا وہاں تک حضور انور کی نبوت کا بھی ڈنکا بجے گا۔

## چوتھی حکمت

تاکہ نبوت کی شان معلوم ہو کہ نوریوں کا سردار جبریل امین حضور ﷺ خیر البشر کا غلام نظر آتا ہے۔ آپ کو بیدار کرنے کے لئے اپنے پروں سے آپ کے قدموں کو مسل رہا ہے۔ اور پھر براق کا رکاب تھامے ہوئے نظر آ رہا ہے اور تمام نوری فرشتے پیغمبر کے غلام بنے ہوئے ہیں۔

## پانچویں حکمت

جو رسول ﷺ کی بشریت کا منکر ہے۔ اسکے منہ پر خاک پڑے کہ دیکھ بشر کو اللہ نے کتنا اونچا مقام اور انعام دیا اللہ نے رسول اللہ کی بشریت کا آسمانوں پر بھی ڈنکا بجا دیا۔

## معراج النبی ﷺ کی تفصیل

اب تفصیلی واقعہ سنیں چونکہ معراج کا واقعہ حضرت ابو ذرؓ، حضرت مالک بن صعصعہؓ، حضرت انس بن مالکؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت جابرؓ، حضرت ابن مسعودؓ ان اکابر صحابہ سے منقول ہے۔ اس لئے ہم ان سب روایات کا خلاصہ ذکر کریں گے۔

ایک روایت میں ہے۔ كَانَ النَّبِيُّ نَائِمًا فِي بَيْتِ أُمِّ هَانِي.

کہ حضور اُمّ ہانی کے گھر میں سوئے ہوئے تھے۔

دوسری روایت میں ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں اَنَا فِي شِعْبِ أَبِي طَالِبٍ۔

میں شعب ابی طالب میں تھا۔ ان میں تعارض نہیں کیونکہ ام ہانی کا گھر شعب ابی طالب میں تھا تو دونوں روایتیں درست ہیں۔

تیسری روایت میں ہے۔ فُرِحَ سَقْفِ بَيْتِي۔ کہ میرے گھر کی چھت کو

کھولا گیا تو اس میں بھی تعارض نہیں ہے کیونکہ ام ہانی آپ کے چچا ابوطالب کی بیٹی تھی تو ام ہانی کا گھر چچا زاد بہن کا گھر ہو اور چچا زاد کا گھر اپنا گھر ہوتا ہے اس لئے مجازاً بَيْتِي کہا ہے اور چوتھی روایت میں ہے۔ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيمِ مُضْطَجِعًا اِذَا تَانِي اِتٍ کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا اور جبرائیل آیا۔

پانچویں روایت میں ہے بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعًا فِي الْحِجْرِ عِنْدَ الْبَيْتِ

بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِذَا تَاهُ جِبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَمَعَهُمَا مَلَكٌ آخَرَ

چھٹی روایت میں فی الحجر کی جگہ فی الحطیم ہے اس میں تعارض

نہیں کیونکہ حطیم اور حجر ایک ہی جگہ کا نام ہے۔ جو بیت اللہ کے متصل حصہ ہے۔ جب

قریش سے تعمیر کا خرچہ ختم ہو گیا تو یہ حصہ باہر رہ گیا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں حطیم

میں لیٹا ہوا تھا دو آدمیوں کے درمیان ایک حضرت حمزہؓ اور دوسرے جعفر بن ابی طالب

تھے تو اچانک جبرائیل اور میکائیل تشریف لائے ایک اور فرشتہ بھی تھا اور مجھے جگایا

اب ان میں اور پہلی روایت میں بھی تعارض نہیں کیونکہ تطبیق یوں ہے۔ حضور ﷺ ام ہانی کے گھر سوئے ہوئے تھے۔ وہ ام ہانی کا گھر تھا جو چچا زاد بہن کا گھر یعنی اپنا ہی گھر تھا جو شعب ابی طالب میں تھا۔ فرشتوں نے آپ کو اس جگہ سے اٹھایا اور مسجد حرام میں لے آئے اور اور پھر وہاں آپ حمزہ و جعفرؓ کے درمیان حطیم میں سو گئے۔

ساتویں روایت میں ہے بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ - کہ میں نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا اور اس جگہ سے فرشتوں نے آپ کو جگایا اور اٹھایا اور زمزم کے کنویں پر لے آئے۔ اس سے ہمیں عقیدہ توحید کا سبق ملا ہے۔ کہ اللہ و رسول میں فرق ہے۔ یہی دلیل ہے کہ جو سونے والا تھا وہ حضرت محمد ﷺ ہے اور جو نیند کرنے سے پاک ہے وہ محمد مصطفیٰ کا خدا ہے۔

اللہ کے بارے میں ہے لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ کہ اللہ کو نیند نہیں آتی۔ اور حضور ﷺ تو حطیم میں سوئے ہوئے تھے۔ فرشتوں نے جگایا، اٹھایا تو یہ اللہ و رسول اللہ میں فرق ہوا۔ جس نے فرق نہیں کیا اس کا بیڑہ عرق ہوا۔ فَشَقَّ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى اسْفَلِ بَطْنِهِ آپ کا شق صدر ہوا اور سینہ کی ہڈی سے پیٹ کے نچلے حصہ تک کا حصہ کھولا گیا فَاسْتَخْرَجَ قَلْبَهُ فَغَسَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - آپ کے دل کو نکالا اور تین مرتبہ اس کو دھویا اثم اُتِيَ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِيًا حِكْمَةً وَإِيمَانًا پھر سونے کا ایک تھال لایا گیا جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا۔

فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِهِ وَمَلَأَهُ حِلْمًا وَعِلْمًا وَ يَقِينًا وَ إِيمَانًا وَ إِسْلَامًا

ثُمَّ أَطْبَقَهُ. پھر اس کو سینے میں ڈال کر سینے کو حلم، علم، یقین، ایمان اور اسلام سے بھر دیا اور پھر سینہ کو بند کر دیا۔ یہ سونے کا تھال جنت سے اس لئے لایا گیا۔ تاکہ انوارات و برکات کے جواہر سے آپ کے قلب مبارک کو بھر دیا جائے۔ تین مرتبہ اس کو دھویا۔ زمزم کے پانی سے آپ کے دل کو اس لئے دھویا گیا کہ اصل میں حضور ﷺ، حضرت ابراہیمؑ، واسماعیلؑ کی دعاء کا ثمرہ و نتیجہ ہیں اور یہ زمزم کا پانی حضرت اسماعیلؑ کی ایڑی سے نکلا۔ اس لئے اس نسبت کو باقی رکھنے کے لئے زمزم سے دھویا۔ ثُمَّ أَتَى بِالْبُرَاقِ مُسْرَجًا مُلْجَمًا وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ دُونَ الْبَعْلِ۔ پھر براق کی سواری لائی گئی جس پر زین بھی تھی اور لگام بھی تھی یہ براق سفید جانور بڑے قد والی سواری تھی گدھے سے بڑی اور خنجر سے چھوٹی تھی۔ براق برق سے ہے برق کا معنی بجلی کا ہے۔ اس کی تیزی بھی بجلی کی طرح تھی۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهِ اور دوسری روایت میں آتا ہے يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى بَصَرِهِ کہ جہاں اس کی نگاہ پڑتی تھی وہاں اس کے قدم پڑتے تھے اور براق چلتی بھی تھی اور اڑتی بھی تھی۔ حدیث میں ہے۔ إِذْ أَتَى عَلَى جَبَلٍ ارْتَفَعَتْ رِجْلَاهُ وَإِذْ هَبَطَ ارْتَفَعَتْ يَدَاهُ کہ جب پہاڑ پر آتی تو اس کے پچھلے پاؤں اُونچے ہو جاتے اور جب کسی وادی میں اترتی اس کے اگلے ہاتھ اُونچے ہو جاتے تاکہ پیغمبر کو بلندی اور پستی کی وجہ سے معمولی دھچکہ بھی نہ لگے اور فرمایا لَهِ جَنَاحَانِ فِي فَخْذَيْهِ۔ اس براق کی دونوں جانبوں میں پر تھے وہ اڑتی بھی تھی۔ اللہ کی ذات ہر بات پر قادر

ہے۔ اس نے براق کو اس طرح بنایا جب حضور ﷺ براق پر بیٹھنے لگے تو فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ وہ شوخی کرنے لگی تو جبرائیلؑ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور کہا اُسْكُنْ فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمَ عَلٰى اللّٰهِ مِنْ مُحَمَّدٍ اے براق تجھے پتا نہیں ایسا عظمت والا سوار تجھ پر سوار کبھی نہیں ہوا۔ فَارْفُضْ عَرَقًا۔ بس براق شرم سے پسینہ پسینہ ہوگئی اور وہ بیٹھ گئی۔ اور حضور ﷺ اس پر سوار ہوئے۔

بعض علماء نے کہا کہ براق نے زبان حال سے جواب دیا کہ اے جبرائیلؑ میں شوخی نہیں کر رہی بلکہ اپنی خوش قسمتی پر جھوم رہی ہوں کہ ایسا عظمت والا سوار آج مجھ پر سوار ہو رہا ہے۔

### دس جنتی جانور

بعض روایات میں ہے کہ دس جانور قیامت کے دن جنت میں داخل ہونگے کیونکہ یہ بھی رب کی توحید کے گواہ ہیں

پہلا جانور۔ بُرَاق جس پر انبیاء نے اور حضور ﷺ نے سواری کی یہ بھی اللہ کی توحید کی دلیل ہے۔ کیونکہ پیغمبر کا معجزہ اللہ کی توحید کی دلیل ہوتا ہے۔ اور اس نے انبیاء کا احترام کیا اس لئے جنت میں جائیگی۔

دوسرا جانور۔ نَاقَةُ الصَّالِحِ یعنی وہ اونٹنی جو پتھر سے نکلی تھی حضرت صالحؑ کا معجزہ تھی وہ بھی رب کی توحید کی دلیل تھی۔

تیسرا جانور۔ حمارِ غزیر حضرت عزیر علیہ السلام جس گدھے پر سوار تھے کیونکہ وہ بھی رب کی توحید کی دلیل تھا۔ اس لئے کہ حضرت عزیر نے ایک بستی سے گزرتے ہوئے کہا کہ ان کو اللہ کس طرح زندہ کریں گے۔ تو اللہ نے حضرت عزیر کو سو سال موت دے دی اور گدھا بھی مر گیا۔ سو سال کے بعد حضرت عزیر کو زندہ کیا اور فرمایا کہ اپنے اس گدھے کو دیکھ کیف نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا۔ کہ کس طرح ہم اس کی ہڈیوں کو جوڑتے ہیں اور ان پر کیسے گوشت چڑھاتے ہیں۔ وہ گدھا سامنے کھڑا ہو گیا یہ رب کی قدرت کا نمونہ تھا۔

چوتھا جانور۔ عجلِ خلیلؑ وہ بچھڑا جس کو حضرت ابراہیمؑ بھون کر فرشتوں کی مہمانی کے لئے لائے تھے۔ اس میں بھی توحید کا مسئلہ ظاہر ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو غیب کا علم نہ تھا کہ یہ فرشتے ہیں انہوں نے سمجھا یہ انسان ہیں۔

پانچواں جانور۔ کَبْشِ اسْمَاعِيلَؑ: یعنی وہ مینڈھا جو اللہ نے جنت سے بھیجا تھا۔ حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کے بدلہ میں یہ بھی رب کی توحید کی دلیل ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو غیب کا علم نہ تھا وہ تو سمجھ رہے تھے کہ اسماعیلؑ کی قربانی ہوگئی مگر اللہ نے بہشتی دنبہ بھیج دیا۔

چھٹا جانور۔ هُدُودِ سَلِيمَانَؑ: یعنی وہ ہدھد کہ جب حضرت سلیمانؑ نے پرندوں کی حاضری لی تو وہ غیر حاضر تھا۔ جب وہ آیا تو حضرت نے فرمایا تو کہاں تھا کہنے

لَكَاحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ - میں وہ خبر لایا ہوں جس کا آپ کو علم نہیں۔ اس نے بھی اللہ کی توحید کی گواہی دی۔ وہابی ہو گیا اس نے کہا حضرت سلیمانؑ کو غیب کا علم نہیں ہے تو اللہ نے اس کے لئے بھی جنت میں بھیجے کا فیصلہ کر دیا۔

ساتواں جانور - نَمَلَةُ سُلَيْمَانَ: یعنی وہ چیونٹی کہ جب حضرت سلیمان لشکر کے ساتھ آ رہے تھے تو کہنے لگی يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ - اے چیونٹیو اپنے سوراخوں میں داخل ہو جاؤ لَا يَحْطَمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ - کہیں حضرت سلیمانؑ اور ان کا لشکر تمہیں روند نہ ڈالیں اور وہ شعور نہ رکھتے ہوں کیونکہ ان کو غیب کا علم نہیں ہے۔ اس چیونٹی نے بھی رب کی توحید کی گواہی دی اس کو بھی اللہ نے جنت کا داخلہ دے دیا۔

آٹھواں جانور - كَلْبُ أَهْلِ الْكَهْفِ: یعنی اصحاب کہف کا کتا جس نے ان کا احترام کیا تو اللہ نے اس کو بھی ان کے ساتھ جنت میں داخل کر دیا تو جو انسان نیک لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے تو قیامت کے دن جہاں نیک لوگ ہونگے وہ بھی ساتھ ہوگا۔

نواں جانور - حُوتُ يُونُسَ: یعنی وہ مچھلی جس کے پیٹ میں حضرت یونسؑ رہے اس نے نبی کی حفاظت کی اور توحید کی گواہی کا مرکز بنی کیونکہ اس مچھلی کے اندر حضرت یونسؑ نے کہا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ - تو اس مچھلی کو بھی جنت مل گئی۔

دسواں جانور۔ بَقْرَةٌ بنی اسرائیل: یعنی وہ گائے جس کو بنی اسرائیل نے سوالات و جوابات کے بعد ذبح کیا۔ وہ بھی اللہ کی توحید کی دلیل تھی کہ جنہوں نے گائے کو معبود بنا رکھا تھا اس کی پوجا کرتے تھے تو جب اس کو ذبح کیا گیا تو ان کو سمجھایا گیا یہ کیسے معبود ہے جو خود ذبح ہوگئی۔ اپنے آپ کو نہ بچا سکی۔

اب براق پر سفر شروع ہوا جبرائیلُ أَخَذَ بِرِكَابِهِ وَمِيكَائِيلُ أَخَذَ بِذِمَامِهِ جبرائیلُ نے رکاب کو تھاما ہوا اور میکائیلُ نے لگام کو پکڑا ہوا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار فرشتے بھی ساتھ تھے۔

### مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک چار واقعات

اب مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جو سفر ہوا۔ اس میں بالاتفاق چار واقعات و حالات پیش آئے۔

### پہلا واقعہ

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم نے سفر کیا اور ایسی جگہ پہنچے جہاں کھجور کے درخت بہت تھے۔ تو جبرائیلُ نے کہا اَنْزِلْ فَصَلِّ هُنَا۔ اس جگہ آپ اتریں اور نماز پڑھیں۔ تو میں نے نماز پڑھی۔ تو جبرائیلُ نے کہا کہ آپ جانتے ہیں آپ نے نماز کہاں پڑھی ہے۔ تو میں نے کہا نہیں تو جبرائیلُ نے کہا صَلِّتِ بِطَيْبَةِ الْيَمَامَةِ الْمُهَاجِرَةِ کہ آپ نے جہاں نماز پڑھی ہے یہ مدینہ منورہ ہے جس کا نام طیبہ ہے یعنی جو پاک ہے جس کی طرف آپ نے ہجرت کر کے جانا ہے۔

دوسرا واقعہ

پھر دوسری جگہ ہم پہنچے تو جبرائیلؑ نے کہا اَنْزِلْ فَصَلِّ هُنَا کہ اس جگہ اتریں اور نماز پڑھیں تو میں نے اتر کر نماز پڑھی پھر جبرائیلؑ نے کہا هَلْ تَدْرِي اَيْنَ صَلَّيْتَ۔ آپ جانتے ہیں کہ کس جگہ آپ نے نماز پڑھی ہے قُلْتُ لَا میں نے کہا نہیں جبرائیلؑ نے کہا صَلَّيْتَ بِمَدْيَنَ عِنْدَ شَجَرَةِ مُوسَى۔ آپ نے جہاں نماز پڑھی یہ مدین ہے جو شجرہ موسیٰ کے نزدیک ہے۔

تیسرا واقعہ

پھر تیسری جگہ ہم پہنچے تو جبرائیلؑ نے کہا اس جگہ اتر کر نماز پڑھیں تو میں نے اتر کر نماز پڑھی تو جبرائیلؑ نے کہا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے تو میں نے کہا نہیں تو جبرائیلؑ نے کہا صَلَّيْتَ بِطُورِ سَيْنَا حَيْثُ كَلَّمَ اللهُ مُوسَى یہ طور سینا ہے جہاں اللہ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا۔

چوتھا واقعہ

چوتھی جگہ ہم پہنچے تو جبرائیلؑ نے کہا اس جگہ اتر کر نماز پڑھیں تو میں نے نماز پڑھی تو جبرائیلؑ نے کہا آپ جانتے ہیں یہ کونسی جگہ ہے جہاں آپ نے نماز پڑھی تو میں نے کہا نہیں تو جبرائیلؑ نے کہا صَلَّيْتَ بَيْتِ اللَّحْمِ حَيْثُ وُلِدَ عِيسَى۔ یہ بیت اللحم کی جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی تھی۔

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ہر جگہ موجود نہیں اور نہ آپ کو غیب کا علم ہے اور نہ آپ کو جمیع ماکان و مایکون کا علم ہے۔ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا اور عالم الغیب ہونا اور علم کلی رکھنا صرف اللہ کی صفت ہے۔

### انبیاء کی امامت

اب حضور ﷺ بیت المقدس میں پہنچے حضور براق سے اترے تو جبرائیل نے براق کو اسی جگہ حلقہ کے ساتھ باندھا جہاں تمام انبیاء باندھتے تھے اور ایک روایت میں جبرائیل نے پتھر پر انگلی رکھی اس میں سوراخ ہو گیا۔ تو اس سے باندھا پھر حضور ﷺ اور جبرائیل نے دو رکعت نفل ادا کی پھر مؤذن نے اذان دی اور امامت کبھی گئی اور تمام انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو بنفس نفیس بیت المقدس میں جمع کیا گیا۔ حدیث میں ہے۔

فَقَامُوا صُفُوفًا يَنْتَظِرُونَ مَنْ يَوْمُهُمْ. تمام انبیاء نے صفیں بنالیں اب انتظار میں تھے کہ کون امامت کرائیگا۔ تو أَخَذَ جِبْرَائِيلُ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ جبرائیل نے حضور ﷺ کے ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا۔ تَقَدَّمَ فَإِنَّكَ إِمَامٌ أَلَا وَ لَيْنَ وَلَا خَيْرِينَ آگے بڑھیں آپ ہی اولین و آخرین کے امام ہیں تو آپ نے ان کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس میں شریک عقیدہ کی تردید ہے کیونکہ غالی بدعتی نبی کو اپنے دروازہ پر بلاتا ہے حالانکہ تمام صحابہؓ نبی کے دروازہ پر گئے حضرت بلالؓ حبشہ سے حضرت صہیبؓ روم سے حضرت سلمانؓ فارس سے حضرت ابو ہریرہؓ یمن سے حضرت عمرو بن طفیلؓ دوس

سے یہ سارے صحابہؓ چل کر حضور کے پاس آئے اور پھر اللہ نے قرآن کو بھی آپ کے پاس بھیجا۔ آپ حضرت میں ہیں قرآن حضرت میں۔ آپ سفر میں ہیں قرآن سفر میں۔ آپ احد و بدر میں قرآن وہاں آیا۔ آپ حنین و خیبر میں قرآن وہاں آیا۔ جہاں حضور ﷺ ہیں وہاں جبرائیل وحی لیکر آیا ہے اور پھر جب اللہ نے حضورؐ کو آسمانوں پر بلایا تو کتنے اہتمام سے بلایا۔ جبرائیلؑ کو بھیجا، میکائیل علیہ السلام کو بھیجا، ستر ہزار فرشتوں کو بھیجا، براق کی سواری کو بھیجا، جنت کا تھال بھیجا، زمزم کا پانی بھیجا، قبر کا عذاب ختم کرایا، جہنم کے دروازے بند کرائے، جنت کو سجایا سنوارا گیا، ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو بیت المقدس جمع کیا، سب کو مقتدی بنایا، حضورؐ کو امام بنایا مگر شرک کا پرچار کرنے والے نے ایک حلوے کی دیگ پکائی ایک پلیٹ لڈو کی لائی اور کہا کھڑے ہو جاؤ نبی آگئے۔ حضور علیہ السلام یہاں موجود ہیں کتنا صاف جھوٹ ہے۔ حضور ﷺ کو تم نہیں بلا سکتے۔ نبی کو اس کا خدا بلا سکتا ہے۔ سامریو! کچھ ہوش کرو غلط عقائد سے توبہ کرو۔

### بیت المقدس کے راستہ سے معراج کیوں ہوا

بیت المقدس کے راستہ سے معراج اس لئے ہوا کہ جو نبی کعبہ کا امام تھا آج وہ بیت المقدس کا بھی امام ہوتا کہ اس کی عظمت کا اعلان ہو کہ یہ نبی امام القبلتین ہے۔

## ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو کس لئے جمع کرایا

### پہلی وجہ

اللہ کے علم میں تھا کہ ختم نبوت کے منکر آئیں گے تو اس میں ان کی تردید کر دی کہ جو نبی تھا وہ حضور ﷺ کی اقتداء میں بیت المقدس میں نماز پڑھ رہا تھا اور جو نبی نہیں تھا وہ اس اجتماع میں شریک نہ تھا۔ اب آپ جائزہ لیں کہ حضور کے پیچھے صفوں میں حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہم السلام سب تھے۔ مگر غلام احمد قادیانی انگریزوں کا بنایا ہوا جعلی نبی نہیں تھا۔ اس کا معراج کی رات ان صفوں میں نہ ہونا، اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ دجال ہے، کذاب ہے، جھوٹا ہے نبی نہیں ہے۔

### دوسری وجہ:

اللہ کے علم میں تھا کہ کچھ لوگ اہل بدعت ہونگے جو کہیں گے کہ نبی حاضر و ناظر ہر جگہ موجود ہے۔ تو اس سے ان کی بھی تردید کر دی کہ جہاں حضور ﷺ ہوں وہاں حضرت آدم علیہ السلام امامت نہیں کر سکتے، حضرت نوح علیہ السلام امام نہیں ہو سکتے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام مصلیٰ پر نماز کی امامت نہیں کر سکتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام نہیں بن سکتے بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے کوئی نبی مصلیٰ پر امامت کے لئے کھڑا نہیں ہو سکتا جب حضور کی موجودگی

میں کوئی نبی امام نہیں بن سکتا تو پھر دوسرا کون ہے جو امام بن سکتا ہے۔ آج کا عالی مولوی مصلیٰ پر امام بن کر کھڑا ہے اور پھر کہتا ہے کہ حضور علیہ السلام بھی موجود ہیں۔ یہ عقیدہ غلط ہے ہر جگہ موجود وہ ہے جس کی ہم سر بسجود ہو کر عبادت کرتے ہیں۔ اس عالی مشرک کو کہو اگر حضور موجود ہیں تو پھر مصلیٰ چھوڑو اور اگر مصلیٰ پر امامت کے لئے تو کھڑا ہے تو پھر شرکیہ عقیدہ چھوڑو۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ حضور ﷺ کی موجودگی میں کوئی امام نہیں بن سکتا، ہاں جس کو حضور ﷺ خود مصلے پر کھڑا کر دیں۔

جیسے حضرت ابو بکرؓ کیلئے فرمایا

مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. ابو بکر کو کہو صحابہؓ کو نماز پڑھائے

### تیسری وجہ

اللہ نے عالم ارواح میں انبیاء سے جو عہد لیا تھا کہ **وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ** کہ جب تمہارے پاس میرا رسول آئے تو اس کی تصدیق کرنا تو اس رات اس عہد کو پورا کرایا گیا کہ تمام انبیاء نے آپ کی امامت میں اقتداء کی اور انبیاء کو بتلایا گیا کہ جس نبی کے متعلق تم سے وعدہ لیا تھا وہ حسین ماہ جبین، دُنشین، نازنین رحمۃ للعالمین یہ نبی ہے۔

### چوتھی وجہ

حضور ﷺ کی امامت سے اشارہ کیا کہ اب تمام انبیاء کی شریعتیں منسوخ

ہیں اب قیامت تک ایک کی شریعت کا راج چلے گا۔

## اللہ کی حمد و ثناء انبیاء کی زبانی

بیت المقدس میں ہر نبی نے اللہ کی تعریف کی اور حضور ﷺ نے بھی اللہ کی تعریف کی چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کی حمد و ثناء ان الفاظ سے کی۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اتَّخَذَنِي خَلِيلًا وَاعْطَانِي مُلْكًا عَظِيمًا وَجَعَلَنِي أُمَّةً قَانِتًا يُؤْتِمُّ بِي وَانْقَدَنِي مِنَ النَّارِ وَجَعَلَهَا عَلَيَّ بَرْدًا وَسَلَامًا۔ اس اللہ کے لئے حمد ہے۔ جس نے مجھے اپنا خلیل بنایا۔ اور مجھے ملک عظیم عطا کیا اور امام و پیشوا بنایا اور آگ کو میرے اوپر ٹھنڈا اور سلامتی والا بنایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوں تعریف کی۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَلَّمَنِي تَكْلِيمًا وَجَعَلَ هَلَاكَ آلِ فِرْعَوْنَ وَنَجَاةَ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَيَّ يَدِي وَجَعَلَ مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میرے ساتھ بلا واسطہ کلام فرمائی اور قوم فرعون کو ہلاکت اور بنی اسرائیل کی نجات میرے ہاتھ پر ظاہر فرمائی اور میری امت سے ایسی قوم بنائی جو حق کے مطابق ہدایت کرتے اور حق کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے اس طرح حمد کی

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ لِي مُلْكًا عَظِيمًا وَعَلَّمَنِي الزَّبُورَ وَالْآنَ لِي الْحَدِيدُ وَسَخَّرَ لِي الْجِبَالَ وَالطَّيْرَ يُسَبِّحُنَّ مَعِيَ وَاعْطَانِي الْحِكْمَةَ وَفَضَلَ الْخِطَابَ۔ کہ اس خدا کا شکر ہے جس نے مجھے ملک عظیم عطا فرمایا اور مجھے زبور کتاب سکھلائی اور لوہے کو

میرے لئے نرم کر دیا اور پہاڑوں و پرندوں کو میرے لئے مسخر کر دیا وہ میرے ساتھ تسبیح کہتے ہیں اور مجھے حکمت و علم عطا کیا اور مجھے ایسا خطاب عطا کیا۔ جو حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے یوں حمد و ثنا کی الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَخَّرَ الرِّيحَ وَسَخَّرَ لِي الشَّيَاطِينَ وَآتَانِي مُلْكًا عَظِيمًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْهُمُ بَعْدِي۔ حمد اس اللہ کے لئے ہے۔ کہ جس نے میرے لئے ہوا کو اور جنات کو مسخر کر دیا اور ایسی بادشاہت عطا فرمائی۔ کہ جو میرے بعد کسی کے لئے مناسب نہ ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف یہ تھی۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنِي كَلِمَةً وَجَعَلَ مَثَلِي مِثْلَ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ وَعَلَّمَنِي الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَجَعَلَنِي أَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ وَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَجَعَلَنِي أُبْرِي الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ وَرَفَعَنِي وَطَهَّرَنِي وَأَعَادَنِي وَأُمِّي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَلَمْ يَكُنْ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْنَا سَبِيلًا۔ اس اللہ کے لئے شکر ہے کہ جس نے مجھ کو کلمہ سے بنایا یعنی کلمہ کُنْ سے بغیر باپ کے پیدا کیا۔ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر باپ کے مٹی سے پیدا کیا اور مجھے کتاب و حکمت کی تعلیم دی اور معجزات عطا کئے اور مجھے آسمانوں پر اٹھا لیا۔ اور مجھے اور میری والدہ کو شیطان کے اثرات سے محفوظ کر لیا۔

حضور ﷺ نے یوں تعریف کی حضور ﷺ نے فرمایا۔ كَلُّكُمْ اَنْتِي رَبُّهُ  
 وَاَنَا مُثْنٍ رَبِّي - ہر نبی نے اللہ کی تعریف اپنے اپنے انداز میں کی ہے۔ اب میں بھی  
 اپنے رب کی تعریف کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اَرْسَلَنِي  
 رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَكَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ فِيهِ بَيَانٌ  
 لِّكُلِّ شَيْءٍ جَعَلَ اُمَّتِي خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ اُمَّتِي وَسَطًا  
 وَجَعَلَ اُمَّتِي هُمُ الْاَوَّلُونَ وَهُمْ الْاٰخِرُونَ وَشَرَحَ لِي صَدْرِي وَرَفَعَ عَنِّي  
 وَزِدْرِي۔ حمد اس اللہ کے لئے ہے۔ جس نے مجھے رحمتہ للعالمین بنایا اور تمام جہانوں  
 کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنایا اور مجھ پر وہ کتاب اتاری ہے۔ جس  
 میں تمام دینی امور کا ذکر ہے اور اللہ نے میری امت کو بہترین امت بنایا ہے اور  
 درمیانی امت بنایا ہے اور میری امت کو ظہور میں آخری بنایا ہے اور میرے سینہ کو کھول  
 دیا ہے۔ اور مجھ سے بوجھ کو اتارا ہے۔ اور میرے ذکر کو سب سے بلند کیا ہے اور مجھے  
 خاتم اور فاتح بنایا ہے تو حضرت ابراہیم نے اس کے بعد آپ کی ان الفاظ میں تائید کی  
 کہ وَبِهَذَا فَضَّلَكُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ کہ اے انبیاء ان فضائل کی  
 وجہ سے حضور ﷺ تم سب پر فضیلت پا گئے۔

اس کے بعد اب معراج کا دوسرا حصہ شروع ہوا۔ پہلا سفر مسجد حرام سے مسجد  
 اقصیٰ تک براق کے ذریعہ ہوا۔ اب دوسرا سفر مسجد اقصیٰ سے مقام قرب تک جنت کی  
 سیڑھی کے ذریعہ ہوا۔ روایات میں ہے کہ اس سیڑھی کے دس زینے تھے۔ ایک سونے

سے دوسرا چاندی سے تھا۔ پہلے سات زینے کے ذریعے سات آسمانوں تک پہنچے اور آٹھویں زینے کے ذریعے سدرة المنتہیٰ تک پھر نویں زینہ کے ذریعے اس جگہ تک پہنچے جہاں قلموں کے لکھنے کی آواز سنی جا رہی تھی۔ پھر دسویں زینے کے ذریعے عرش تک پہنچے۔ آج یہ اشکال بھی حل ہو گیا کہ آپ سیڑھی کے ذریعے آسمانوں پر عرش تک کیسے پہنچے۔ دیکھئے آپ کے ہاں لفظیں ہوتی ہیں۔ اس کے ذریعے بٹن دبا کر ایک منزل سے دوسری منزل دوسری سے تیسری منزل اسی طرح اس سے زیادہ منزلوں تک انسان پہنچتا ہے تو آواز آتی ہے یہ انسان کی بنائی ہوئی لفٹ ہے جس کے ذریعے یہ منزلیں طے کرتے ہیں اور وہ تو رحمان کی بنائی ہوئی لفٹ تھی بس آپ نے ایک زینہ پر قدم رکھا پہلے آسمان کو پہنچ گئے۔ پھر دوسرے زینہ پر قدم رکھا تو دوسرے آسمان کو پہنچ گئے۔ اسی طرح سات آسمانوں تک پہنچے پھر سدراہ تک پھر صریف اقلام کی جگہ پھر عرش پر پہنچ گئے۔

اسی طرح یہ اشکال بھی حل ہو گیا کہ آسمانوں پر کیسے گئے وہاں تو زمہریر یا نارکا طبقہ ہے۔ آج جدید سائنس والوں نے چاند پر پہنچنے کی کوشش کی۔ راکٹ سیارے چھوڑے، کہتے ہیں ہم یہ کر کے آئے، یہ لائے اگرچہ پورے نہ پہنچے مگر معراج کا مسئلہ حل ہو گیا کہ تمہارے سیارے راکٹ جاسکتے ہیں تو خدا جو قادر ہے وہ محمد ﷺ کو بھی بلا سکتا ہے۔

### معراج جسمانی کے دلائل

حضور ﷺ کا یہ معراج جسمانی تھا۔ آپ کے جسم اور روح دونوں کو بیداری

کے حال میں یہ معراج کرایا گیا۔

### پہلی دلیل

سُبْحَانَ كَالْفَرْقِ كَيْونکہ یہ عجیب چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور عجیب چیز جنت کی سیر تھوڑے وقت میں اتنی لمبی سیر جسم کے ساتھ کرانا ہے۔ اور روح کی سیر خواب اور نیند میں کوئی بعید و عجیب چیز نہیں ہے۔ خواب تو غیر نبی کو بھی آسکتا ہے۔ سبحان كَالْفَرْقِ بتلا رہا ہے۔ کہ معراج جسمانی تھا۔

### دوسری دلیل

اَسْرَى كَالْفَرْقِ كَيْونکہ قرآن مجید میں جہاں یہ لفظ بولا گیا ہے اس سے مراد جسم اور روح ایک ساتھ ہے۔ جیسے سورۃ شعراء میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں ہے۔ **وَ اَوْحَيْنَا اِلَى مُوسَى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِي اِنَّكُمْ مُتَّبِعُونَ**۔ اے موسیٰ میرے بندوں کو رات کے کسی حصہ میں لے جائیں کیونکہ فرعون کا لشکر آپ کے پیچھے آرہا ہے۔ اسی طرح حضرت لوط علیہ السلام کے قصہ میں ہے۔ **قَالُوا يَلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يُّصَلُوْا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاهْلِكَ بِقَطْعِ مِّنَ اللَّيْلِ**۔ فرشتوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ ہم آپ کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ آپ پریشان نہ ہوں وہ لوگ آپ کی طرف نہ پہنچیں گے۔ آپ رات کے کسی حصہ میں اپنے اہل کو لے کر چلے جائیں۔ تو ان آیات میں اسراء سے مراد جسم و روح دونوں ہیں لہذا **الَّذِي اَسْرَى** میں بھی جسم و روح دونوں مراد ہیں۔

تیسری دلیل

بِعَبْدِهِ كَالْفِظِ هِيَ۔ کیونکہ عبد کا لفظ بھی جسم و روح دونوں پر بولا جاتا ہے جیسا کہ فرمایا وَ اِنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ اَوْرَجَّهٖ فَرَمَا يَا وَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهِ اَوْرَجَّهٖ فَرَمَا يَا وَاِنْ كُنْتُمْ فِى رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا۔

چوتھی دلیل

براق پر سوار ہونا ہے جانور پر سوار جسم و روح دونوں ہوتے ہیں سوار صرف روح نہ تھی بلکہ جسم و روح دونوں تھے۔

پانچویں دلیل

جنت کی سیڑھی کے ذریعہ آپ آسمانوں پر گئے تو سیڑھی پر صرف روح نہیں چڑھی تھی بلکہ جسم و روح دونوں تھے۔ جیسے آپ سیڑھی پر چڑھتے ہیں تو آپ کا جسم روح کے ساتھ ہوتا ہے۔

چھٹی دلیل

آپ کا امام ہونا ہے امام صرف روح نہیں ہوتی بلکہ جسم و روح دونوں ہوتے ہیں۔ جیسے آپ امامت کراتے ہیں تو امامت صرف آپ کی روح نہیں کراتی۔ بلکہ جسم روح سمیت ہوتی ہے۔

ساتویں دلیل

شق صدر دلیل ہے کیونکہ شق صدر روح کا نہیں ہوا۔ بلکہ یہ جسم کا ہوا تھا۔

آٹھویں دلیل

آپ کا دودھ پینا اور آپ کا پانی پینا یہ سب جسم و روح کا کام ہے۔  
خلاصہ یہ آٹھ دلائل ہیں کہ معراج جسمانی تھا۔ آپ کی جسم و روح دونوں کو معراج  
ہوا۔ پھر حضور ﷺ فرماتے ہیں فَعَرَجَ بِي إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا۔ کہ مجھے آسمان دنیا کی  
طرف اٹھایا گیا۔

حضور ﷺ کی آسمانوں کی سیرپہلا آسمان..... حضرت آدم سے ملاقات

جب حضور ﷺ کی سیر پہلے آسمان کی طرف ہوئی تو آپ نے ایک فرشتہ  
دیکھا جس کا نام اسماعیل تھا وہ صاحب السماء الدنيا تھا یعنی خازن تھا۔ اس کے  
آگے ستر ہزار فرشتے تھے اور ہر فرشتہ کے ساتھ ایک لاکھ فرشتہ تھا۔ اب جبرئیل علیہ  
السلام نے خازن کو دروازہ کھولنے کو کہا اور کہا افْتَحْ تو خازن نے کہا مَنْ هَذَا تم کون  
ہو تو کہا جبرئیل ہوں خازن نے کہا مَنْ مَعَكَ۔ آپ کے ساتھ کون ہے تو جبرئیل  
علیہ السلام نے کہا مَعِيَ مُحَمَّدٌ میرے ساتھ حضور ﷺ ہیں۔ تو خازن نے کہا  
أُرْسِلَتْ إِلَيْهِ کیا تمہیں حضور ﷺ کی طرف بھیجا گیا تھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا

نَعَمْ ہاں مجھے بھیجا گیا تھا تو فرشتے نے کہا مَرْحَبًا وَأَهْلًا وَنِعْمَ الْمَجِيئِيُّ جَاءَ۔ تمہارا آنا مبارک ہے اور آنے والا اچھا ہے اب فرشتے نے آسمان دنیا کے دروازہ کو کھولا تو حضور فرماتے ہیں۔ ہم نے وہاں دیکھا فَاِذَا فِيهَا اٰدَمُ۔ پہلے آسمان میں حضرت آدم تھے۔

جبریل نے کہا هٰذَا اَبُوكَ اٰدَمُ۔ یہ آپ کے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ۔ آپ ان پر سلام کہیں۔ تو حضور ﷺ نے سلام کہا۔ حضرت آدم نے سلام کا جواب دیا اور باپ نے بیٹے کا استقبال کیا اور کہا مَرْحَبًا بِاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔ اے میرے نیک بیٹے اور نبی صالح تم کو مبارک ہو۔ حضرت آدم نے بھی حضور ﷺ کی بشریت کا اعلان کیا کہ وہ اولاد آدم سے ہیں۔ یہ میرا کمال والا بیٹا ہے جس کا نام سنا تھا۔ آج اس سے ملاقات ہو رہی ہے۔ حضرت آدم کے جملہ مَرْحَبًا بِاِبْنِ الصَّالِحِ نے عالی مشرک بدعتی کی تردید کر دی اور بتلادیا کہ آدم ابوالبشر ہے۔ حضور ﷺ سید البشر ہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں عَلَيَّ يَمِينِيهِ اَسْوَدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ اَسْوَدَةٌ اِذَا نَظَرَ قَبْلَ يَمِينِهِ ضَحَكَ وَاِذَا نَظَرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى۔ حضرت آدم کے دائیں طرف ان کی اولاد کی روچیں ہیں اور بائیں طرف بھی ان کی اولاد کی روچیں ہیں جب وہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب وہ بائیں طرف دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔

دوسری روایت میں ہے کہ ان کی دائیں طرف سے ایک دروازہ ہے جس

سے خوشبو نکلتی ہے اور بائیں طرف سے ایک دروازہ ہے جس سے بدبو نکلتی ہے۔ تو حضور ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا یہ دائیں بائیں کون ہیں تو جبرائیل نے کہا

فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ الْيَسَارِ مِنْهُمْ أَهْلُ النَّارِ - یعنی دائیں طرف سے ان کی نیک اور جنتی اولاد کی روحیں ہیں جب ان کو دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور بائیں طرف سے ان کی جہنمی اولاد کی روحیں ہیں جب ان کو دیکھتے ہیں تو غمگین ہوتے ہیں اور روتے ہیں۔

### پہلے آسمان میں حضرت آدم سے ملاقات کی حکمت

اس سے اشارہ کیا کہ جس طرح شیطان کی دشمنی کی وجہ سے حضرت آدم کو آسمان اور جنت سے زمین کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ اسی طرح آپ کو بھی ایک وقت دشمنوں کی مخالفت کی وجہ سے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنی ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہوا آپ نے ہجرت فرمائی۔

### دوسرا آسمان۔ حضرت یحییٰ و حضرت عیسیٰ علیہما السلام سے ملاقات

ثُمَّ عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ. حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر مجھے دوسرے آسمان پر پہنچایا گیا وہاں بھی دوسرے آسمان کے خازن سے یہی سوال وجواب ہوئے اور پھر اس نے دروازہ کھولا تو اس آسمان میں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جبرائیل علیہ السلام نے تعارف کرایا ہذا يَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ - یہ حضرت یحییٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام ہیں



خلاف سازشیں کیں مگر اللہ نے ان کی حفاظت فرمائی۔ اسی طرح آپ کے خلاف بھی منصوبے بنائیں گے مگر اللہ آپ کی حفاظت کرے گا چنانچہ ایسا ہوا اللہ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قرابت نسبی تھی کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام و یحییٰ علیہ السلام دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یحییٰ علیہ السلام کو بھی ملاقات کا شرف عطا فرمایا گیا۔

تیسرا آسمان..... حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات

ثُمَّ عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّلَاثَةِ - حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر میں تیسرے آسمان پر پہنچا تو یہاں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جبرئیل علیہ السلام نے تعارف کرایا فرمایا هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. یہ یوسف علیہ السلام ہیں۔ ان پر سلام کہو تو میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا مَرُّ حَبَا بِالْآخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ نے ایسا حسین پیدا کیا کہ جس طرح چودھویں کا چاند حسن میں ستاروں پر فائق ہوتا ہے اسی طرح ان کا حسن دوسرے لوگوں پر فائق تھا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ ملاقات کی حکمت

اس میں اشارہ تھا کہ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے خلاف برادران نے حسد کیا مگر حاسدین کامیاب نہ ہوئے اور پھر حضرت یوسف علیہ السلام

نے اپنے دشمنوں کو معاف کر دیا تھا۔ اسی طرح آپ کے ساتھ بھی قریش مکہ حسد کریں گے۔ مختلف تکلیفیں دیں گے مگر وہ حاسد کامیاب نہ ہوں گے۔ آخر فتح آپ کی ہوگی۔ مکہ فتح ہوگا اور آپ بھی اپنے حسن اخلاق کی بناء پر ان دشمنوں کو معاف کر دیں گے چنانچہ ایسا ہوا حضور ﷺ نے لَا تَشْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہہ کر عام معافی کا اعلان کر دیا۔

### چوتھا آسمان..... حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات

ثُمَّ عُرِّجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ - حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر مجھے چوتھے آسمان پر پہنچایا گیا وہاں حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو جبریل علیہ السلام نے تعارف کرایا۔ هَذَا اِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَهْتَدِي بِرَأْسِهِ إِلَى الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔ اور انہوں نے جواب دیا اور کہا مَرَّ حَبَابًا بِالْآخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔

### حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات کی حکمت

اس میں دو حکمتیں ہیں۔

پہلی حکمت کہ حضرت ادریس علیہ السلام فن کتابت کے موجد تھے تو اس ملاقات سے اشارہ کیا کہ آپ بھی بادشاہوں کو خط و کتابت کے ذریعہ اسلام کی دعوت دیں گے چنانچہ آپ نے سلاطین کو خطوط کے ذریعہ اسلام کی دعوت دی۔

دوسری حکمت حضرت ادریس علیہ السلام کو بلند مقام عطا فرمایا۔ جیسا کہ فرمایا

وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا تُو اس ملاقات سے اشارہ کیا کہ اے پیغمبر آپ کو بھی ہم بلند مقام عطا فرمائیں گے۔ جیسا کہ فرمایا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔

پانچواں آسمان..... حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات

ثُمَّ عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ۔ حضور ﷺ نے فرمایا پھر مجھے پانچویں آسمان پر پہنچایا گیا تو وہاں حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ جبرئیل علیہ السلام نے تعارف کرایا ہذا ہارون علیہ السلام فَسَلِّمْ عَلَيْهِ۔ یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں ان پر سلام کہو۔ تو میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مَرْحَبًا بِالْإِخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔

حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات کی حکمت

اس ملاقات میں اشارہ تھا کہ جس طرح حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنی قوم کو گوسالہ پرستی سے روکا مگر انہوں نے نبی کی بات نہ مانی بلکہ مخالفت کی تو ہلاک ہوئے۔ اللہ کی ان پر گرفت ہوئی۔ اسی طرح اے میرے محبوب علیہ السلام قریشی سردار جب آپ کی بات نہ مانیں گے اور الٹا مخالفت کریں گے تو وہ بھی ہلاک ہوں گے۔ اور اسی طرح ہوا۔ قریشیوں نے بات نہ مانی تو مکہ میں قحط آیا اور یہ لوگ جنگل میں مردار کھاتے اور غلاظت کھاتے رہے اور پھر غزوہ بدر میں قریشیوں کے سردار ذلیل و رسوا ہوئے۔

## چھٹا آسمان..... حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

ثُمَّ عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ.

حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر مجھے چھٹے آسمان کی طرف پہنچایا گیا۔ تو وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ جبرئیل علیہ السلام نے تعارف کرایا کہ هَذَا مُوسَىٰ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ۔ کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں ان پر سلام کہو تو میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا اور کہا مَرَّ حَبَابًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب میں آگے بڑھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام رونے لگے تو ان سے کہا گیا کہ آپ کے رونے کی وجہ کیا ہے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا اللہ رونا اس لئے آ گیا کہ اس جوان کو میرے بعد بھیجا مگر جنت میں اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ ہوں گے۔ یہ طبعی اور فطری طور پر رونا آیا۔ یہ حسد نہیں تھا کیونکہ نبی گناہوں اور حسد سے پاک ہوتے ہیں۔

## حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی حکمت

اس میں تین حکمتیں ہیں۔

پہلی حکمت اس طرف اشارہ تھا کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ کوہ طور پر کلام کیا۔ تو آپ سے بھی رب تعالیٰ بلا واسطہ کلام فرمائیں گے۔ چنانچہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ کلام فرمایا۔

دوسری حکمت اس میں اشارہ تھا کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام شام

میں ظالموں کے مقابلہ میں جہاد کے لئے گئے اور کامیابی ہوئی اور دشمن صلح پر آمادہ ہوئے۔ اسی طرح آپ بھی شام میں داخل ہوں گے اور آپ کو کامیابی ہوگی۔ چنانچہ آپ غزوة تبوک کے لئے گئے۔ اور آپ کو کامیابی ہوئی۔ دومة الجندل کے سردار نے جزیہ دیکر صلح کی۔

تیسری حکمت اس میں اشارہ تھا کہ جس طرح ملک شام حضرت موسیٰ کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام کے ہاتھ پر فتح ہوا اسی طرح اے محبوب ملک شام بھی آپ کے بعد آپ کے خلیفہ کے ہاتھ پر فتح ہوگا۔ چنانچہ حضور ﷺ کے بعد حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر ملک شام فتح ہوا۔

ساتواں آسمان..... حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات

ثُمَّ عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ - حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے ساتویں آسمان پر پہنچایا گیا تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو جبریل علیہ السلام نے تعارف کرایا۔ هَذَا أَبُوكَ اِبْرَاهِيمَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ يَآ اَبَاكَ کے باپ حضرت ابراہیم ہیں۔ اس کو سلام کہو۔ تو میں نے سلام کہا انہوں نے جواب دیا اور فرمایا مَرْحَبًا بِالْاَبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا آپ اپنی امت کو کہیں کہ اِنَّ الْجَنَّةَ قِيَعَانِ جَنَّتِ خَالِي مِيْدَانِ هِيَ۔ غِرَاسُهَا سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنی یہ کلمات تمہارے لئے جنت میں درخت لگانے کا ذریعہ ہیں ان کو پڑھو گے

تمہارے لئے جنت میں باغ لگیں گے۔

### حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی حکمت

اس میں اشارہ تھا کہ آپ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ثمرہ ہیں۔ آپ نے فرمایا اَنَا دَعْوَةُ أَبِي اِبْرَاهِيمَ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کے وقت اس کی آبادی کی دعا فرمائی تھی۔ کہ یا اللہ اس کے آباد کرنے والا عرب والوں میں سے بھیج۔ تو اس ملاقات سے اشارہ کر دیا کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہیں کعبہ کی آبادی کا ذریعہ بنیں گے۔  
حضرات توجہ کریں اس سے عقیدہ کی تین باتیں معلوم ہوتیں۔

پہلی بات۔ کہ حضور ﷺ بشر و انسان ہیں۔ دلیل کہ ہر نبی علیہ السلام نے حضور ﷺ کی بشریت پر مہر ثبت کر دی کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مَرَحَبًا بِالْأَبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ کہا کہ نیک و صالح فرزند اور صالح نبی کو مبارک ہو اور باقی ہر نبی نے مَرَحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ کہا کہ صالح بھائی اور صالح نبی کو مبارک ہو۔ اور حضرت آدم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کا حضور ﷺ کو فرزند اور بیٹا کہنا اور باقی انبیاء کا حضور ﷺ کو بھائی کہنا۔ یہ آپ کی بشریت کی دلیل ہے۔ جاہل غالی بشریت کا انکار کرتا ہے اور خدا کا ہر نبی رسول اللہ کی بشریت کا اقرار کرتا ہے جو بشریت کا اقرار کرتا ہے۔ اس کا تعلق اللہ کے نبیوں سے ہوگا اور جو انکار کرتا ہے۔ اس کا اللہ کے انبیاء سے تعلق نہ رہا۔ ہم پیغمبر کو

صرف بشر تو نہیں کہتے بلکہ ہم تو سید البشر افضل البشر کہتے ہیں۔ تمام بشروں کا سردار کہتے ہیں۔  
دوسری بات۔ یہ ہے کہ حضور ﷺ حاضر و ناظر نہیں۔ جو حاضر و ناظر ہوتا ہے وہ ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ جاتا نہیں۔ حضور ﷺ تو پہلے آسمان کو چھوڑ کر دوسرے پر پہنچے۔ پھر دوسرے کو چھوڑ کر تیسرے پر پہنچے اسی طرح ساتویں آسمان تک پہنچے۔

تیسری بات۔ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کو علم کلی نہیں یعنی جمیع ماکان و مایکون کا علم نہیں اور علم غیب بھی نہیں۔ علم کلی اور علم غیب دونوں اللہ تعالیٰ کی صفتیں ہیں۔ کیونکہ جو علم کلی رکھتا ہے اور جس کو علم غیب ہے اس کو تعارف کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور جبرائیل علیہ السلام ہر آسمان پر تعارف کر رہے ہیں کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ یحییٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ یہ یوسف علیہ السلام ہیں اور یہ ادریس علیہ السلام ہیں۔ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں اور یہ ہارون علیہ السلام ہیں یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں تو جس کو تعارف کرایا جا رہا ہے وہ تمام چیزوں کا یا پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا نہیں۔ وہ صرف ایک اللہ ہے جس کو علم کلی و علم غیب ہے۔

معراج کے واقعہ سے ہمیں توحید کا سبق ملتا ہے اور شرکیہ عقائد کی تردید ہے۔ **ثُمَّ رُفِعْتُ إِلَى بَيْتِ الْمَعْمُورِ حُضُورِ ﷺ** نے فرمایا پھر مجھے بیت المعمور پہنچایا گیا۔ یہ فرشتوں کا کعبہ ہے جو عین کعبہ کی محاذات پر ہے اور ساتویں آسمان پر ہے جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے عبادت کے لئے داخل ہوتے ہیں۔ مگر پھر ان کو قیامت تک واپس آنے کا موقع نہ ملے گا۔ **ثُمَّ رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى حُضُورِ ﷺ**

فرماتے ہیں پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچایا گیا۔ حدیث میں ہے یہ بیری کا درخت ہے جس کی جڑیں چھٹے آسمان میں اور شاخیں ساتویں آسمان پر ہیں۔ اس کی جڑوں میں چار نہریں ہیں دونہریں ظاہری جو کھلم کھلا ہیں یہ نیل و فرات ہیں اور دونہریں باطنی جو اندر اندر چلنے والی ہیں جو جنت میں ہیں۔ یہ کوثر و سلسبیل ہیں۔ اور ان کی جڑوں سے پانی، شہد، شراب اور دودھ کی نہریں بھی نکلتی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا نَبَقُهَا مِثْلَ قَلَالِ هَجْرٍ۔ اس کے پھل ہجر کے مشکوں کی طرح بڑے ہیں اور وَرَقُهَا مِثْلَ آذَانِ الْفَيْلَةِ اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح بڑے ہیں۔ غَشِيهَا أَلْوَانُ اللَّهِ کی تجلیات نے اس کو گھیرا ہوا ہے۔ فِيهَا فَرَّاشٌ مِنْ ذَهَبٍ۔ اس میں سونے کے پروانے تھے۔ اسی کو اللہ نے ذکر کیا۔ اذْيَغُشِي السِّدْرَةَ مَا يَغُشِي۔ سونے کے پروانوں اور اللہ کے تجلیات نے اس کو ڈھانپا ہوا ہے۔ اس کو سدرۃ المنتہیٰ کہا گیا کیونکہ منتہیٰ کا معنی ہے انتہاء کی جگہ اوپر کے فرشتے نیچے نہیں آسکتے۔ اور نیچے کے فرشتے اوپر نہیں جاسکتے اس لئے تو سید الملائکۃ نوریوں کا سردار جبرائیل امین بھی اسی جگہ ٹھہر گیا تو حضور نے کہا جبرائیل اب تک ساتھ رہا اب کیوں رک گیا؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا اب میری طاقت نہیں اگر ایک پر بھی اوپر جاؤں تو میرے پر جل جائیں گے۔

اسی کو شیخ سعدی نے ذکر کیا ہے۔

بدو گفت سالار بیت الحرام

اے حامل وحی برتر خرام  
چوں در دوستی مخلصم یافتی  
عنائم از صحبت چرا تافتی  
بگفتا مرا تر مجالم نہ ماند  
نماندم کہ نیروئے بالم نماند  
اگر یکسر موئے برتر پریم  
فروغ تجلی بسوزد پریم

جبرئیل نے کہا: بقول شاعر

جہاں سے تیری ابتداء ہے  
وہاں میری انتہا ہے  
آقا تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا  
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا  
جہاں نوری کی انتہا ہے  
وہاں سے بشر کی ابتداء ہے

اب عالی یہ غلط کہتا ہے کہ بشر ہو کے عرشاں تے جا کوئی نہیں سگدا۔

معراج کے واقعہ نے ثابت کر دیا کہ محمد ﷺ بشر ہو کر عرش پر پہنچا اور جبرئیل نوری ہو کر نہ جاسکا۔

بلکہ سدرہ پر رک گیا۔ نوری کا آنا جانا تو عادت ہے کمال تو اس میں ہے بشر ہو کر عرش پر جائے۔

سبق ملا ہے مجھے یہ معراج مصطفیٰ سے

کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

اسی سدرۃ پر حضور ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام کو اس کی اصل شکل میں دیکھا فرمایا لَہٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأَفُقَ اس کے چھ سو پر تھے اور اس نے افق سماء کو گھیر رکھا تھا۔ ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَى الْجَنَّةِ آپ فرماتے ہیں پھر مجھے جنت کی طرف اٹھایا گیا۔ جنت کا منظر دکھلایا گیا۔ جس میں پانی دودھ شہد اور شرابا طہورا کی نہریں ہیں اور حوض کوثر کو دیکھا اور اس کے باغوں میں انار بڑے ڈول کی مقدار میں ہیں اور وہاں کے پرندے بختی اونٹ کے برابر ہیں اور واقعی اللہ نے جنت میں ایسی نعمتیں تیار کی ہیں کہ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ۔ نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کے کان نے سنا اور نہ کسی کے دل پر خیال گزرا ہوگا۔

ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ آپ فرماتے ہیں پھر مجھ پر جہنم پیش کی گئی جو اللہ کے غضب و جلال کا مظہر ہے۔ اگر اس میں لوہا اور پتھر بھی ڈال دیئے جائیں تو وہ ان کو بھی کھا جائے گی۔ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ مُسْتَوِيًّا أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ پھر مجھے ایسی ہموار جگہ پر پہنچایا گیا جہاں میں نے قلموں کی آواز کو سنا جس سے تقدیر کو لکھا جا رہا تھا۔ پھر فرمایا اس جگہ رَأَيْتُ رَجُلًا مَغِيْبًا فِي نُورِ الْعَرْشِ۔ ایک شخص دیکھا جو عرش الہی کے نور میں چھپا ہوا ہے۔ میں نے کہا جبرئیل علیہ السلام یہ کون ہے نَبِيٌّ أَمْ مَلَكٌ نبی ہے یا فرشتہ ہے تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا

یہ وہ شخص ہے کہ دنیا میں اس کے اندر تین چیزیں تھیں۔

پہلی چیز۔ لِسَانُهُ رَطْبٌ بِذِكْرِ اللَّهِ. اس کی زبان اللہ اللہ کے ذکر سے تر تھی۔

دوسری چیز۔ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ. اس کا دل مسجد سے معلق تھا۔

مسجد سے محبت تھی۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار میں رہتا تھا۔

تیسری چیز۔ وَلَمْ يَسْتَبْ لِيَوْمِ الْيَوْمِ قَطُّ. زندگی بھر اس نے والدین کو

سخت سست نہیں کہا ان کی توہین نہیں کی ان کا احترام کرتا رہا۔ اب حضورؐ فرماتے ہیں

کہ میں مقامِ دُنَى فَتَدَلِّي تَک پہنچا۔ بعض روایات میں ہے کہ حضورؐ فرماتے ہیں کہ

میں رُفْرَف پر سوار ہوا اور قابِ قَوْسین پہنچا اور مجھے اللہ کا یہ قرب حاصل ہوا۔ رُفْرَف

تخت ہے یا جنت کی سواری ہے۔ تو اب آواز آئی اُذُنُ يَا مُحَمَّدُ اُذُنُ يَا مُحَمَّدُ

اُذُنُ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ اے محمد اے احمد تمام مخلوق سے افضل اب میرے قریب ہو جاؤ۔

بِسْ فَادُنَانِي رَبِّي اللہ نے مجھے قریب کر لیا۔ اتنے قریب ہوئے کہ حضورؐ فرماتے

ہیں رَاَيْتُ رَبِّي بِعَيْنِي میں نے اپنے رب کو ان ظاہری آنکھوں کے ساتھ دیکھا۔ وہ

منظر کیا عجیب ہوگا۔ جب حضورؐ نے اللہ کی تجلی کو آنکھوں سے دیکھا فرمایا

فَخَرَرْتُ سَاجِدًا. اس وقت اللہ کی عظمت سامنے تھی میں نے اپنا سر سجدے میں

ڈال دیا تاکہ دنیا پر واضح ہو جائے کہ حضور دنیا میں بھی اللہ کے بندے اور ساجد تھے اور

عرش پر جب پہنچے تب بھی اللہ کے بندے اور ساجد تھے۔ اور اللہ مسجود تھا۔ اس غالی

مشرک کی تردید ہوگئی جو کہتا ہے کہ نبی اس جگہ تو عبد تھا پھر ملک ہو گیا پھر عرش پر خود خدا

ہو گیا۔ فرمایا نہیں یہاں بھی عبد تھا وہاں بھی عبد تھا یہاں بھی مانگنے والا وہاں بھی رب سے مانگنے والا یہ یہ ہے اور وہ وہ ہے یعنی حضور ﷺ حضور ﷺ ہیں اور اللہ اللہ ہے۔ جو دونوں کو ایک کہتے ہیں غلط کہتے ہیں۔

### مقام محمد ﷺ

اس جگہ اللہ نے حضور ﷺ سے کلام کی اللہ نے فرمایا مُحَمَّدُ سَلِّ اے پیغمبر مانگو۔ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ آپ نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔ حضرت داؤد کو ملک عظیم عطا کیا اور ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ اور حضرت سلیمان کو ملک عظیم دیا اور انسان و جن شیاطین و ہواء کو ان کے لئے مسخر کر دیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توراہ دی اور حضرت عیسیٰ کو انجیل دی تو میرا مقام کیا ہے اللہ نے کہا آپ کو بھی میں نے مقام دیا ہے۔ اَتَّخَذْتُكَ حَبِيبًا میں نے آپ کو حبیب اللہ بنایا ہے۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا تمام لوگوں کے لئے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ بشیر بھی ہیں نذیر بھی ہیں۔ اب اس مقام پر جہاں صرف عبد اور معبود ساجد اور مسجود رب اور شاہ عرب محب اور محبوب رحمان اور نبی آخر الزمان تھے تو اللہ نے کہا اے محبوب میرے لئے کیا تحفہ لائے ہو تو حضور ﷺ نے عجز و نیاز کے ساتھ تین تحفے پیش کئے۔

## مُحِبُّ اور محبوب میں تحائفِ ثلاثہ کا تبادلہ

پہلا تحفہ۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ کہ یا اللہ تمام قولی اور زبانی عبادتیں تیرے لئے ہیں۔ میں تو صرف تیرے نام کا وظیفہ ہی زبان سے پڑھوں گا۔ تو موحد وہی ہوگا جو غیر اللہ کے نام کے وظیفے نہ پڑھے۔ غیر اللہ کو نہ پکارے صرف اللہ کو پکارے۔

دوسرا تحفہ۔ وَالصَّلٰوٰتُ کہ یا اللہ تمام بدنی و جسمانی عبادتیں تیرے لئے ہیں۔ میں تو صرف تیری عبادت اور تیرا ہی سجدہ کروں گا تو موحد وہی ہوگا جو غیر اللہ کو سجدے نہ کرے غیروں کے در پر نہ جھکے ایک اللہ کو سجدہ کرے۔

تیسرا تحفہ۔ وَالطَّيِّبَاتُ. کہ یا اللہ تمام مالی عبادتیں بھی تیرے لئے ہیں میں تو صرف تیرے نام کی نذر و نیاز دوں گا۔ جب حضور ﷺ نے تین تحفے پیش کئے تو اللہ نے بھی اپنے محبوب کو تین تحفے دیئے۔ فرمایا محبوب جب تو نے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ کہا تو میں اس کے بدلہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيْهَا النَّبِيُّ. کا تحفہ دیتا ہوں۔ کہ جب تو نے اقرار کیا کہ تمام قولی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں تو میں کہتا ہوں اے نبی تجھ پر سلام ہو سلامتی ہو اور اے محبوب تو نے کہا وَالصَّلٰوٰتُ تو اس کے بدلہ میں وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کا تحفہ دیتا ہوں کہ جب تو نے اقرار کیا کہ تمام بدنی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں تو میں بھی کہتا ہوں اے نبی تجھ پر اللہ کی رحمت ہو اور جب اے محبوب تو نے کہا۔ وَالطَّيِّبَاتُ تو اس کے بدلہ میں وَبَرَكَاتُهُ کا تحفہ دیتا ہوں۔ کہ جب تو نے اقرار کیا کہ تمام مالی

عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ تو میں بھی کہتا ہوں کہ اے نبی تجھ پر اللہ کی برکتیں ہوں۔ پیغمبر کے سینہ میں وسعت تھی اور ادھر اللہ کی رحمت میں بھی وسعت تھی تو حضور ﷺ نے کہا السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ کہ اے اللہ ہم پر اور تیرے تمام نیکو کار بندوں پر سلامتی ہو۔

### پانچ نمازوں کا تحفہ

بخاری شریف میں حضرت ابو ذرؓ کی روایت ہے کہ اللہ نے معراج کی رات پچاس نمازیں فرض کیں مگر حضور ﷺ جب واپس ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ سے نمازوں کے متعلق سوال کیا تو آپ نے پچاس نمازوں کا ذکر کیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا میں نے قوم کا تجربہ کیا پچاس نماز کی آپ کی امت طاقت نہ رکھے گی۔ حضور ﷺ واپس تشریف لے گئے تو دس نمازیں معاف ہوئیں۔ پھر آئے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ بھی آپ کی امت پر مشکل ہوں گی۔ آپ پھر واپس گئے یہاں تک کہ باقی پانچ نمازیں رہ گئیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا آپ اب بھی واپس جائیں۔ ان میں بھی تخفیف ہو تو حضور ﷺ نے فرمایا اے موسیٰ اِنِّیْ اَسْتَحِیِّیْ مِنْ رَبِّیْ۔ اب مجھے بار بار اللہ کے ہاں جانے سے حیا آتی ہے۔ بس ندا آئی لَا یُثَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ۔ اے پیغمبر میرا فیصلہ تبدیل نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ اپنی امت میں اعلان کریں کہ نمازیں پانچ پڑھیں ثواب پچاس کا عطا کروں گا اس لئے ہر مسلمان فکر کرے کہ نبی کو جو معراج کی

رات پانچ نماز کا تحفہ ملا ہے اس کی پابندی کریں۔ جماعت سے پڑھیں۔ خشوع  
خضوع سے پڑھیں۔ قلبی توجہ کے ساتھ نماز اللہ کے دربار میں مقبول ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے اتنی لمبی سیر رات کے مختصر حصہ میں کی اور عجائبات کو دیکھا اور  
پھر واپس تشریف لائے اور گھر میں اس قصہ کا تذکرہ کیا۔ اور پھر صبح کو صحابہؓ کو بتلایا جب  
کفار کو معلوم ہوا تو انہوں نے اس واقعہ کا مذاق اڑایا اور قریش نے انکار کیا کہ یہ کیسے  
ہو سکتا ہے کہ اتنے مختصر وقت میں اتنی طویل سیر بیت المقدس میں پہنچنا اور پھر آسمانوں پر  
پہنچنا حالانکہ یہاں سے بیت المقدس تک کی مسافت کو طے کرنے میں بڑا وقت لگتا ہے۔

حضرت جابرؓ کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ  
قُمْتُ فِي الْحَجْرِ کہ میں حطیم میں کھڑا تھا جب قریش نے اس بات کو جھٹلایا اور  
کہنے لگے کہ اگر تم بیت المقدس گئے ہو تو بتاؤ کہ اس کے دروازے کتنے ہیں کھڑکیاں  
کتنی ہیں۔ روشن دان کتنے ہیں اس کی لمبائی چوڑائی کتنی ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں  
فوری طور پر میں پریشان ہو گیا کیونکہ بیت المقدس تو تھوڑا وقت گئے تھے اس کی وہ  
نشانیاں یاد نہ تھیں اور نہ یہ خیال تھا بس اللہ نے کرم فرمایا فَجَلَّى اللَّهُ لِي بَيْتَ  
الْمُقَدَّسِ . اللہ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا۔ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ  
آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔ وہ مجھ سے سوال کر رہے تھے اور میں دیکھ کر ان کو بتلا رہا تھا۔

### صدق اور زندق کا بیان

پھر حضور ﷺ نے یہ قصہ ابو جہل کو بتلایا اس نے انکار کیا اور الٹا استہزاء کرنے

لگا اور جاتے ہوئے راستہ میں حضرت ابو بکرؓ سے ملاقات ہوئی تو اس نے ابو بکرؓ سے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے میں نے رات کے تھوڑے وقت میں بیت المقدس تک پھر ساتوں آسمانوں تک سدرۃ المنتهیٰ بیت المعمور عرش تک سیر کی ہے۔ کیا یہ بات عقل تسلیم کر سکتی ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا عقل تو نہیں مانتی مگر تم نے یہ بات کس سے سنی ہے کہنے لگا جس نبی کی غلامی کی رٹ لگاتے ہو اور جس کی دوستی کا دم بھرتے ہو اس نے کہا ہے ابو جھل نے غلط سمجھا تھا کہ ابو بکرؓ اس بات کو نہ مانے گا جو عقل نہ مانے مگر ابو بکرؓ نے کہا ابو جھل اگر حضور ﷺ نے یہ بات کہی ہے تو پھر میرا عقیدہ سن لے۔ آسمان اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔ زمین اپنی جگہ سے بدل سکتی ہے۔ سورج اپنی جگہ چھوڑ سکتا ہے۔ چاند اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔ کواکب نجوم ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں ہوائیں رخ موڑ سکتی ہیں دریا اپنا راستہ چھوڑ سکتے ہیں دنیا کا سارا نظام بدل سکتا ہے مگر میرے محمد ﷺ کا قول نہیں بدل سکتا۔ جو پیغمبر نے کہا وہ سچ ہے۔ عقل میں بات آئے نہ آئے۔ مگر جو رسول اللہ ﷺ نے کہا غلط نہیں ہو سکتا۔

حضرت ابو بکرؓ نے حضور ﷺ کو آ کر یہ ماجرہ سنایا حضور ﷺ نے فرمایا اَنْتَ الصِّدِّيقُ يَا اَبَا بَكْرٍ اے ابو بکرؓ آج دربار مصطفوی سے تجھے صدیق کا لقب مل رہا ہے۔ جو کچھ حضور ﷺ نے کہا ابو بکرؓ نے اس کی تصدیق کر دی۔ یہی فرق ہے صدیق اور زندیق میں۔ جس نے پیغمبر کی زبان مبارک سے سن کر انکار کیا وہ زندیق ہو گیا اور جس نے دشمن کی زبان سے رسول اللہ کی بات سن کر اقرار کیا وہ صدیق ہو گیا۔ زندیق

دنیا میں ذلیل و خوار ہوا اور آخرت میں فی النار ہوا اور صدیق دنیا میں رسول اللہ کا یار غار و فادار تا بعد از ہوا اور آخرت میں جنت کی بہار کا حقدار ہوا۔

علامہ سیوطیؒ نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام سدرہ پر رک گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا جبرئیل یہ سارا سفر رات کو ہوا ہے اب تو بھی رک گیا تو بتلاؤ جب رات کا اتنا عظیم سفر قوم کے سامنے ذکر کروں گا وہ تو مخالفت کریں گے اس کا اقرار کون کرے گا۔ تو جبرئیل نے کہا اِنَّ قَوْمَكَ يُكْذِبُكَ وَاَبُو بَكْرٍ يُصَدِّقُكَ وَهُوَ صِدِّيقٌ۔ فرمایا محبوب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ آپ پریشان نہ ہوں جب کفار قریش انکار کریں گے تیرا یار ابو بکرؓ تیری تصدیق کریگا اور اسی طرح ہوا کہ ابو بکرؓ نے معراج کی سب سے پہلے بن دیکھے تصدیق کی۔

## معراج کے تین تحفے

معراج کے واقعہ سے حاصل ہونے والے تین تحفوں کو اپناؤ۔

### پہلا تحفہ

نماز ہے اس کو اپناؤ۔ حضور ﷺ نے فرمایا نماز دین کا ستون ہے جو نماز چھوڑ دے قیامت کے دن اس کا حشر فرعون، قارون، ہامان کے ساتھ ہوگا۔ اور جو نماز پڑھے گا اس کا حشر محمد ﷺ، ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و صحابہؓ کے ساتھ ہوگا۔

دوسرا تحفہ

سورۃ بقرہ کی آخری آیات اَمَّنَ الرَّسُولُ سے آخر سورۃ تک سوتے وقت پڑھ لیا کرو جان، مال ایمان، عزت کی حفاظت ہوگی۔

تیسرا تحفہ

با وضو رہنا ہے اور وضو کے بعد تحیۃ الوضو پڑھ لینا یہ بھی اپنا معمول بناؤ۔ بخاری میں ہے حضور ﷺ نے حضرت بلالؓ سے کہا کہ بلال وہ تیرا کون سا اہم عمل ہے کہ جس کی وجہ سے تجھے اتنی عظمت مل گئی کہ سَمِعْتُ دَقَّ نَعْلَيْكَ میں نے معراج کی رات عرش پر تیری جوتی کہ آواز سنی چلتا تو فرش پر تھا اور جوتی کی کھٹکھٹاہٹ عرش پر سنائی دیتی تو حضرت بلالؓ نے کہا کہ میں ہمیشہ با وضو رہتا ہوں اور وضو کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضو نفل پڑھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان احکام پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے اور برے کاموں سے محفوظ فرمائے۔ معراج کی داستان بتا رہی ہے کہ عروج و ترقی اللہ کی عبادت میں ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے بتلائے ہوئے احکام کی اتباع میں ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

## دوسری تقریر

## معراج کے واقعات

اب بعض حالات اور واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے جو حضور ﷺ نے معراج کی رات اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ بعض واقعات معراج کے پہلے حصہ میں زمین پر پیش آئے۔ بعض واقعات معراج کے دوسرے حصہ میں آسمانوں پر پیش آئے۔ بہر حال حضور ﷺ نے ان مناظر کو دیکھا ہے ان واقعات میں ہمارے لئے عبرت و نصیحت کی چیزیں ہیں۔

## پہلا واقعہ۔ آسیب و سحر سے حفاظت

حضور ﷺ فرماتے ہیں میں براق پر تھا کہ ایک بڑا جن آگ کا شعلہ لے کر سامنے آیا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کو میں ایسے کلمات کی تعلیم دیتا ہوں کہ ان کے پڑھنے سے یہ شعلہ بجھ جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ اَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُ هُنَّ بَرًّا وَلَا فَاَجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے یہ کلمات پڑھے تو آگ کا شعلہ ختم ہو گیا۔

## دوسرا واقعہ۔ مجاہدین کی فضیلت

حضور ﷺ نے فرمایا پھر میرا گزرا ایسی قوم پر ہو ایزرَعُونَ فِیْ یَوْمٍ وَيَحْضُدُونَ فِیْ یَوْمٍ كُلَّمَا حَصَدُوا عَادَ كَمَا كَانَ کہ وہ ایک دن میں کھیتی کرتے ہیں دوسرے دن اس کو کاٹ لیتے ہیں اور وہ کھیتی پھر ہو جاتی ہے۔ تو میں نے کہا جبرئیل مَا هَذَا یہ کیا ہے تو جبرئیل نے کہا هُوَ لَأَيُّ الْمُجَاهِدُونَ فِی سَبِيلِ اللَّهِ يُضَعَفُ لَهُمُ الْأَجْرُ۔ یہ مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں۔ جن کی نیکیوں کا ثواب دھرا کر دیا گیا ہے۔

## تیسرا واقعہ۔ اللہ کے نام کی عظمت

حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ اِنِّیْ اَجِدُ رِيْحًا طَيِّبَةً۔ میں نے ایک عمدہ خوشبو پائی تو میں نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا مَا هَذِهِ الرَّائِحَةُ الطَّيِّبَةُ۔ یہ پاکیزہ خوشبو کیا ہے تو فرمایا رَائِحَةُ مَا شَطَطَةُ بِنْتِ فِرْعَوْنَ یہ اس عظمت والی باندی کی خوشبو کا منظر رب نے دکھایا ہے جو فرعون کی بیٹی کو کنگھا دے رہی تھی اور کنگھی گر گئی۔ تو اس نے کنگھی اٹھائی اور کہا بِسْمِ اللَّهِ تَعَسَّ فِرْعَوْنُ۔ کہ اللہ کا نام لے کر کنگھی اٹھاتی ہوں فرعون کی ہلاک ہو جس نے اللہ کے مقابلہ میں ربوبیت والوہیت کا دعویٰ کر رکھا ہے تو فرعون کی بیٹی نے فرعون کو کہا کہ یہ تیرے سوا دوسرے کو رب کہتی ہے تو فرعون نے اس لوٹدی کو طلب کیا اب اس کا ایمان واستقلال ملاحظہ کریں۔

وعظ و تقریر کرنا آسان ہے مگر دین کے لئے جان و مال و اولاد کی قربانی دینا

مشکل ہے۔ آج تو کسی سپاہی، تھانیدار پولیس فوج کو دیکھیں تو پیشاب نکلنے لگتا ہے کہ کیا ہوگا مگر اس باندی کا کمال دیکھیں کہ فرعون شاہی تخت پر بیٹھا ہے لاؤ لشکر ساتھ ہے حکومت سلطنت فوج انتظامیہ ساتھ ہے۔ جولان، ہتھکڑیاں، چاقو، چھریاں اسلحہ کا منظر سامنے ہے۔ اس حال میں فرعون لوٹدی سے کہتا ہے اَوْلَکِ رَبِّ غَیْرِیْ۔ کیا میرے سوا تیرا اور کوئی رب ہے۔ باندی کہتی ہے فرعون تو خدا نہیں ہے بلکہ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰهُ۔ میرا رب بھی اللہ ہے اور تیرا رب بھی اللہ ہے تو اب فرعون بگڑ گیا کہنے لگا کہ آگ پر کڑھاؤ رکھو اس میں تیل ڈالو جب تیل ابلے جوش مارنے لگے تو اس کا دودھ پینے والا بچہ اس میں ڈال دو تا کہ یہ اللہ کا نام چھوڑ دے جب اس کے شیر خوار دودھ پینے والے بچہ کو اس کی چھاتی سے چھین کر کڑھا میں ڈالا۔ اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی برسات تھی رونے لگی اور اللہ سے فریاد کی یا اللہ میرا تو کوئی قصور نہ تھا میں تو تیرے نام کی دیوانی تھی تیرے نام پر فدا تھی انہوں نے اس وجہ سے یہ کیا مگر یا اللہ میں اولاد قربان کر سکتی ہوں۔ تیرا نام نہیں چھوڑ سکتی۔ غیب سے آواز آئی پریشان نہ ہو بچہ بھی ہم نے دیا ہے حفاظت بھی ہم نے کرنی ہے۔ اب اندر سے اس بچے نے آواز دی۔ یَا اُمِّیْ لَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ فَاِنَّکِ عَلٰی الْحَقِّ اے میری ماں کیوں پریشان حال ہے تو حق پر ہے۔ ذرا آ کر منظر تو دیکھ جس کو انہوں نے نار سمجھ رکھا ہے۔ اللہ نے اس کو مجھ پر گلزار بنا دیا ہے۔ یہ عورت جا کر دیکھتی ہے بچہ موجود ہے آگ نے اس پر کچھ اثر بھی نہیں کیا۔

## تیرہ بچوں کی بچپن میں گفتگو

تیرہ بچے ایسے ہیں جنہوں نے بچپن میں گفتگو کی ان میں سے ایک تو اسی عورت کا بچہ ہے۔

دوسرا بچہ۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام پر زلیخا کی تہمت لگی تو چھوٹے بچے نے آپ کی پاکدامنی کی گواہی دی جس کو قرآن نے ذکر کیا۔

قَالَ هِيَ رَاوَدْتَنِي عَنْ نَفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قَبْلِ فَصَدَقْتَ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبْتَ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَلَمَّا رَا قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِ كُنَّ إِنْ كَيْدَ كُنَّ عَظِيْمٌ.

حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ میں نے تو خیال بھی نہیں کیا بلکہ زلیخا نے مجھ سے خواہش کی میرا تو دامن پاک ہے تو اس پر عورت کے خاندان سے ایک شیر خوار بچہ نے گواہی دی کہ اگر یوسف علیہ السلام کا کرتہ آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹے ہیں اور اگر کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یوسف علیہ السلام سچا ہے تو جب عزیز مصر نے دیکھا کہ کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو اس نے بھی کہا کہ یہ تم عورتوں کا فریب ہے اور تمہارا فریب بڑا ہے تو حضرت یوسف علیہ السلام کی براءت پر بچے نے گواہی دی۔

تیسرا بچہ۔ جس نے جرج کی پاکدامنی پر گواہی دی جیسا کہ بخاری شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک

راہب و صالح آدمی تھا جس کا نام جرتج تھا۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کو ماں نے بلایا تو اس نے نماز میں ہونے کی وجہ سے جواب نہ دیا تین مرتبہ ماں نے بلایا مگر اس نے جواب نہ دیا۔ تو ماں نے بددعا دے دی کہ اَللّٰهُمَّ لَا تَمُتْهُ حَتّٰی تَرِيْنُهُ وُجُوْهُ الْمُوْمَسَاتِ کہ یا اللہ جب تک یہ زانیہ عورتوں کا منہ نہ دیکھے اتنے تک اس کو موت نہ دینا۔ بس ماں کی بددعا لگ گئی۔ اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا لَوْ كَانَ جُرَيْجٌ فَقِيْهَا لَقَطَعَ صَلَوَتَهُ وَاَجَابَ اُمَّهُ اگر جرتج فقیہ ہوتا تو نماز توڑ دیتا اور ماں کو جواب دیتا۔ کیونکہ نماز کی قضا ہو سکتی تھی مگر تقدیر غالب ہوئی۔ اب جرتج اپنے عبادت خانہ میں تھا کہ ایک عورت آئی اور اس کو غلط کام کی دعوت دی مگر اس نے انکار کیا تو اس عورت نے جرتج کے خلاف منصوبہ بنا لیا۔ وہ عورت ایک چرواہے کے پاس آئی اس سے برا کام کرایا اس سے ایک بچہ پیدا ہوا تو اس عورت نے جرتج پر بہتان باندھا کہ یہ بچہ اس سے ہے۔ اب لوگ غصہ میں تھے انہوں نے آ کر اس کے عبادت خانہ کو توڑا اور اس کو سخت وسست باتیں کیں تو جرتج نے وضو کیا اور نماز نفل پڑھی اور اللہ سے مانگا اور پھر اس بچے کے پاس آیا اور کہا يَا غُلَامُ مَنْ اَبُوْكَ۔ اے بچہ تو خود بتلا کہ تیرا باپ کون ہے؟ یہ مجھ پر زنا کا الزام لگا رہے ہیں، میرا دامن پاک ہے۔ تو اس شیرخوار بچے نے کہا میرا باپ راعی یعنی چرواہا ہے تو دودھ پینے والے بچے نے جرتج کی پاکدامنی کی گواہی دی۔ جب ان کے سامنے حقیقت حال واضح ہو گئی تو جرتج کو کہنے لگے ہم تجھ کو سونے کا عبادت خانہ بنا دیتے ہیں ہم سے غلطی ہوئی مگر جرتج نے کہا نہیں

بلکہ جیسے پہلے مٹی سے تھا اب بھی اسی طرح بنا دو۔

چوتھا بچہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جب حضرت مریم علیہا السلام پر تہمت لگی کہ بغیر خاوند کے یہ بچہ کہاں سے لائی ہے۔ جس کو قرآن نے ذکر کیا ہے

قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا يَا خَتَّ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكَ امْرَأًا سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ اُمُّكَ بَغِيًّا. جب حضرت مریم اپنی گود میں بچہ لے کر قوم کے سامنے آئی تو قوم کہنے لگی اے مریم یہ تو نے جھوٹ بولا ہے اس سے بڑھ کر کیا جھوٹ ہوگا کہ کنواری عورت دعویٰ کرے کہ یہ میرا بچہ ہے۔ اے ہارون کی بہن تیرا خاندان تو پاک تھا نہ تیرا باپ برا آدمی تھا نہ تیری ماں بدکارہ تھی یہ تجھ میں بری خصلت کہاں سے آئی۔ جب حضرت مریم پریشان ہوئی تو اللہ نے القاء کیا کہ پریشان نہ ہو اس بچہ کی طرف تو اشارہ کر تیری پاکدامنی کی گواہی اس سے دلو اوں گا۔ تو فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نَكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ اتَّخَذَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا. حضرت مریم نے اس بچہ کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے معلوم کر لو۔ کہنے لگے جو بچہ ابھی گود میں شیر خوار ہے اس سے ہم کیسے سوال و جواب کریں بس ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بول پڑے فرمایا تمہارے خیالات غلط ہیں میری ماں پاک ہے میں بھی پاک ہوں میں تو اللہ کا بندہ ہوں اللہ نے مجھے کتاب دی ہے اور اپنا نبی بنایا ہے۔

پانچواں بچہ۔ حضرت مریم علیہا السلام جس کا قصہ ال عمران میں ہے جبکہ

حضرت زکریا حجروں میں داخل ہوئے اور حضرت مریم کے پاس بے موسم میوے پائے تو حضرت مریم سے تعجباً سوال کیا۔ قَالَ يَمْرِيْمُ اَنِّي لَكِ هٰذَا. اے مریم یہ بے موسم میوے کہاں سے آگئے ہیں۔ گرمی کے میوے سردی کے موسم میں اور سردی کے میوے گرمی کے موسم میں قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ. رب کی طرف سے آئے ہیں اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے اس وقت حضرت مریم کی عمر دو سال سے کم تھی۔

چھٹا بچہ۔ حضرت یحییٰ ہیں جبکہ ان کی عمر ایک سال ایک ماہ تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا اِنِّي اَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ. میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہو۔

ساتواں بچہ۔ جس کا تفصیلی قصہ مسلم شریف میں ہے کہ ایک زمانہ میں کافر بادشاہ تھا اس کے پاس ایک ساحر رہتا تھا۔ جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اس نے بادشاہ کو کہا کہ ایک ہوشیار سمجھدار لڑکا مجھے دو تا کہ میں اس کو اپنا علم سکھا جاؤں تو ایک لڑکا منتخب ہوا۔ جو ہر دن ساحر کے پاس آتا اور اس سے وہ علم سیکھتا تھا اور یہ لڑکا جو ساحر سے علم سیکھنے آتا تھا تو درمیان راستہ میں ایک راہب رہتا تھا جس سے اس کی ملاقات بھی ہوتی تھی اور وہ راہب اس وقت دین کے لحاظ سے حق پر تھا۔ تو وہ لڑکا اس کی ملاقات سے متاثر ہوتا رہا اور خفیہ مسلمان ہو گیا۔ تو یہ لڑکا ایک دن جا رہا تھا تو راستہ میں ایک شیر نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا جس وجہ سے لوگ پریشان تھے تو اس

لڑکے نے ہاتھ میں پتھر لیا اور دعا کی یا اللہ اگر راہب کا دین سچا ہے تو میرے اس پتھر مارنے سے یہ شیر ہلاک ہو جائے اور یہ دعا کر کے پتھر مارا تو وہ ختم ہو گیا تو لوگوں میں یہ شہرت ہو گئی کہ اس لڑکے کے پاس عجیب علم ہے لہذا ایک نابینا آیا اور درخواست کی کہ میری آنکھیں درست کر دو تو لڑکے نے کہا میں آنکھیں ٹھیک کرنے والا نہیں ہوں۔ وہ تو صرف اللہ وحدہ لا شریک لہ ہے اگر تو اس ذات پر ایمان لانے کا وعدہ کرے تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تیری بینائی درست کر دے تو اس نے وعدہ کیا اس نے دعا کی وہ ٹھیک ہوا تو پھر وہ مسلمان ہو گیا۔ یہ خبریں بادشاہ کو پہنچیں تو اس نے راہب اور اندھے کو قتل کر دیا اور لڑکے کے متعلق کہا اس کو پہاڑ پر پہنچاؤ اور وہاں سے گراؤ مگر اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ جو لوگ اس لڑکے کو پہاڑ پر لے گئے تھے وہ پہاڑ سے گر کر ہلاک ہو گئے اور لڑکا صحیح سالم واپس آ گیا۔ پھر بادشاہ نے کہا کہ ان کو دریا میں لے جاؤ اور غرق کر دو۔ مگر قدرت کا نظارہ دیکھیں جو لوگ اس لڑکے کو غرق کرنے کے لئے لے گئے جب وہ کشتی پر اس کو سوار کر کے درمیان دریا میں غرق کرنے کا ارادہ کرنے لگے تو وہ خود غرق ہو گئے مگر بچہ صحیح سالم واپس آ گیا۔ اب لڑکے نے بادشاہ کو کہا کہ اگر تو مجھے مارنا چاہتا ہے تو پھر تمام لوگوں کو میدان میں جمع کر اور مجھے سولی پر لٹکا اور یہ کہہ کر مجھے تیر مار کہ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِ۔ اللہ کے نام کے ساتھ تیر مارتا ہوں جو اس لڑکے کا رب ہے چنانچہ بادشاہ نے یہی ترکیب کی تو وہ لڑکا اپنے رب کے نام پر قربان ہو گیا۔ اب تو لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم بھی لڑکے کے رب

پر ایمان لاتے ہیں واقعی لڑکا سچا ہے۔ ہم سب مسلمان ہوتے ہیں۔ تو بادشاہ کو کہا گیا کہ تو ایک کی فکر کرتا تھا اب تو سارے لوگ مسلمان ہو رہے ہیں تو بادشاہ کو غصہ آیا کہنے لگا کہ خندقیں کھودو اور ان میں آگ کو بھردو اور اعلان کر دو کہ جو مسلمان ہوگا ان کو ان خندقوں میں ڈالیں گے۔ اب لوگوں کو آگ میں ڈالا جا رہا ہے۔ مگر وہ اسلام سے نہ پھرے اسی کو قرآن نے سورۃ بروج میں ذکر کیا ہے کہ قَتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوُقُودِ۔ یعنی جن لوگوں نے مسلمانوں کے لئے آگ کی خندقیں کھودیں وہ ملعون ہوئے خدا کی رحمت سے دور ہوئے اب جن کو ڈالا گیا ان میں ایک مسلمان عورت بھی لائی گئی اس کو کہا گیا کہ اسلام سے پھر جا ورنہ تیرے شیرخوار بچے کو آگ میں ڈالیں گے مگر وہ عورت پختہ رہی تو اس کے دودھ پینے والے بچے کو آگ میں ڈالا گیا تو اس شیرخوار بچے نے آگ کے اندر سے کہا يَا اُمِّ اِصْبِرِيْ فَاِنَّكَ عَلٰى الْحَقِّ۔ اے میری ماں صبر کر تو تو حق پر ہے اور جس کو دنیا نار سمجھتی ہے اللہ نے وہ نار مجھ پر گلزار کر دی ہے۔

آٹھواں بچہ۔ مُبَارَكُ الْيَمَامَةِ ہے۔ حدیث میں ہے حضور ﷺ کے پاس ایک شخص اہل یمامہ سے آیا۔ اور ساتھ بچہ لایا جو اس دن پیدا ہوا تھا حضور ﷺ نے فرمایا يَا غُلَامُ مَنْ اَنَا۔ اے بچہ بتلا میں کون ہوں کہنے لگا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَوَاللّٰهِ كَا رَسُوْلٍ هُوَ تُو اَپ نے فرمایا بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ تُو اس دن سے اس کا نام مبارک الیمامہ ہو گیا۔

نواں بچہ۔ مُبْرِيْ الْاَمَةِ ہے حدیث میں آتا ہے کہ ایک عورت اپنے

بچے کو گود میں لئے ہوئے دودھ پلا رہی تھی تو ایک شخص حسین و جمیل سواری پر سوار گزرا تو اس نے اس کی اس ظاہری اچھی ہیئت کو دیکھ کر کہا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اِبْنِيْ مِثْلَهُ۔

اے اللہ میرے بیٹے کو بھی ایسا بنا تو بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس کی طرف دیکھا اور کہا اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ اے اللہ مجھے اس جیسا نہ بنانا اَمْرًا عَلَيَّهَا بِجَارِيَةٍ يَضْرِبُهَا النَّاسُ۔ پھر ایک لونڈی کا گزر رہا جس کو لوگ مار رہے تھے۔ وَيَقُولُونَ اِنَّهَا زَنْتٌ وَسَرْقَتْ اور کہہ رہے تھے کہ اس نے زنا کیا، چوری کی اس قسم کی تہمتیں لگا رہے تھے اور وہ کہہ رہی تھی حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ کہ میرا اللہ ہی میرے لئے کافی ہے اور وہی کارساز ہے۔ تو اس عورت نے یہ منظر دیکھ کر کہا اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ اِبْنِيْ مِثْلَهَا۔ اے اللہ میرے بیٹے کو ایسا نہ بنانا کہ وہ اس طرح ذلیل ہو تو فَتَرَكَ الْوَلَدَ ثَدْيَهَا تَوَلَّى كَيْفَ نَعْمَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ اِبْنِيْ مِثْلَهَا اے اللہ مجھے ایسا بنانا تو وہ عورت کہتی ہے کہ میں نے لڑکے سے کہا اس کی کیا وجہ ہے حالانکہ ظاہری حالت تو سواری کی اچھی تھی اور لونڈی کی ظاہری حالت ذلت کی تھی تو لڑکے نے کہا اَمَّا الرَّاٰكِبُ فَهُوَ مِنَ الْجَبَابِرَةِ۔ یہ شاہ سواری ظالم جابر سرکش تھا جو اللہ کو پسند نہیں اس لئے میں نے کہا اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ اور اَمَّا الْاِمَّةُ فَلَمْ تَزْنِ وَلَمْ تَسْرِقْ وَاِنَّمَا هُمْ يَكْذِبُوْنَ عَلَيَّهَا۔ یہ باندی مقام والی تھی لوگ اس پر تہمت لگا رہے تھے مگر یہ زنا چوری میں ملوث نہ تھی بلکہ وہ اللہ کے نام کی دیوانی تھی۔ اس لئے وہ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کہہ رہی تھی اور یہ اللہ کو پسند

ہے۔ اس لئے میں نے کہا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا کہ یا اللہ اگرچہ تکلیف و مصیبت آئے مگر تیرا نام نہ چھوٹے کیونکہ اس بچے کی زبان سے اس باندی کی براءت ہوئی تو اس لئے اس کو مبری الامتہ کہا گیا۔

دسواں بچہ۔ حضرت نوح علیہ السلام ہیں ایک روایت میں ہے کہ جب یہ پیدا ہوئے تو والدہ نے دشمنوں کے خوف کی وجہ سے ان کو غار میں رکھا تو پھر غمگین ہونے لگی تو حضرت نوح علیہ السلام نے کہا یا اُمّ لَا تَخَافِيْ عَلَيَّ وَلَا تَحْزَنِيْ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَنِيْ وَهُوَ يَحْفَظُنِيْ۔ اے اماں میرے لئے نہ ڈر، نہ غمگین ہو، مجھے پیدا کرنے والا بھی اللہ ہے اور میری نگرانی کرنے والا بھی اللہ ہے۔

گیارہواں بچہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی ادھر فرعون کی مخالفت و دشمنی بھی تھی کہ فرعون ہر پیدا ہونے والے لڑکے کو قتل کر دیتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے آپ کو تنور میں چھپا دیا اور خود کسی ضرورت کے لئے گئی ادھر بہن کو معلوم نہ تھا تو اس نے تنور میں روٹی پکانے کے لئے آگ جلادی جب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ واپس آئی تو کہا یا حَسْرَتًا قَدْ اَحْرَقْتُمْ۔ افسوس تم نے میرے بچے کو جلادیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اندر سے آواز دی کہ پریشان نہ ہوں اللہ نے مجھے محفوظ رکھا ہے۔ آگ نے مجھے نہیں جلایا۔ اور بعض روایات میں کہ حضرت موسیٰ کی والدہ نے ان کی پیدائش کے وقت پریشانی کا اظہار کیا تو حضرت موسیٰ نے کہا یا اُمّ لَا تَخَافِيْ وَلَا

تَحْزَنِي فَإِنَّ اللَّهَ مَعَنَا اے اماں پریشان نہ ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

بارہواں بچہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تو اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے اور یہ کلمات کہے  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا.

تیسرہواں بچہ۔ حضرت محمد ﷺ ہیں ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ جب پیدا ہوئے اَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ آپ نے پہلی کلام جو فرمائی وہ یہ تین جملے تھے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا. تو ہمارے پیغمبر صاحب لولاک صاحب معراج نے پہلا اعلان اللہ کی توحید کا کیا۔ فرمایا اللہ اکبر کبیرا سب سے بڑا اللہ ہے۔ جب کسی عالم کو اپنے علم پر نظر ہونے لگے یا زاہد کو اپنے زہد پر نگاہ پڑنے لگے یا امیر کو اپنی امیری پر فخر ہونے لگے تو فوراً کہے اللہ اکبر کبیرا ہم تو کچھ بھی نہیں۔ سب سے بڑا ایک اللہ ہے جس نے سب کو عطا کیا ہے۔ پھر فرمایا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا جب بڑا اللہ ہے تو گیت بھی اسی کا گاؤ جس کا کھائے اس کا گائے کہ تمام تعریفیں ایک اللہ کے لئے ہیں پھر فرمایا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا کہ صبح و شام ایک اللہ کی تسبیح کرو اس کی پاکیزگی بیان کرو کہ اللہ شریکوں سے پاک ہے۔ پیغمبر کے معراج کی داستان ماننے والو اپنا عقیدہ صحیح بنا لو کہ اللہ ہی بڑا ہے اللہ ہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے۔ اللہ ہی تمام شریکوں اور عیبوں سے پاک ہے اس لئے چلتے پھرتے یہ کلمے پڑھا کرو اس سے عقیدہ درست ہوگا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

### چوتھا واقعہ۔ نماز نہ پڑھنے والے

حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر ہم ایسی قوم پر آئے کہ تُرَضِّخُ بِالصَّخْرِ رُؤُسَهُمْ كُلَّمَا رُضِخَتْ عَادَتْ كَمَا كَانَتْ. کہ جن کے سروں کو پتھروں کے ساتھ کچلا جا رہا ہے جب وہ کچلے جاتے ہیں تو پھر صحیح سالم ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کو کچلا جاتا ہے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تَتَّاقِلُ رُؤُسَهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں کہ جن کے سرفرضی نماز سے بوجھل رہتے تھے یعنی بے نماز لوگ ہیں جو نماز نہ پڑھتے تھے۔

### پانچواں واقعہ۔ زکوٰۃ نہ دینے والے

حضور ﷺ نے کہا پھر ایسی قوم پر گزر رہا کہ عَلَى أَقْبَالِهِمْ رِقَاعٌ وَعَلَى أَدْبَارِهِمْ رِقَاعٌ يُسْرَحُ حُونَ كَمَا تُسْرَحُ الْإِبِلُ وَالْغَنَمُ يَأْكُلُونَ الضَّرِيعَ وَالزَّقُومَ وَرَضَفَ جَهَنَّمَ وَحَجَّارَتَهَا. جن کے آگے اور پیچھے چھوٹے کپڑے ہیں ان کو جانوروں کی طرح ہانکا جا رہا ہے ان کی غذا تھوہر کے درخت اور جہنم کے انگارے ہیں اور پتھر ہیں میں نے کہا جبرئیل علیہ السلام یہ کون ہیں تو فرمایا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَا يُؤَدُّونَ صَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ. یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہ ادا کرتے تھے۔

## چھٹا واقعہ۔ زنا کرنے والے

حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر ایسی قوم پر گزر رہا کہ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ لَحْمٌ نَضِيجٌ فِي قُدُورٍ وَلَحْمٌ نَيْيٌ أَيْضًا فِي قُدُورٍ خَبِيثٍ فَجَعَلُوا يَا كُلُّونَ الْخَبِيثِ کہ ان کے سامنے ایک طرف حلال پکا ہوا گوشت ہانڈی میں ہے دوسری طرف کچا بدبودار حرام گوشت ہے تو وہ حرام گوشت کو کھا رہے ہیں۔ میں نے کہا جبرئیل یہ کون لوگ ہیں جو حلال گوشت نہیں کھاتے اور حرام کھا رہے ہیں تو فرمایا هَذَا الرَّجُلُ مِنْ أُمَّتِكَ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ الْحَلَالُ الطَّيِّبَةُ فَيَأْتِيْ امْرَأَةً خَبِيثَةً فَيَبِيتُ عِنْدَهَا حَتَّى يُصْبِحَ. یہ وہ مرد ہیں کہ جن کے پاس حلال بیوی ہوتی مگر وہ اس کو چھوڑ کر حرام کاری کرنے والی عورت کے ساتھ رات گزارتے اور حرام کاری کرتے ہیں۔ اور اسی طرح وَالْمَرْأَةُ تَقُومُ مِنْ عِنْدِ زَوْجِهَا حَلَالًا طَيِّبًا فَتَأْتِي رَجُلًا خَبِيثًا فَتَبِيتُ عِنْدَهُ حَتَّى تُصْبِحَ. یہ وہ عورتیں تھیں کہ جو اپنے حلال پاکیزہ خاوند سے اٹھ کر چلی جاتیں اور بدکار مردوں کے پاس جا کر رات گزارتیں یعنی یہ مرد اور عورتیں ہیں جو زنا کا ارتکاب کرتے تھے اور اس کام کو عادت بنا لیتے تھے۔

## ساتواں واقعہ۔ یتیموں کا مال کھانے والے

حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ایسی قوم پر گزر رہا ہوا مَشَافِرُهُمْ كَمَشَافِرِ الْإِبِلِ کہ جن کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹ کی طرح تھے ان کا منہ کھولا جاتا اور ان کے پیٹ میں گوشت ڈالا جاتا مگر تَخْرُجُ مِنْ أَدْبَارِهِمْ پھر وہ گوشت ان کے نیچے سے

نکل جاتا تھا میں نے کہا جبرئیل یہ کون ہیں فرمایا هُوَ لَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ  
الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ظلماً یتیموں کا مال کھاتے تھے۔

آج دوزخ میں ان کو یہ سزا مل رہی ہے۔

آٹھواں واقعہ۔ سود کھانے والے

حضور ﷺ نے کہا پھر ایسی قوم پر گزر رہا کہ بَطُونُهُمْ كَأَمْثَالِ الْبُيُوتِ کہ  
ان کے پیٹ مکانوں کی طرح بڑے تھے اور سیرت حلیہ میں ہے کہ وہ خون کی نہر میں  
تھے اور پتھر ان کی غذا تھی تو میں نے کہا جبرئیل یہ کون ہیں تو فرمایا هُوَ لَاءِ الَّذِينَ  
يَأْكُلُونَ الرِّبَا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو سود کھاتے تھے اور قیامت کے دن اس طرح اٹھیں  
گے جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے کہ جس پر جن کا سایہ ہو اور بے ہوش ہو۔

نواں واقعہ۔ ڈاکہ مارنے والے

حضور ﷺ نے فرمایا پھر میرا گزرا ایک خاردار لکڑی پر ہوا لَا يَمُرُّ بِهَا  
ثَوْبٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا خَرَّقَتْهُ کہ اس کے ساتھ کپڑا یا کسی چیز کا گزر ہوتا تو وہ اس کو  
پھاڑ دیتی اور چیر دیتی تو میں نے کہا جبرئیل ماہذا یہ کیا ہے تو جبرئیل نے کہا  
هَذَا مَثَلُ أَقْوَامٍ مِنْ أُمَّتِكَ يَفْعُدُونَ عَلَى الطَّرِيقِ فَيَقْطَعُونَهَا۔ یہ ان  
بد معاشوں کی حالت کی مثال دکھلائی گئی ہے جو راستوں پر بیٹھتے ہیں اور ڈاکے ڈالتے  
ہیں لوگوں کی جان و مال و عزت کو لوٹتے ہیں۔

## دسواں واقعہ۔ خیانت کرنے والے

حضور ﷺ نے فرمایا پھر میرا گزر اس انسان پر ہوا جس نے لکڑیوں کو گٹھڑی میں جمع کیا ہے مگر وہ اس کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا لیکن اس میں اور زیادہ لکڑی ڈال رہا ہے تو میں نے کہا جبریل یہ شخص کون ہے تو اس نے کہا هَذَا الرَّجُلُ مِنْ أُمَّتِكَ تَكُونُ عِنْدَهُ أَمَانَاتُ النَّاسِ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ آدَائِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَتَحَمَّلَ عَلَيْهَا. یہ وہ شخص ہے کہ جس کے پاس لوگوں کی امانتیں تھیں اور ان کو ادا نہ کرتا تھا بلکہ ان میں خیانت کرتا تھا اور پھر بھی اور امانتیں اٹھاتا تھا۔

## گیارہواں واقعہ۔ غیبت کرنے والے

حضور ﷺ نے کہا پھر ایسی قوم پر گزر رہا کہ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ بِهَا وُجُوهُهُمْ وَصُدُورَهُمْ. کہ ان کے ناخن تانبے کے ہیں جس سے وہ اپنے منہ اور سینہ کو چھیل رہے ہیں۔ میں نے کہا جبریل یہ کون ہیں تو کہا هُوَ لَأَيُّ الدِّينِ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ - یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور ان کی عزت دری کرتے تھے۔

## بارہواں واقعہ۔ دنیا کی مثال

حضور ﷺ نے فرمایا میرا گزر ایسی جگہ پر ہوا جہاں ایک عورت زیوروں سے آراستہ اور مزین ہے تو اس نے کہا يَا مُحَمَّدُ انْظُرْنِي اے محمد مجھے دیکھیں تو میں نے

جواب نہ دیا اور نہ وہاں رکا میں نے کہا جبریل یہ کیا ہے کہا تِلْكَ الدُّنْيَا یہ دنیا کی مثال آپ کو دکھلائی گئی اگر آپ اس کو جواب دیتے تو آپ کی امت دنیا کو آخرت پر پسند کرتی۔

### تیرھواں واقعہ۔ غلط بات کرنے والے

حضور ﷺ نے کہا میرا گزرا ایسی جگہ سے ہوا کہ جہاں ایک چھوٹا سوراخ ہے اور اس سے ایک بڑا بیل نکل رہا ہے پھر وہ بیل اس سوراخ کے اندر جانا چاہتا ہے مگر نہیں جاسکتا۔ میں نے کہا جبریل یہ کون ہے تو کہا هَذَا الرَّجُلُ يَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ الْعَظِيمَةِ ثُمَّ يَنْدِمُ عَلَيْهَا فَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرُدَّهَا. یہ اس شخص کی حالت کی مثال دکھائی گئی ہے کہ جو ایک بڑی بات اپنی زبان سے نکالتا ہے پھر اس پر نادم ہوتا ہے اور وہ اس کے واپس لوٹانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یعنی اپنی حیثیت سے بڑی بات کہتا ہے یا کوئی غلط بات کہتا ہے۔ جس پر پھر پریشان ہوتا ہے۔

### چودھواں واقعہ۔ شیطان کی کیفیت

حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر ہمارا گزرا ایک بوڑھے مرد پر ہوا اور اس نے کہا هَلُمَّ يَا مُحَمَّدُ ﷺ اے محمد ﷺ ادھر آؤ تو جبریل نے کہا سِرُّ يَا مُحَمَّدُ اے پیغمبر آپ آگے چلیں اس کو جواب نہ دیں کیونکہ یہ عدو اللہ ابلیس ہے تو یہ اللہ نے شیطان کی کیفیت کی مثال دکھلائی۔

### پندرھواں واقعہ۔ دنیا کا زوال

حضور ﷺ نے کہا پھر آپ نے ایک بوڑھی عورت کو دیکھا جو راستہ کے کنارہ پر ہے کہنے لگی يَا مُحَمَّدُ اَنْظِرْنِي اے محمد مجھ کو دیکھو میں آپ سے سوال کرنا چاہتی ہوں تو حضور ﷺ نے اس کی طرف التفات نہیں کیا۔ حضور نے کہا جبرئیل یہ کیا ہے تو جبرئیل نے کہا لَمْ يَبْقِ مِنْ عُمْرِ الدُّنْيَا اِلَّا مَا بَقِيَ عَنْ عُمَرِ تِلْكَ الْعَجُوزَةِ۔ یعنی دنیا کی عمر سے باقی اتنی ہے جتنی اس بوڑھی کی عمر سے باقی ہے۔ اشارہ تھا دنیا کے زوال و فنا کی طرف یہ دنیا کے فانی ہونے کی مثال دکھلائی گئی۔

### سولھواں واقعہ۔ شراب کی حرمت

حضور ﷺ فرماتے ہیں مجھے دو برتن پیش کئے گئے ایک برتن میں دودھ تھا تو اس سے میں نے سیر ہو کر پیادوسرے برتن میں شراب تھی تو اس کو میں نے واپس کر دیا اور نہ پیا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے فطرت کو قبول کیا ہے اور یہ شراب عنقریب آپ کی امت پر حرام ہو جائے گی۔

### سترھواں واقعہ۔ حق چھپانے والے

حضور ﷺ نے فرمایا پھر ایسی قوم پر گزر ہوا کہ تُقْرَضُ السِّنْتُهُمْ وَشَفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضٍ مِنْ حَدِيدٍ۔ جن کے زبانیں اور ہونٹ جہنم کے مقراضوں سے کاٹی جا رہی ہیں میں نے کہا جبرئیل علیہ السلام یہ کون ہیں تو فرمایا هٰؤُلَاءِ خُطْبَاءُ

الْفِتْنَةَ مِنْ أُمَّتِكَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّ أُمَّتَكَ أُمَّةٌ كَفَرَتْ بِكَ وَرَسُولِكَ وَكَفَرُوا بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ  
 میں شرک و کفر و رسومات و حق چھپانے کے ساتھ فساد کرتے تھے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو  
 اظہار حق کی توفیق دے اور حق چھپانے سے محفوظ رکھے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

# حکم نبوت ﷺ

ازانادہ

شیخ الاسلام حضرت درویشی تہ تک علمی جائزین

شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر

شیخ طریقت شفیق الرحمن در خواستی نور اللہ  
حضرت مولانا

بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور



ناشر

مکتبہ شفیق الرحمن در خواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
گرین ٹاؤن ضلع جیم پور خان  
پوسٹ بکس نمبر 5  
Web: www.shakedarkhwastil.org Mob: 0300-0939448

## ختم نبوت

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ  
النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَمَا بَعْدُ  
فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ  
وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا.

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا  
نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ (رواه احمد)

عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّسَالََةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ  
انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ (رواه الترمذی)

عَنْ ثَوْبَانَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ  
كَذَّابُونَ دَجَّالُونَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.  
(رواه مسلم)

صَدَقَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْأَمِينُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہوگا میسر

شریک خدا اور جواب محمد

تعالیٰ اللہ ذات مصطفیٰ کا حسن لاثانی  
 کہ جس میں جمع ہیں یکجا تمام اوصاف انسانی  
 نبیوں میں نبی ایسا کہ خاتم الانبیاء ٹھہرا  
 حسینوں میں حسین ایسا کہ محبوبِ خدا ٹھہرا

محترم سامعین!

تمہید

مکرم بزرگو، عزیز نوجوانو، اور میری معززہ و موقرہ ماؤ بہنو، بیٹیو آج کے خطبہ کا موضوع ختم نبوت ﷺ ہے۔ اس مناسبت سے میں نے ایک آیت اور تین احادیث پڑھی ہیں۔ پہلے مختصراً ان کا مفہوم سمجھ لیں۔ پھر ختم نبوت کے مسئلہ پر مزید اللہ کے قرآن اور پیغمبر کے فرمان سے دلائل ذکر کر کے پھر منکرین ختم نبوت کے غلط خیالات، واہیات، اغلوطات، بیہودہ بکواسات اور ان کے جھوٹے عقائد کو واضح کر کے ان کی تردید کریں گے تاکہ منکرین ختم نبوت کے جھوٹے عقائد کی بیخ کنی ہو جائے اور کفر کی دیوار و نظریہ پاش پاش ہو جائے۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں

پہلی آیت

اب پہلے اس آیت کا مطلب سمجھیں بانیسواں پارہ سورۃ احزاب کی چالیسویں آیت ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان

فرمایا ہے۔ اس آیت کا شان نزول مفسرین نے یہ ذکر کیا ہے کہ زید بن حارثہ جو حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے اور حضور ﷺ کے متبنیٰ ومنہ بولے بیٹے تھے لیکن حقیقی بیٹے نہ تھے۔ انہوں نے حضرت زینبؓ کو طلاق دی پھر حضور ﷺ نے ان کی مطلقہ سے نکاح کر لیا تو اس پر کفار نے طعنہ دیا کہ یہ کیسا نبی ہے جس نے اپنے بیٹے کی بیوی مطلقہ سے نکاح کر لیا ہے تو اس پر یہ آیت اتری کہ یہ تمہارا الزام بے محل ہے کیونکہ آپ تم میں سے کسی مرد بالغ کے باپ نہیں ہیں۔ زید آپ کا صلیبی بیٹا تو نہیں اس لئے فرمایا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ - رِجَالٌ رَّجُلٌ کی جمع ہے اور رجُل بالغ مرد کو کہتے ہیں۔ تو اللہ نے کہا کہ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے نسبی و جسمانی باپ نہیں کیونکہ آپ کے جوڑے کے ہوئے وہ بچپن میں انتقال کر گئے۔ ان میں سے کوئی حد بلوغ کو نہ پہنچا۔ حضرت عبداللہ، حضرت قاسم، حضرت ابراہیمؓ سب چھوٹے بچے تھے اور وفات پا گئے۔ لہذا آپ کا کوئی حقیقی و نسبی و جسمانی بیٹا حد بلوغ تک نہ پہنچا۔ اس لئے فرمایا کہ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔

اس جملہ میں ابوت روحانی و معنوی تو حاصل ہے کیونکہ حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور رسول اپنی امت کے لئے بمنزلہ روحانی باپ کے ہوتا ہے اور امت بمنزلہ روحانی اولاد کے ہوتی ہے جو لوگ آپ کو مقطوع النسل اور ابتر کا طعنہ دے رہے تھے ان کو کہا اے نبی کے دشمنو! اپنی زبانیں بند رکھو اگرچہ آپ کی نسبی اولاد نہیں رہی مگر آپ اللہ کی اتنی مخلوق کے روحانی باپ ہیں۔ کہ جن کا شمار ہی نہیں پھر فرمایا وخاتم النبیین۔ کہ آپ

خاتم النبیین ہیں۔ آپ پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہے۔ آپ کے بعد اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اب قیامت تک صرف آپ کی نبوت رہے گی تو قیامت تک جتنے مسلمان پیدا ہوں گے حضور ﷺ ان سب کے روحانی باپ ہوئے اور آپ کی اولاد تمام مخلوق اولین و آخرین سے زیادہ ہوگی تو کفار کے منہ پر سیاہی آگئی۔ فرمایا تم ان کو مقطوع النسل کہتے ہو حالانکہ ان کی اولاد تو اتنی کثیر ہے کہ ساری دنیا میں کوئی ان کا ثانی نہیں ہے۔

خاتم النبیین کے لفظ نے بتلادیا کہ اب کوئی نئی شریعت نہ آئے گی نہ نیا نبی آئے گا۔ اب تمہاری کامیابی اس پیغمبر کی اتباع و اطاعت میں ہے۔  
حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ نبی کا لفظ عام ہے صاحب شریعت ہو یا نہ ہو اور رسول کا لفظ خاص ہے جو صاحب شریعت ہو جب حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہوگا۔ لہذا اس آیت نے بتلادیا کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہے۔ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ نہ تشریحی نہ غیر تشریحی نہ ظلی نہ بروزی۔

علامہ آلوسیؒ نے روح المعانی میں ذکر کیا ہے کہ خاتم النبیین کا لفظ بتلارہا ہے کہ حضور ﷺ کے اس دنیا میں وصف نبوت کے ساتھ متصف ہونے کے بعد اب کسی جن و انس میں یہ وصف نبوت پیدا نہیں ہو سکتی اور وصف نبوت کا کسی میں پیدا ہونا منقطع اور ختم ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ آپ

پر سلسلہ نبوت ختم ہے آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا دجال کذاب کا فردائزہ اسلام سے خارج ہے۔

جو شخص حضور ﷺ کی ختم نبوت کا عقیدہ نہ رکھے۔ وہ اسلام سے خارج ہے اس کو مسلمان کہلانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ پھر فرمایا وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ کہ اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ اللہ کے علم میں تھا کہ ایسے لوگ آئیں گے جو حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کریں گے اور دنیا کو دھوکہ دیں گے، دجل و فریب کریں گے۔ اس لئے اللہ نے حضور ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان کر دیا۔ اللہ جانتا تھا کہ کون رسالت کے لائق ہے کون ختم نبوت کے تاج کا لائق ہے۔ وہ ایک حضور ﷺ کی ذات تھی جس میں خاتم الانبیاء ہونے کی صلاحیت تھی جس کا اللہ نے اعلان کر کے منکرین ختم نبوت کے عقیدہ کو جڑ سے کاٹ دیا۔ نبی کی شان کا اظہار فرما دیا کہ یہ آخری نبی ہے اب تم کو جو ضرورت پیش آئے اس کا حل اللہ کے قرآن اور پیغمبر کے فرمان میں ملے گا۔

اس کے بعد اب کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے۔

اب تین احادیث کا مختصر مفہوم سمجھ لیں۔

### پہلی حدیث

حضرت ابو امامہؓ کی روایت ہے حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ. اے لوگو عربی ہو عجمی ہو سب سن لو کہ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ. اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں آئے گی۔

امت بھی آخری اور نبی بھی آخری ہے۔

### دوسری حدیث

حضرت انسؓ کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے اور ختم ہو چکی ہے۔ اسلئے میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی ہوگا۔

### تیسری حدیث

حضرت ثوبانؓ کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تیس شخص ایسے آئیں گے جو دجال کذاب جھوٹے ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔  
مسلمانو! نبی کی ختم نبوت کے دیوانو، پروانو، مستانو ختم نبوت کا عقیدہ اساسی و بنیادی عقیدہ ہے اس کے بغیر انسان کا ایمان و اسلام مقبول نہیں ہے۔ اس لئے ہر مسلمان ختم نبوت کا عقیدہ رکھے اور گوشے گوشے قریہ قریہ شہر شہر ہر جگہ اس عقیدہ کی اشاعت کرے۔

عقیدہ ختم نبوت اتنا اہم ہے کہ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات میں اس کا ذکر ہے اور دوسو احادیث میں اس کا ذکر ہے۔ جس میں سے ایک سو سے زیادہ احادیث متواترہ ہیں جن میں سے ہم چند آیات و احادیث کا ذکر کرتے ہیں۔

### دوسری آیت

سورۃ المائدہ میں ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاَتَمَّمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِينًا - یہ آیت بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ اللہ نے تین چیزیں ذکر کی ہیں۔

### پہلی چیز

کہ اے نبی کے امتیو میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔ اب اس دین کے بعد کسی نئے دین کی ضرورت نہیں ہے۔

### دوسری چیز

فرمایا میں نے تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی ہے وہ نعمت حضور ﷺ کی ختم نبوت ہے لہذا اب آپ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے۔

### تیسری چیز

فرمایا میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا ہے اب تمہاری ہر ضرورت و مشکل کا حل اسلام میں ہے اب نئی شریعت نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے۔  
حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرَةِ. حضرت عمرؓ حضور ﷺ کے سامنے تورات کا نسخہ لائے اور اس کو پڑھنے لگے۔ وَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتَغَيَّرُ۔ اور حضور ﷺ کے چہرہ پر ناراضگی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ حضرت ابو بکرؓ نے یہ کیفیت

دیکھی تو کہنے لگے۔ مَا تَرَى مَا بَوَّجِهَ رَسُولِ اللَّهِ. اے عمر تم دیکھتے نہیں کہ حضور ﷺ تو ناراض ہو رہے ہیں تو حضرت عمرؓ نے جب حضور ﷺ کے چہرہ کو دیکھا تو فوراً کہنے لگے اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا اللہ اور اس کے رسول کے غصہ و ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی و رسول ہونے پر راضی ہوں تو حضور ﷺ نے فرمایا اے عمر! وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَبَدَا لَكُم مَوْسَى فَاتَّبِعْتُمُوهُ وَتَرَكَتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ. یعنی اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر آج حضرت موسیٰ آجائیں اور تم ان کی اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے۔ وَلَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا وَادْرَكَ نُبُوَّتِي لَا تَبَعَنِي. اگر موسیٰ آج زندہ ہوتے تو میری اتباع کے بغیر ان کے لئے کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔

دوسری روایت حضرت جابرؓ سے ہے کہ حضرت عمرؓ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے کہ ہم یہود سے بعض باتیں سنتے ہیں جو ہمیں اچھی لگتی ہیں۔ اَفْتَرَى اَنْ نَكْتَبَ بَعْضُهَا. کیا آپ ہمیں اجازت دیتے ہیں کہ ہم ان کو لکھ لیا کریں تو حضور ﷺ نے فرمایا اَمْتَهُوْ كُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكْتَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى. جس طرح یہود و نصاریٰ کو اپنے دین میں تردد تھا کیا تمہیں ان کی طرح اپنے دین میں تردد و شک ہے کہ تم دوسروں سے دین کو حاصل کرو۔ بَلْكَ لَقَدْ جِئْتُمْ بِهَا بِيضًا نَقِيَّةً

تمہارے پاس ایسی شریعت لایا ہوں جو روشن، صاف ہے اور واضح ہے لَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا مَا وَسَعَهُ إِلَّا اتَّبَاعِي. اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو وہ بھی میری اطاعت کرتے۔ یہ دین جامع ہے اس کے بعد نئے دین کی ضرورت نہیں۔ یہ نبی جامع ہے اس کے بعد نئے نبی کی ضرورت نہیں۔ یہ کتاب قرآن جامع ہے اس کے بعد نئی کتاب کی ضرورت نہیں۔ اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا تَرَكَتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّتِي. تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک کتاب اللہ دوسری حدیث رسول اللہ۔ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا. جب تک ان کو اپناؤ گے ان کی پیروی کرو گے لوگوں کو ان کی طرف دعوت دیتے رہو گے۔ گمراہی سے بچ جاؤ گے۔ تمام کی ہدایت کا سرچشمہ قرآن و حدیث ہے۔ جب نبوت حضور ﷺ پر ختم ہے اب نیا پروگرام کوئی نہیں لاسکتا۔ قیامت تک یہی پروگرام رہے گا۔

### تیسری آیت

سورة الانبياء میں ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ یہ بھی عقیدہ ختم نبوت کی دلیل ہے کہ اللہ نے کہا اے محبوب ہم نے تجھ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کی رحمت عام ہے۔ اس سے انسان اور جن اور ملائکہ اور انبیاء بھی مستفید ہو رہے ہیں۔ تو اس رحمت کے بعد اب نئی نبوت کی ضرورت نہیں رہی۔ جو اس نبوت سے باہر نکلے گا وہ زحمت میں جائے گا۔ رحمة للعالمین کے لفظ نے حضور ﷺ کی ختم نبوت کا پرچم لہرا دیا۔

## چوتھی آیت

سورۃ السباء میں ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا  
وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ۔ یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے کہ اے پیغمبر ہم نے  
آپ کو تمام لوگوں کے لئے رسول و نبی بنا کر بھیجا ہے۔ کافہ کے لفظ نے ختم نبوت کا  
ڈنکا بجا دیا کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

## پانچویں آیت

سورۃ الفرقان میں ہے تَبَرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ  
لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا۔ یہ آیت بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ برکت والی ہے وہ  
ذات جس نے قرآن کو اپنے خاص بندے محمد ﷺ پر اتارا تا کہ وہ رسول تمام جہان  
کے لئے ڈرانے والا ہو۔ یہ آیت ختم نبوت کا پرچار کر رہی ہے۔ کہ یہ نبی سارے  
جہان کا نبی ہے۔

## چھٹی آیت

سورۃ الاعراف میں ہے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ  
جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ۔ اے پیغمبر آپ اعلان کریں کہ  
اے لوگو میں سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ وہ اللہ کہ جس کی شاہی

آسمانوں اور زمینوں میں ہے تو آیت اعلان کر رہی ہے کہ جہاں جہاں اللہ کی بادشاہی ہے وہاں وہاں حضرت محمد ﷺ کی مصطفائی ہے آپ کے بعد اب کسی کی نبوت کا پرچم نہیں لہرائے گا۔ قیامت تک حضور ﷺ کی ختم نبوت کا جھنڈا لہرائے گا۔

### ساتویں آیت

سورة الاحزاب میں ہے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا۔ یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ اللہ نے کہا اے پیغمبر ہم نے آپ ﷺ کو شاہد بنا کر بھیجا یعنی حق بات بتلانے والے پھر آپ کو مبشر بنایا جو حق بات مانے اس کو جنت کی خوشخبری سناؤ اور آپ کو نذیر بنایا جو حق بات نہ مانے اس کو جہنم سے ڈرانے والا اور آپ کو داعی الی اللہ بنایا۔ صبح و شام، دن رات ہر حال میں اللہ کی طرف لوگوں کو بلانے والے اور آپ کو سراج منیر بنایا چراغ روشنی دینے والا۔ اس آیت میں حضور ﷺ کو سراج منیر کہا۔ اور اللہ نے سورج کو سراج کہا اور چاند کو منیر کہا اور حضور کو سراج منیر کہا اس سے اشارہ کیا کہ سورج کی روشنی دن کو ہے رات کو نہیں، چاند کی روشنی رات کو ہے دن کو نہیں۔ مگر حضور ﷺ کے نور نبوت کی روشنی نہ دن کو ختم ہوتی ہے نہ رات کو ختم ہوتی ہے۔ اس کی روشنی سب کے لئے ہے کیونکہ اسکی نبوت سب کے لئے ہے پھر اشارہ کیا کہ دنیا کے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے شب کی ظلمت تھی۔ رات کی تاریکی و اندھیرا تھا جب سورج آیا اندھیرا گیا سویرا ہو گیا۔ تو اسی طرح اس دین کے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے کفر و شرک و رسومات و بدعات کے

اندھیرے تھے اور جب حضور ﷺ تشریف لائے دین کا سورج طلوع ہوا تو کفر و شرک کی تاریکیاں ختم ہوئیں۔ اور توحید و سنت کا سوریا ہوا پھر اس میں یہ اشارہ ہوا کہ جیسے رات کو چاند ہوتا ہے اور ستارے ہوتے ہیں۔ ان کی چمک ہوتی ہے مگر جب سورج آتا ہے تو ان کی روشنی ختم ہو جاتی ہے تو اسی طرح حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے انبیاء جو ستاروں کی مانند تھے ان کی نبوت کی چمک تھی ان کی شریعت تھی مگر جب حضور ﷺ آئے تو تمام کی نبوت و شریعت ختم ہو گئی اب ہر جگہ حضور ﷺ کی نبوت کی روشنی ہوگی اور اس سے لوگوں کو روشنی ملے گی، ہدایت ملے گی۔ اس آفتاب نبوت کے بعد اب کسی کی نبوت کی ضرورت نہیں ہے۔

### آٹھویں آیت

سورۃ ال عمران میں ہے **وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا** **وَإِنَّا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ**۔ یہ آیت بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ جس طرح اللہ نے عالم ارواح میں تمام کائنات سے اپنی ربوبیت کا وعدہ لیا تھا۔ اسی طرح اللہ نے عالم ارواح میں تمام انبیاء سے حضور ﷺ کی ختم نبوت کا عہد لیا اللہ نے ایک جلسہ قائم کیا جس کے سامعین انبیاء تھے، جس کے صدر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے اور بیان رب العالمین کا تھا۔ اللہ نے تمام انبیاء کو جمع کر کے ایک عہد لیا فرمایا۔ **لَمَّا**

اَتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ - اللہ نے کہا اے انبیاء جب میں تم کو کتاب اور حکمت دوں۔ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ پھر تمہارے پاس میرا رسول آئے۔ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ وہ رسول اس کی تصدیق کرے گا جو کچھ تمہارے پاس ہے تو تمہارا فریضہ ہے۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ - اس نبی کی تصدیق کرنا اور اس کی مدد کرنا پھر اللہ نے انبیاء سے کہا کہ کیا تم نے اس بات کا اقرار کیا تو سب نے کہا ہم نے اقرار کیا پھر اللہ نے کہا کہ فَاشْهَدُوا تم بھی اس پر گواہ بنو۔ وَاَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ - میں خدا بھی حضور ﷺ کی ختم نبوت کا گواہ بنتا ہوں۔ دیکھئے اس آیت میں ثُمَّ جَاءَكُمْ میں تم کا لفظ ختم نبوت کی دلیل ہے۔ تم کا مطلب ہے کہ سب نبیوں کے بعد وہ نبی آئے گا وہ نبی آخر الزمان ہوگا اس کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اب ذرا غور کریں کہ ایک جلسہ آپ کرتے ہیں ایک جلسہ اولیاء کرتے ہیں۔ ایک جلسہ علماء صلحاء کرتے ہیں۔ ایک جلسہ مفسرین کرتے ہیں، ایک جلسہ محدثین کرتے ہیں۔ ایک جلسہ فقہاء کرتے ہیں۔ ایک جلسہ تابعین کا ہے ایک جلسہ صحابہ کا ہے۔ مگر یہ جلسہ وکانفرنس واجتماع انوکھا ہے جو اللہ نے کیا ہے اور انبیاء اس جلسہ کے شرکاء ہیں۔ اس لئے جو نبی اس جلسہ میں شریک ہے وہ تو نبی ہے اور جو اس اجتماع میں شریک نہیں اور وہ دعویٰ نبی ہونے کا کرتا ہے وہ دجال و کذاب تو ہو سکتا ہے مگر نبی نہیں ہو سکتا۔ توجہ کریں تو اس جلسہ میں حضرت آدم صلی اللہ حضرت نوح نجی اللہ، حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت اسماعیل ذبیح اللہ، حضرت



دوسری چیز۔ وَنَصْرْتُ بِالرُّعْبِ۔ اللہ نے میری مدد رعب کے ذریعہ فرمائی۔ دشمن دور دور تک میرے رعب کی وجہ سے کانپ رہے ہیں۔

تیسری چیز۔ وَأَحَلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ۔ اللہ نے میرے لئے مال غنیمت کو حلال کر دیا۔ جو پہلی امتوں کے لئے نہ تھا۔

چوتھی چیز۔ وَجَعَلْتُ لِي الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَطَهُورًا۔ اللہ نے روئے زمین کو جائے نماز یعنی نماز پڑھنے کی جگہ بنایا اور پاک کرنے کا ذریعہ یعنی تیمم کرنے کا ذریعہ بنایا۔

پانچویں چیز۔ وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً اللہ نے مجھے تمام مخلوق کے لئے رسول بنا کر بھیجا۔

چھٹی چیز۔ وَخَتَمَ بِي النَّبِيُّونَ۔ اللہ نے تمام نبیوں کے آخر میں بھیجا اور مجھ پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا اب میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

### پانچویں حدیث

حضور ﷺ نے فرمایا مَسْجِدِي هَذَا آخِرُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ لِأَنِّي بَعْدِي وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَّمِ لَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ۔ فرمایا میری یہ مسجد نبوی تمام انبیاء کی مسجدوں سے آخری مسجد ہے۔ اور میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور تم آخری امت ہو تمہارے بعد کوئی امت نہ ہوگی۔

## چھٹی حدیث

شرح السنہ میں حضرت عرباض بن ساریہؓ سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔  
 اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اَدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طَیْنَتِهِ۔ کہ اللہ کے  
 پاس مجھ کو خاتم النبیین لکھ دیا گیا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کا وجود ظاہر نہ ہوا تھا بلکہ  
 آپ ابھی مٹی میں تھے۔

## ساتویں حدیث

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اِنَّ  
 مَثَلِیْ وَمَثَلِ الْاَنْبِیَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَاَحْسَنَهُ وَاَجْمَلَهُ اِلَّا مَوْضِعَ  
 لَبْنَةٍ۔ کہ میری اور پہلے انبیاء کی مثال اس جیسی ہے کہ جیسے کسی شخص نے ایک مکان بنایا  
 ہے جو بہت عمدہ اور بہت خوبصورت اور اچھا ہے لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ  
 چھوڑی ہوئی ہے۔ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ تَوَلَّوْا اس مکان  
 کے ارد گرد چکر لگاتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور اس مکان کی خوبصورتی سے تعجب  
 کرتے ہیں۔ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبْنَةُ كَهْتَبْتُمْ ہیں یہ ایک اینٹ کی جگہ  
 باقی نہ ہوتی۔ قَالَ فَاِنَّا اللَّبْنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔ فرمایا وہ نبوت کا سلسلہ حضرت  
 آدم علیہ السلام سے چلا اور مجھ پر ختم ہوا۔ قصر نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی وہ  
 آخری اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ اب حضور ﷺ کی نبوت سب کے  
 لئے ہے آپ انسانوں کے نبی ہیں۔ آپ جنوں کے نبی ہیں۔ آپ فرشتوں کے نبی

ہیں۔ آپ آسمانوں کے نبی ہیں۔ آپ زمینوں کے نبی ہیں۔ آپ تمام نبیوں کے نبی ہیں۔ غرضیکہ حضور ﷺ تمام کائنات کے نبی ہیں۔

### آٹھویں حدیث

حضور ﷺ کی ختم نبوت پر گوہ نے گواہی دی ہے۔ بیہقی میں حضرت عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا کہنے لگا مَا آمَنْتُ بِكَ حَتَّى يُؤْمِنَ لَكَ هَذَا الضَّبُّ۔ کہ میں آپ کی تصدیق نہیں کروں گا یہاں تک کہ یہ گوہ تیری تصدیق کرے فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ الضَّبَّ تَوْحُورًا ﷺ نے اس گوہ کو بلالیا تو گوہ نے کہا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اے اللہ کے رسول میں حاضر ہوں آپ بتلائیں آپ کیا فرماتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا مَنْ تَعْبُدُ تَوْحُورًا تَعْبُدُ تَوْحُورًا تو کس کی عبادت کرتی ہے تو گوہ نے کہا الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ وَفِي الْأَرْضِ سُلْطَانُهُ وَفِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ وَفِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ وَفِي النَّارِ عَذَابُهُ۔ میں اس کی عبادت کرتی ہوں جس کا عرش آسمان میں ہے۔ اور جس کی بادشاہی و حکومت زمین میں ہے۔ اور جس نے سمندر میں راستے بنائے ہیں اور جس کی رحمت کا منظر جنت میں ہے اور جس کے عذاب کا منظر جہنم میں ہے پھر حضور ﷺ نے فرمایا مَنْ أَنَا مِيرَے متعلق بتا کہ میں کون ہوں؟ تو اس نے کہا أَنْتَ رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔ آپ رب العالمین کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ فَتَكَلَّمَ بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ حَتَّى يَفْهَمَ الْقَوْمَ كُلَّهُمْ گوہ نے عربی زبان میں گفتگو کی جسے ساری قوم نے سمجھا۔

نویں حدیث

حضور ﷺ کی ختم نبوت پر درخت نے گواہی دی ہے۔ دارمی میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ ہم سفر میں تھے ایک عربی آیا تو آپ نے اس سے کہا اَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ ایک ہے، عبادت کے لائق ہے، اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں تو وہ اعرابی کہنے لگا کہ اس پر اور کون گواہی دیتا ہے تو حضور ﷺ نے ایک کیکر کے درخت کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔ هَذِهِ السَّلْمَةُ۔ یہ کیکر کا درخت اس پر گواہی دے گا۔ حضور ﷺ نے اس درخت کو بلایا اور وہ درخت وادی کے کنارہ پر تھا بس حضور ﷺ کا بلانا تھا فَاَقْبَلَتْ تَحْتَهُ الْاَرْضُ۔ زمین کو چیرتا ہوا پیغمبر کے پاس آ گیا۔ تین بار حضور ﷺ نے اس سے گواہی طلب کی تو تینوں بار اس نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

دسویں حدیث

حضور ﷺ کی ختم نبوت پر کھجور کے گوشہ نے گواہی دی۔

ترمذی میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور ﷺ کی خدمت میں آیا کہنے لگا کہ بِمِ اَعْرِفُ اِنِّكَ نَبِيٌّ۔ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ آپ نبی ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا اِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِدْقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ اِنِّي رَسُولُ اللهِ۔ اگر میں کھجور کے اس گوشہ کو بلاؤں اور یہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول

ہوں تو پھر تو مجھے رسول مان لے گا کہنے لگا ہاں تو حضور ﷺ نے اس گوشہ کو بلایا  
 فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جیسے انسان کھجور کے  
 درخت سے اترتا ہے۔ اسی طرح وہ گوشہ کھجور سے نیچے اتر اور حضور ﷺ تک پہنچا پھر  
 حضور نے کہا اِرْجِعْ جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا تو حدیث میں آتا ہے فَعَادَ  
 فَاسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ۔ وہ گوشہ اپنی جگہ پر پہنچا تو وہ اعرابی کلمہ پڑھ کر محمد مصطفیٰ ﷺ کا  
 غلام بن گیا۔

### گیارہویں حدیث

حضور ﷺ کی ختم نبوت پر صحابی نے اپنی موت کے بعد گواہی دی اس کو بعید  
 نہ سمجھو جب گوہ بول سکتی ہے درخت بول سکتا ہے تو پانی کا قطرہ تھا اب بول رہا ہے۔ تو  
 مردہ بھی بول سکتا ہے نعمان بن بشیر کی روایت ہے کہ زید بن خارجه جو انصار کے  
 سرداروں میں سے تھے ایک دن مدینہ منورہ میں کسی راستہ میں ظہر و عصر کے درمیان  
 گزر رہے تھے کہ اچانک گر گئے۔ اور ان کی وفات ہو گئی۔ جب انصار کو اس حادثہ کی  
 اطلاع ہوئی تو انہوں نے ان کو فوراً اٹھایا پھر گھر لے گئے اور ایک کسبل اور دو چادروں  
 میں ان کو ڈھانپ دیا تو کچھ مرد اور عورتیں رونے لگے۔ یہ مغرب اور عشاء کے درمیان  
 کا وقت تھا تو اچانک ایک آواز آئی تو لوگوں نے کہا کہ دیکھو یہ آواز کہاں سے آرہی  
 ہے تو غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ آواز ان کپڑوں کے نیچے سے آرہی ہے۔ جو اس  
 میت کے اوپر ہیں تو انہوں نے وہ کپڑے اٹھائے تو میت کا چہرہ اور سینہ کھلا تو کیا



جائے گی۔ اور جنتیوں کی پہلی مہمانی کَبِدِ حُوتِ۔ مچھلی کے جگر کا ٹکڑا ہوگا اور بچہ کا والد اور والدہ کے مشابہ ہونا اس کی وجہ یہ ہے کہ إِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ۔ اگر مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آ جائے تو وہ بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتْ۔ اگر عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آ جائے تو بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کلمہ پڑھا مسلمان ہو گئے۔ مگر کہنے لگے کہ حضرت میری قوم بہتان باندھنے والی ہے۔ پہلے ان سے میرے متعلق پوچھو اور میں چھپ کر کھڑا ہوتا ہوں تو حضور ﷺ نے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسے ہے کہنے لگے هُوَ خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا۔ اچھا ہے اچھے گھرانہ کا ہے۔ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا۔ ہمارا سردار ہے سردار گھرانے کا ہے۔ اَعْلَمُنَا وَابْنُ اَعْلَمِنَا۔ عالم ہے علمی گھرانہ کا ہے اب حضور ﷺ نے کہا اِنْ اَسْلَمَ اَكْرَاهُ اسلام لائے تو کہنے لگے اللہ اس کو بچائے گا تو حضرت عبداللہ بن سلام کمرہ سے باہر نکلے اور فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ تُو قَوْمِ بَكْرِي كُنِي لِكَيْ شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا یہ کمینہ ہے کمینہ خاندان کا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ حضرت مجھے یہی خطرہ تھا مگر میرے لئے ظاہر ہو گیا کہ آپ کا چہرہ جھوٹا نہیں ہے۔ آپ اللہ کے سچے رسول اور سچے نبی ہیں۔

حضرت قتادہؓ کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کُنْتُ أَوَّلُ الْأَنْبِيَاءِ فِي الْخَلْقِ وَآخِرُهُمْ فِي الْبُعْثِ یعنی پیدائش میں تمام انبیاء سے پہلے ہوں کیونکہ ابھی حضرت آدم کا خمیر مٹی و پانی میں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نور نبوت کو پہلے پیدا کر دیا اور بعثت میں تمام انبیاء کے بعد ہوں یعنی دنیا میں میری نبوت کا ظہور سب کے بعد ہوا۔ اس کی مثال اس طرح سمجھیں جیسے آپ اپنے گھر میں بھینس، گائے بکری رکھتے ہیں تو جب اس سے دودھ نکالتے ہیں تو مقصود گھی ہوتا ہے اور جب اس کو گھاس کھلاتے ہیں تو مقصود گھی ہوتا ہے اور جب اس کو پانی پلاتے ہیں تو مقصود گھی ہوتا ہے پھر دودھ سے دہی بناتے ہیں تو مقصود گھی ہوتا ہے۔ پھر دہی کو بلو کر مکھن نکالتے ہیں تو مقصود گھی ہوتا ہے۔ پھر مکھن کو دیگی میں رکھ کر چولہے پر رکھتے ہیں اس کو گرم کرتے ہیں تو مقصود گھی ہوتا ہے۔ تو یہ گھی ارادے میں پہلے تھا مگر اس کا وجود بعد میں ظاہر ہوا۔ اسی طرح حضور ﷺ کی نبوت اللہ کے ارادے میں پہلے تھی مگر اس کا ظہور بعد میں ہوا۔ پھر جس طرح گھی سے سالن تیار ہوگا مٹھائی بنے گی حلوہ شریف تیار ہوگا لیکن گھی سے گھی نہیں بنے گا تو اسی طرح حضور ﷺ کی نبوت سے زہد کا ہر گوشہ آئے گا لیکن نبوت سے نبوت نہیں آئے گی۔ آپ کی نبوت سے صداقت آئے گی، عدالت آئے گی، سخاوت آئے گی، شجاعت آئے گی، دیانت آئے گی، وفا آئے گی، تمنا آئے گی، رضا آئے گی، صبر آئے گا، تحمل آئے گا، تحمل آئے گا، جمال آئے گا، جلال آئے گا، عقائد اخلاق اعمال آئیں گے مگر نئی نبوت نہیں آئے گی۔ الوہیت میں خدا یکتا ہے۔ نبوت

میں میرا محمد مصطفیٰ ﷺ لیکتا ہے۔ خدارب العالمین ہے کعبہ ہدی للعالمین ہے۔ قرآن ذکر للعالمین ہے۔ حضور خاتم النبیین ہیں۔ جس طرح خدا کے بغیر کوئی اللہ نہیں جس طرح قرآن کے بغیر کوئی کتاب اللہ نہیں، جس طرح کعبہ کے بغیر اب کوئی بیت اللہ نہیں تو اسی طرح حضور ﷺ کے بغیر اب کوئی نیا رسول اللہ نہیں ہے۔ نبوت کا سلسلہ حضور ﷺ پر ختم ہے البتہ جس کا تعلق اس ختم نبوت والے پاور ہاؤس سے جڑتا گیا وہ کمال پاتا گیا۔

اے اسد در فیوض مصطفیٰ کے کیا کہنے  
جس کو جو بھی سعادت ملی یہیں سے ملی

### صحابہؓ پر حضور ﷺ کی صحبت کا اثر

حضرت ابو بکرؓ مکہ کے تاجر تھے۔ پیغمبر کی رفاقت میں آئے صدیق بنے۔  
حضرت عمرؓ اونٹوں کے چرانے والے تھے، پیغمبر نے نگاہ ڈالی فاروق بنے۔  
حضرت عثمانؓ مدینہ کے تاجر تھے حضور ﷺ کی معیت میں آئے تو ذوالنورین بنے۔  
حضرت علیؓ غریب کا بچہ تھا پیغمبر نے نگاہ ڈالی تو حیدرِ کرار بنے۔  
حضرت ابن عباسؓ نے رسول اللہ سے تفسیر پڑھی۔  
حضور ﷺ نے دعا کی تو رئیس المفسرین بنے۔  
حضرت ابن مسعودؓ نے حضور ﷺ سے مسائل کی فقہت حاصل کی تو فقیہ امت بنے۔  
حضرت ابو ہریرہؓ نے پیغمبر کی رفاقت اختیار کی

پیغمبر نے دعا کی تو حافظ الحدیث بنے۔

حضرت سلمان فارسیؓ آئے تو اہل بیت سے ہوئے۔

حضرت بلالؓ آئے تو مؤذن مسجد مدینہ بنے۔

حضرت حمزہؓ آئے تو سید الشہداء بنے۔

حضرت حنظلہؓ آئے تو غسل الملائکہ بنے۔

حضرت ابو عبیدہؓ ابن الجراح آئے تو امین امت بنے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ آئے تو سیف من سیوف اللہ بنے۔

خلاصہ یہ کہ رسول اللہ کی نبوت سے کمال تو ملا مگر نبوت سے نبوت نہیں ملی۔ اس لئے

حضور ﷺ نے حجۃ الوداع میں اعلان کیا۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ - اے لوگو! إِنَّ رَبَّكُمْ

وَاحِدٌ - تمہارا رب ایک ہے۔ وَأَبَاكُمْ وَاحِدٌ - تمہارا باپ حضرت آدم ایک ہے۔

وَقَبْلَتَكُمْ وَاحِدٌ اور تمہارا قبلہ ایک ہے۔ وَنَبِيِّكُمْ وَاحِدٌ اور تمہارا نبی پیغمبر ایک ہے۔

اب اس کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔ ختم نبوت کا جھنڈا لہراؤ جس نے اس

کی اشاعت کی ہے اللہ نے خود اس کی حفاظت کی ہے۔

### حضرت ابو مسلم خولانی کا واقعہ

چنانچہ شرجیل بن مسلم سے روایت ہے کہ اسود بن قیس عنسی یمن کی طرف

چلا۔ یہ بہت بڑا ظالم تھا اس نے حضرت ابو مسلم خولانی کو گرفتار کر لیا اور کہا اَتَشْهَدُ اَنِّي

رَسُولُ اللّٰهِ کیا تو میرے نبی ہونے کی گواہی دیتا ہے؟۔ کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو

حضرت ابو مسلم نے کہا میں یہ تیری بکو اس اور خرافات سن بھی نہیں سکتا۔ پھر اس نے کہا  
 اَتَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ - کیا تو یہ گواہی دیتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں تو ابو  
 مسلم نے جھوم جھوم کر مزے لے لے کر یہ جملہ بار بار کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ  
 محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اس نے کہا کہ آگ کا چیتہ تیار کرو اور ابو مسلم کو اس آگ  
 میں ڈالا لیکن اس آگ نے کچھ اثر نہ کیا یہ ختم نبوت کا معجزہ تھا۔ ابو مسلم کی کرامت تھی۔  
 ختم نبوت کی برکت تھی۔ جب اس نے دیکھا کہ اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تو اس نے کہا  
 کہ ابو مسلم کو اس شہر سے نکال دو تا کہ دوسروں کو خراب نہ کرے چنانچہ ان کو شہر سے  
 نکال دیا گیا پھر جب حضور ﷺ کی وفات ہو گئی اور حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو حضرت  
 ابو مسلم اس دوران مدینہ منورہ گئے۔ سواری باہر بٹھائی اور خود مسجد نبوی کے ستون کے  
 پیچھے دو رکعت نفل پڑھنے لگے تو حضرت عمرؓ نے ان کو دیکھ لیا اور آ کر ان سے پوچھا کہ تم  
 کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں یمن کا باشندہ ہوں تو حضرت عمرؓ نے  
 کہا جس کو اسود عنسی نے جلایا تھا، تم کو اس کی خبر ہے تو کہا ہاں وہ عبد اللہ بن ثوب ہے تو  
 حضرت عمرؓ نے کہا خدا کی قسم سچ سچ بتلاؤ کہ تم وہ تو نہیں ہو تو کہا جی ہاں میں وہی ہوں تو  
 حضرت عمرؓ نے ان کو گلے لگایا اور خوشی سے رونے لگے اور کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ  
 يَمْتُنِيْ حَتّٰى رَاْنِيْ فِيْ اُمَّةٍ مُّحَمَّدٍ مِّنْ فِعْلٍ بِهٖ كَمَا فَعَلَ بِاِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلٍ  
 الرَّحْمٰنِ - فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے مجھے اپنی زندگی میں اس شخص کی زیارت  
 کرا دی کہ جس کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ والا معاملہ کیا گیا کہ جس طرح ابراہیمؑ پر نار کو

گلزار بنایا گیا تھا۔ اسی طرح اس ابو مسلم خولانی جو نبی کی ختم نبوت کا مبلغ تھا اس پر نارکو گلزار بنا دیا۔

آج بھی ہو اگر ابراہیم سا ایمان پیدا

تو آگ کر سکتی ہے انداز گلستان پیدا

بہر حال نبوت کا سلسلہ حضور ﷺ پر ختم ہو گیا اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت ابو بکرؓ ہوتے جو تمام صحابہؓ سے افضل تھے۔ حضرت عمرؓ ہوتے جن کے متعلق خود حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت عقبہ بن عامرؓ کی روایت ہے لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَّكَانَ عُمَرُ۔ کہ میرے بعد کوئی نبی ہوتے تو حضرت عمرؓ ہوتے۔ جب صحابہؓ میں سے تابعین میں سے اولیاء میں سے کوئی نبی نہیں ہو سکتا تو اور کون نبی ہو سکتا ہے۔ اگر حضور کے بعد نبوت جاری ہوتی تو اللہ تعالیٰ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ نَهْ فَرَمَاتے بلکہ لَيَجْعَلَنَّهُمْ أَنْبِيَاءَ وَرُسُلًا فرماتے معلوم ہوا حضور ﷺ کے بعد خلافت کا وعدہ فرمایا اور نبوت حضور ﷺ پر بند ہے۔ حضور نے فرمایا میرے بعد تمیں دجال آئیں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ مگر یقین نہ کرنا کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں اپنے ہاتھوں میں دو کنگن دیکھے مجھے کہا گیا کہ ان کو پھونکو میں نے پھونکا تو وہ دونوں کنگن اڑ گئے۔ اشارہ تھا کہ دو جھوٹے نبی آئیں گے اور وہ ہلاک ہونگے۔ چنانچہ اسود عسی اور مسیلمہ کذاب نے جھوٹا نبوت کا دعویٰ کیا پھر ان کو قتل کیا گیا اور یہ ہلاک ہوئے۔ اسی طرح جب بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا مسلمان حکمرانوں نے اس کی سرکوبی کی پھر بعد میں جو انگریز ہندوستان میں تاجر بن کر آیا اس

نے اپنے مقاصد کی تکمیل اور ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچانے کے لئے قادیانی خاندان میں مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا انگریزی و سرکاری نبی بنانے کی سازش کی تقسیم ملک سے پہلے مرزا نیوں کا ہیڈ کوارٹر قادیان تھا۔ تقسیم ملک کے بعد ان کا ہیڈ کوارٹر دریائے چناب کے کنارے پنجاب میں ربوہ کے نام سے قائم ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا پھر اسکا لڑکا مرزا بشیر الدین محمود آیا پھر مرزا ناصر احمد آیا۔ اب مرزا ناصر کا بھائی مرزا طاہر احمد ہے۔ جس نے اپنا مرکز پاکستان سے برطانیہ میں بنایا جہاں کا خمیر تھا وہیں پہنچا۔

اس مرزا انگریزی نبی کو انگریز نے پروان چڑھایا اور اس انگریزی نبی نے انگریز کی کاسہ لیسی نمک خواری کا حق ادا کیا۔ اس لئے یہ انگریزی نبی ہے کیونکہ نبوت کا سلسلہ تو حضور ﷺ پر ختم ہو چکا ہے۔ اس نے پہلے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا پھر مہدی ہونے کا دعویٰ کیا پھر مسیح ہونے کا دعویٰ کیا پھر نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس دجال کے عقائد فاسدہ و خیالات باطلہ کا آپ مطالعہ کریں جس سے نظر آتا ہے۔ کہ واقعی یہ انگریز کا خود کاشتہ پودہ ہے یہ رسول نہیں بالکل فضول ہے۔ یہ نبی نہیں بلکہ غبی ہے۔ یہ بروزی نہیں ملکہ موزی ہے یہ ظلی نہیں بلکہ انگریز کی بلی ہے۔ یہ انسان نہیں بلکہ شیطان ہے۔

مرزا کا اللہ کے بارے میں غلط عقیدہ

آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴ پر لکھتا ہے رَأَيْتُنِي فِي الْمَنَامِ عَيْنَ اللَّهِ وَتَيَقَّنْتُ أَنِّي هُوَ۔ کہ میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ میں اللہ کا عین ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں حالانکہ خدا خالق ہے۔ مالک ہے، رازق ہے، انسان

مخلوق ہے پھر بشری ج ۲ ص ۷۹ پر لکھتا ہے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي أُصَلِّيُ وَأَصُومُ وَأَسْهَرُ وَأَنَامُ۔ کہ اللہ نے فرمایا میں نماز پڑھتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں بیدار ہوتا ہوں اور سوتا ہوں حالانکہ ان چیزوں سے اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ۔ اس کو نیند اور اونگھ نہیں آتی۔ نماز پڑھنا، روزہ رکھنا انسان کا کام ہے وہ تو رحمان ہے، سبحان ہے۔

### مرزا نے اللہ کی توہین کی

حقیقت الوحی ص ۸۶ پر کہتا ہے اَنْتَ مِنْنِي بِمَنْزِلَةٍ وَاَلَدِي اللّٰهُ نَعْبُدُكَ تُوْحِيْ مَجْهٌ سَعِ بِمَنْزِلَةٍ مِیْرے لڑکے کے ہے تذکرہ ص ۷۰ پر لکھتا ہے اَنْتَ مِنْنِيْ وَاَنَا مِنْكَ ظُهُورَكَ ظُهُورِيْ کہ اللہ نے کہا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ تیرا ظہور میرا ظہور ہے کبھی اپنے کو عین اللہ کہا کبھی اللہ کا بیٹا کہا کبھی اللہ کا باپ کہا۔ اس ملعون شخص کا یہ واہیات عقیدہ رب کی توہین ہے۔

### مرزا نے حضور ﷺ کی توہین کی

ایک غلطی کا ازالہ ص ۴ پر ہے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُولِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ۔ کی وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی آئینہ صداقت میں ص ۳۶ میں مرزا بشر کہتا ہے کہ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ اس پیشین گوئی کا مصداق اول حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد ہیں۔

تحفہ گولڑویہ ص ۶۳ پر ہے کہ حضور ﷺ کے تین ہزار معجزات تھے تذکرہ

الشہادتین ص ۴۱ پر ہے کہ اب تک میرے دس لاکھ سے زیادہ معجزات ظاہر ہو چکے ہیں۔

### مرزا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی

ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ پر ہے کہ تین دادیاں اور تین نانیاں آپ کی زنا کار تھیں اور کبھی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳ پر ہے مسیح کا چال چلن کیا تھا کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا دافع البلاء ص ۳۹ میں ہے کہ ابن مریم کا ذکر چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

### مرزا نے صحابہ کرام کی توہین کی

خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱ پر ہے کہ جو شخص میری جماعت میں داخل ہوا وہ در حقیقت خیر المرسلین کے صحابہ نہیں داخل ہوا۔

### مرزا نے حضرت ابوبکرؓ کی توہین کی

تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۳۰ پر ہے کہ میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔

### مرزا نے حضرت علیؓ کی توہین کی

ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۱۳۱ میں ہے کہ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔

### مرزائے حضرت ابوہریرہؓ کی توہین کی

حقیقۃ الوحی ص ۳۴ پر ہے کہ بعض کم تدبر کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی جیسے ابوہریرہؓ۔

### مرزائے حضرت حسینؓ کی توہین کی ہے

اعجاز احمدی ص ۸۱ پر ہے اور مجھے خدا کی قسم حضرت حسین کو مجھ سے کچھ فضیلت نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو اور میں خدا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔ نزول المسیح ص ۹۹ پر ہے۔

کربلا ایست سیر ہر آنم

صد حسین است در گریبانم

کہ میری ہر وقت کی سیر کربلا ہے اور سو حسین میری جیب میں ہیں۔

### مرزائے تمام مسلمانوں کی توہین کی

حقیقت الوحی ص ۱۶۳ پر لکھتا ہے کہ اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ ہے خدا کا مامور ہے۔ خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے وہ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔

آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۵۴۷ میں اِنَّ الْعِدَاءَ صَارُوا خَنَازِيرَ الْفَلَاءِ .  
وَنَسَائُهُمْ مِنْ دُونِهِنَّ الْاَكْلَبُ - کہ ہمارے دشمن جنگلوں کے خنزیر ہیں اور ان کی  
عورتیں کیتوں سے بڑھ کر ہیں۔

### مرزا نے قرآن کی توہین کی

نزول المسیح ص ۹۹ پر ہے کہ میں اپنی وحی کو قرآن کی طرح خطاؤں سے پاک سمجھتا ہوں۔

### مرزا نے فرشتوں کی توہین کی

تذکرہ ص ۳۱ پر ہے کہ ایک فرشتہ میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں  
دیکھا۔ صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی کرسی لگائے ہوئے بیٹھا تھا میں نے اسے  
کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں اس نے کہا ہاں میں درشنی ہوں۔

حقیقت الوحی ص ۳۳۲ پر ہے کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے  
سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام  
پوچھا اس نے کہا کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو ہوگا اس نے کہا ٹیچی ٹیچی مرزا کا  
فرشتہ انگریزی تھا اور جھوٹ بھی بولتا تھا کیونکہ اللہ کے فرشتے تو پاک ہوتے ہیں۔

### مرزا نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی توہین کی

انوار خلافت ص ۱۱۷ کہتا ہے خدا تعالیٰ نے قادیان کو مرکز بنایا ہے اس لئے  
خدا تعالیٰ کے جو برکات اور فیوض یہاں نازل ہوتے ہیں اور کسی جگہ نہیں۔

مرزا کا جھوٹ

مرزا کا جھوٹ ازالہ اوہام ص ۳۴ پر ہے تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن میں درج کیا گیا ہے مکہ۔ مدینہ، قادیان۔ حالانکہ قرآن میں کہیں بھی قادیان کا ذکر نہیں جھوٹ کہنے والا کیسے نبی ہو سکتا ہے۔

مرزا نے حج کی توہین کی

برکات خلافت ص ۵ پر ہے کہ ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے مگر حج کی جو اصلی غرض تھی وہ حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے لوگ معمولی اور نفلی حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ قادیان میں ثواب زیادہ ہے۔

مرزا نے مسجد اقصیٰ کی توہین کی

خطبہ الہامیہ ص ۲۵ پر ہے وَالْمَسْجِدُ الْأَقْصَى الَّذِي بَنَاهُ الْمَسِيحُ الْمَوْعُودُ فِي الْقَادِيَانِ۔ کہ جس مسجد اقصیٰ کا ذکر قرآن میں ہے وہ یہی مسجد ہے جو قادیان میں ہے۔

مرزا کا مذہب برطانیہ کی خوشامد و کاسہ لیبسی

شہادت القرآن ص ۸۶ میں ہے کہ میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں

دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت برطانیہ ہے۔

اس لئے انگریز نے اس سرکاری نبی کو حرمت جہاد کے فتویٰ کے لئے پالا تھا تو مرزا نے فتویٰ دیا کہ جہاد حرام ہے حالانکہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جہاد قیامت تک رہے گا۔  
ضمیمہ تحفہ گولڈ ویہ ص ۲۹ پر ہے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال  
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال  
ایسے کفریات و لغویات کے بعد ایسا شخص مرتد ہے واجب القتل ہے اس کو  
نبی ماننے والا مرتد اور مرتد کی سزا قتل ہے۔

مرزا نے حضرت فاطمہؑ کی توہین کی

ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱ پر لکھتا ہے کہ حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔

نبی کا چہرہ شان والا ہوتا ہے

حضور ﷺ کے بارے میں صحابہؓ فرماتے ہیں كَانِ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ۔ آپ کا چہرہ ایسا روشن تھا کہ جیسے سورج آپ کے چہرہ میں گردش کر رہا ہے۔

نبی ﷺ کی آنکھیں شان والی ہوتی ہیں

حدیث میں ہے حضور ﷺ کی آنکھ مبارک میں کمال حسن تھا۔ اَشْكَالَ الْعَيْنَيْنِ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ۔ آپ کی آنکھ مبارک کا چیر لمبا آنکھوں میں سیاہی سفیدی سے زیادہ حسن و جمال والی آنکھ تھی مگر مرزا قادیانی کا چہرہ دیکھو تو قسے آجائے آنکھ تو ایک چشم گل یہ کانا کیسے نبی ہو سکتا ہے۔ افسوس ایک آنکھ والا ٹرک تو سڑک پر نہیں چل سکتا اس کا انتظامیہ چالان کرتی ہے کہ کہیں نقصان نہ ہو جائے مگر ایک آنکھ والا نبی کیسے پاکستان میں چل گیا کیا اس کی بناوٹی نبوت سے دین و اسلام کو نقصان نہیں پہنچا۔

نبی کا معلم و استاذ خدا ہوتا ہے

مگر کتاب البریہ ص ۱۶۲ میں مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں چھ سات سال کا تھا تو مجھے فارسی پڑھانے کے لئے ایک استاد رکھا گیا جس کا نام فضل الہی تھا۔ پھر جب دس سال کا ہوا تو عربی پڑھانے کے لئے ایک استاد مقرر کیا گیا جس کا نام فضل احمد تھا۔ اور پھر سترہ سال کا ہوا تو ایک اور استاد نحو منطق فلسفہ پڑھانے کے لئے مقرر کیا گیا جو کئی استادوں سے پڑھتا ہے مارکھتا ہے کان پکڑتا ہے یہ کیسے نبی ہے۔ نبی کا استاد خود اللہ ہوتا ہے۔ حضور ﷺ کے لئے غار حراء میں وحی آئی اللہ نے کہا اقراء باسم ربک۔

نبی ﷺ کی فہم صحیح ہوتی ہے

مگر مرزا قادیانی کہتا ہے سیرت المہدی ج ۲ ص ۵۸ پر ہے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود مرزا قادیانی اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ کوئی دوست آپ کے لئے کوئی جوتا ہدیہ لاتا تو آپ بسا

اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں اور ص ۱۲۶ پر لکھا ہے کہ بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوئے ہوتے تھے بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے۔

ضمیمہ اربعین ص ۴ پر ہے کہ مجھے ذیابیطس کی بیماری ہے رات کو کبھی سو سو دفعہ بھی پیشاب آتا ہے بھلا بتاؤ جس کو سو دفعہ پیشاب آئے تو یہ صرف پیشاب کرنے ہی میں رہتا ہوگا اس کا کیا کام ہے نبوت سے۔

نبی بیہودہ گفتگو سے پاک ہوتا ہے

حدیث میں ہے لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا۔ حضور ﷺ نہ بلا تکلف فحش کلام کرتے اور نہ باتکلف فحش کلام کرتے مگر مرزا کی زبان کی بدکلامی تو ظاہر ہے۔ کہ اس نے انبیاء صحابہ اولیاء تمام مسلمانوں کی توہین کی ہے۔ مسلمانوں کو خنزیر کہا اور ان کی عورتوں کو کتیا کہا۔

اپنے نہ ماننے والوں کو کافر جہنمی کہا نبی تو رحمت کی دعا کرتا ہے اور مرزا تو لعنت کی فہرست تیار کرتا ہے کیونکہ خود مجموعہ لعنت ہے روحانی خزائن ج ۸ ص ۱۵۸ میں دیکھیں صرف یہ نہیں لکھا کہ تجھ پر ہزار لعنت بلکہ نمبر وار لعنت کو ذکر کیا۔ لعنت نمبر لعنت نمبر ۲ لعنت نمبر ۳ لعنت نمبر ۱۰۰۰ تک حالانکہ مؤمن ملعون نہیں ہوتا۔

مرزا نے تمام انبیاء کی توہین کی

حقیقت الوحی ص ۳۷ پر ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔ مرزا کی حقیقت سمجھو کہ یہ انسانیت سے بھی باہر ہے خود کہتا ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں

اس متنبی قادیان کی زبان اور قلم بتلاتی ہے کہ یہ انگریز کا ایجنٹ تھا اس کو انگریز نے حرمت جہاد کے فتویٰ کے لئے اور اسلام کو نقصان دینے کے لئے خریدا تھا۔ اس لئے یہ ان کا نمک خوار۔۔۔ دنیا میں عیار و مکار۔۔۔ آخرت میں ذلیل و خوار۔۔۔ تمام مسلمان اس سے بیزار۔۔۔ یہ اور اس کی ذریت جہنم کی حق دار۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس فتنہ سے بچائے۔

منکرین ختم نبوت کا شبہ

یہ کہتے ہیں کہ اگر تمہارا عقیدہ ختم نبوت کا ہے تو پھر تم حضرت عیسیٰ کی حیات اور ان کے نزول کے قائل کیوں ہو۔ اگر حضرت عیسیٰ زندہ آسمانوں پر ہیں اور قیامت کے قریب آسمانوں سے زمین پر اتریں گے تو پھر حضور ﷺ خاتم النبیین نہ رہے اس

شبه کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ جب آئیں گے تو وہ حضور ﷺ کی شریعت کے تابع ہو کر آئیں گے۔ اپنی شریعت کا قانون نہیں چلائیں گے قانون حضور ﷺ کی شریعت کا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ اس کی تائید کے لئے آئیں گے۔ اور حضرت عیسیٰ نئے نبی نہیں، بلکہ ان کو نبوت پہلے سے ملی ہوئی ہے حضور ﷺ کے بعد اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ وفات پا گئے ہیں اور میں مسیح ہوں۔ چنانچہ تحفۃ الندیہ ص ۱ پر کہتا ہے۔ اِنِّیْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَبِالْحَقِّ اَمْشِيْ وَ اَمْسَحُ اِنَّ عِيْسَى مَاتَ وَلَا يَحْيِيْ بِاَحْيَاءِ كُمْ کہ میں مسیح ہوں اور حق کے ساتھ چلتا اور پھرتا ہوں۔ عیسیٰ مر گیا ہے اور تمہارے زندوں کی طرح نہیں۔ تریاق القلوب ص ۵ پر ہے کہ

مسیح زمان منم کلیم خدا

منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

یہ کیسے سچ ہو سکتا ہے حالانکہ حضرت عیسیٰؑ تو بغیر باپ کے پیدا ہوئے اس کا باپ غلام مرتضیٰ ہے۔ حضرت عیسیٰ کی ماں کا نام مریم ہے۔ اس کی ماں کا نام چراغ بی بی عرف گھسیٹی ہے۔ حضرت عیسیٰ تو دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی کنارہ پر اتریں گے اور یہ دمشق گیا ہی نہیں قادیان میں رہا جب اس کو کہا گیا کہ عیسیٰ تو دمشق کی مسجد کے مشرقی کنارہ پر اتریں گے تو پھر اس نے مسجد کا مینار بنا دیا عقل نہ بود تولد چہ سود حضرت عیسیٰ حج، عمرہ کریں گے اس نے نہ حج نہ عمرہ کیا۔

مسلمانوں کا عقیدہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں قیامت کے قریب اتریں گے۔ یہودیوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ مقتول ہیں کیونکہ یہودی کہتے ہیں کہ آپ مجرم تھے نصرانیوں نے کہا کہ آپ مصلوب ہیں۔ کیونکہ نصاریٰ آپ کو گناہگار کہتے تھے۔ نصاریٰ نے کہا کہ آپ جب مقتول اور مصلوب ہوئے تو تمام قوم کے لئے کفارہ ہو گئے لیکن قرآن نے دونوں کی تردید کی فرمایا وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ۔ کہ عیسیٰ کو نہ قتل کیا نہ سولی پر چڑھے بلکہ جس کمرہ میں عیسیٰ تھے جب یہ اس میں داخل ہوئے تو عیسیٰ نہیں تھے۔ ان کو پتہ نہ چلا کہ عیسیٰ کدھر گئے اور دوسرے شخص کو قتل کر ڈالا اور پروپیگنڈا کر دیا کہ حضرت عیسیٰ قتل ہو گئے۔ ختم نبوت کے میثاق کی آیت حیوة عیسیٰ کی دلیل ہے کیونکہ اس میں ہے لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَتَنْصُرُنَّهُ۔ انبیاء سے دو عہد لئے ایک ایمان لانے کا، دوسرا نصرت کرنے کا۔ ایمان لانے کے لئے تو ہم زمان ہونا ضروری نہیں البتہ نصرت کے لئے ہم زمان ہونا ضروری ہے۔ اس لئے پہلا وعدہ ایمان کا تو مکمل ہو گیا مگر دوسرے وعدہ کی تکمیل کے لئے حضرت عیسیٰ کو بھیجا اور حضرت عیسیٰ کو تمام انبیاء کا نمائندہ بنایا۔ وہ اس لئے کہ درمیانی چھ سو سال میں کوئی نبی نہیں آیا اور جس کا زمانہ قریب تھا وہ حضرت عیسیٰ تھے تو ان کو مقرر کر دیا کہ جب زمین پر جائیں گے تو حضور ﷺ کے دین کی مدد کریں گے اور احادیث متواترہ ہیں جو حضرت عیسیٰ کی حیوة نزول الارض پر دلالت کر رہی ہیں۔ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكُنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ

ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُفِيضُ الْمَالَ - کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ اتریں گے وہ عیسیٰ خدا کا قانون چلائے گا۔

انگریز کا بوٹ چاٹنے والا انگریز کی کاسہ لیسے خوشامد کرنے والا نہ ہوگا اور جو انگریز کا خدمت گزار ہے وہ کیسے مسیح ہو سکتا ہے۔ مرزا قادیانی نے تریاق القلوب ص ۵۲ پر لکھا ہے میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے۔ اور میں نے مخالفت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں۔ اور اشتہار شائع کرائے ہیں۔ کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں تو یہ انگریز کا خوشامدی ہو سکتا ہے۔ مسیح حضرت عیسیٰ تو حضور کے دین کی حمایت کریں گے اور دنیا میں عدل و انصاف پھیلائیں گے اور صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ یعنی عیسائیوں انگریزوں کے شعار کو ختم کریں گے۔ اور مرزا تو انگریزوں کے شعار کو اجاگر کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ جب آئیں گے جزیہ ختم کریں گے اور مال اتنا ہوگا کہ قبول کرنے والا نظر نہ آئے گا۔ اب بھی حضور ﷺ کے روضہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے جہاں حضرت عیسیٰ دفن ہوں گے۔ اگر حضرت عیسیٰ فوت ہو جاتے تو ان کی قبر کا تو کوئی نشان ہوتا حالانکہ مسلمان و عیسائی سب کا اتفاق ہے کہ دنیا کے کسی حصہ میں آپ کی قبر نہیں ہے دیگر انبیاء کے قبروں کے نشان ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت حواء، حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبریں موجود

ہیں۔ اگر حضرت عیسیٰ کی قبر ہوتی تو ان کی زیارت گاہ موجود ہوتی جبکہ بقول عیسائیوں کے کہ اس وقت عیسائی ۸۰ کروڑ سے زیادہ ہیں تو معتقدین کی اتنی تعداد کے باوجود آپ کی قبر کیسے گم ہو سکتی تھی۔ معلوم ہوا یہ جھوٹ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں عیسیٰ خیل کی جگہ میں ہے اوبد بختو! اگر نام سے کام بنتا ہے تو پھر موسیٰ خیل میں حضرت موسیٰ اور داؤد خیل میں حضرت داؤد اور یوسف زئی میں حضرت یوسف کی قبر ہو۔ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و اجماع امت سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت آسمانوں پر زندہ ہیں۔ قیامت کے قریب آئیں گے۔ چالیس سال رہیں گے۔ پھر وفات ہوگی۔ حضور ﷺ کے ساتھ روضہ اطہر میں دفن ہوں گے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت جھوٹی ہے۔ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا اور جھوٹی نبوت کو ماننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مرتد ہے جب مرزائی غیر مسلم ہیں تو ان کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال کرنے کا حق نہیں ہے۔ صحابی حضور ﷺ کے چہرہ دیکھنے والے آپ کی رفاقت میں رہنے والے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے والے کا لقب ہے۔ ام المومنین حضور ﷺ کے نکاح میں آنے والی ازواج مطہرات کا لقب ہے۔ مسجد مسلمانوں کی عبادت کی جگہ کا لقب ہے۔ اذان مسلمانوں کا شعار ہے جو نماز کی طرف بلانے کے لئے ہے اس لئے کسی مرزائی قادیانی لاہوری کو ان اصطلاحات کے استعمال کرنے کا حق نہیں ہے۔ ختم نبوت کے منکرین کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

آخر میں ایک وظیفہ بتاتا ہوں اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم عقیدہ ختم نبوت پر قائم رہیں اور اس عقیدہ پر موت آئے اور حضور ﷺ سے محبت زیادہ اور اسلام کی اشاعت کا شوق ہو اور خاتمہ ایمان پر ہو تو صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کریں۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَرَسُولًا  
وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

# رسول کامل ﷺ

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخوآستی کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
محمد اللہ درخوآستی مدظلہ علوم درخوآستی  
امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شریعہ درخوآستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
گرین ٹاؤن ضلع چیمبارخان  
پوسٹ بکس نمبر 5  
Web: www.shaikedarkhwasti.org Mob: 0300-0939448

## رسول کامل ﷺ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ  
وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا  
مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسِنْدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ  
أَرْسَلَهُ اللَّهُ إِلَى كَافَّةٍ لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِذَنْهِ  
وَسِرَاجًا مُنِيرًا. أَمَا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ

إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (الحشر)

عن ابی هریرةؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

إِلَّا مَنْ أَبِي قَيْلٍ وَمَنْ أَبِي يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ

وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى (رواه البخاری)

صدق الله وصدق رسوله النبي الامين الكريم

## تکہید

میرے عزیز دوستو، بزرگو، نوجوان ساتھیو، اور میری آواز سننے والی معززہ  
و موقرہ، دینی ماؤ بہنو اور اور بیٹیو،

آج کے بیان میں قرآن اور حدیث کی روشنی میں حضور اکرم ﷺ کے رسولِ کامل  
ہونے کا بیان ہوگا اور آپ کی ذات میں موجود اسبابِ کمال کا بیان ہوگا دعا فرمائیں  
کہ اللہ رب العزت مجھے شرح صدر کے ساتھ بیان کرنے کی اور آپ کو پوری توجہ کے  
ساتھ سننے کی اور پھر ہم سب کو ان باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین!  
سب سے پہلے تلاوت کردہ آیت اور حدیث کا مطلب سمجھیں

### آیت کا مطلب۔

یہ آیت سورۃ حشر کی ہے جس میں حضور ﷺ کے اقوال و افعال پر سر تسلیم خم کرنے کا ذکر  
ہے کہ جو کچھ تم کو رسول اللہ دیں اس کو اپنا لو اس پر عمل کرو اور جس سے حضور اکرم ﷺ تم  
کو منع کریں اُس سے رُک جاؤ۔ او امر اور نواہی میں حضور ﷺ کی اتباع تمہارے لینے  
باعثِ سعادت اور باعثِ نجات ہے۔

وَ اتَّقُوا اللَّهَ اور ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو کہ کہیں رسول اللہ کی مخالفت اور  
نافرمانی نہ ہو جائے کیونکہ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ بے شک اللہ سخت عذاب دینے  
والا ہے اگر رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرو گے تو یہ تمہاری بد نصیبی ہوگی۔

اور اللہ کی طرف سے سخت عذاب ہوگا۔

### حدیث کا مطلب۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت کا ہر شخص جنت میں داخل ہوگا مگر جس نے انکار کیا تو صحابہ نے آپ سے پوچھا کہ کون شخص ہے جس نے انکار کیا تو آپ نے فرمایا جس شخص نے میری اطاعت اور فرمانبرداری کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس شخص نے میری نافرمانی کی اس نے میری بات کا انکار کیا تو اس حدیث میں پیغمبر کی اطاعت کی اہمیت اور پیغمبر کی نافرمانی پر وعید کا ذکر ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ رسولِ کامل ہیں۔

### رسولِ کامل ﷺ

اللہ رب العزت نے حضور اکرم ﷺ کو تمام انعامات کامل واکمل عطاء فرماتے ہیں اسی لیے آپ رسولِ کامل کا مصداق ہیں۔

مگر چار انعام بڑے عظیم ہیں اور ہم آج کے بیان میں انہی چار انعامات کا اور ان کے کامل ہونے کا بیان کریں گے

### (۱) علمِ کامل۔

اللہ رب العزت نے آپ کو علمِ کامل عطا فرمایا۔

کیونکہ نبی کا استاد خود خدا ہوتا ہے۔

جب خدا کا علم کامل تو نبی کا علم بھی کامل۔

جب استاد کا علم کامل تو شاگرد کا علم بھی کامل۔

بخاری شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ غار حرا میں عبادت کیلئے تشریف لے جاتے تو جب پہلی مرتبہ جبرائیل امین آپ کے پاس وحی لے کر آئے تو کہا۔ اِقْرَأْ پڑھیے تو حضور ﷺ نے کہا مَا اَنَا بِقَارِئٍ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں تو جبرائیل نے تین مرتبہ آپ کو کہا اور تین مرتبہ آپ کو سینے سے لگا کر زور سے دبایا اور پھر چوتھی مرتبہ کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ

پڑھیے اپنے پروردگار کے نام سے جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا پڑھیے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے جب اللہ کے نام کے ساتھ پڑھنے کا حکم کیا تب آپ نے یہ کلمات پڑھے پھر جب آپ گھر تشریف لائے تو طبعی و فطری طور پر خوف کی وجہ سے آپ سردی محسوس فرمانے لگے تو آپ نے حضرت خدیجہ کو کہا زَمَلُونِي زَمَلُونِي مجھے چادر اڑھاؤ تو حضرت خدیجہ نے آپ کو چادر اڑھائی جب آپ کا خوف جاتا رہا تو آپ نے حضرت خدیجہ کو اس واقعہ کی خبر دی اور کہا لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي مجھے اپنی جان کا خطرہ ہو گیا تھا تو حضرت خدیجہ نے آپ کو تسلی دی اور کہا كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ اَبَدًا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اللہ کی قسم رب رحمن آپ کو کبھی شرمندہ و رسوانہ کریگا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ

کیونکہ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں ناداروں کیلئے کماتے

ہیں مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں اور آپ راہِ حق میں مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

ایسے میں بھلا آپ کا پروردگار آپ کو کیسے اکیلا چھوڑ سکتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ جب استاذ یعنی اللہ کامل اور واسطہ یعنی جبرائیل کامل اور شاگرد یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کامل تو جو علم حضور کو عطاء ہوا وہ علم بھی کامل

### (۲) عصمت کامل۔

جیسے نبی کا علم کامل ہوتا ہے ویسے نبی کی عصمت بھی کامل ہوتی ہے۔ اور عصمت انبیاء اہلسنت والجماعت کا مسلک ہے حضرت یوسفؑ کی عصمت کا گواہ خود قرآن ہے۔

وَرَأَوْدَتُهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ قرآن کہتا ہے جب زلیخا حضرت یوسف کو بہکانے لگی اور گھر کے سارے دروازے بند کر دیئے اور کہنے لگی هَيْتَ لَكَ يَوْسُفُ آجاؤ تمہیں کہ رہی ہوں تو حضرت یوسفؑ نے کہا مَعَآذَ اللّٰهِ میں اس گناہ سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں اللہ ارشاد فرماتے ہیں

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ہم نے برائی اور بے حیائی کو یوسف سے دور بھگا دیا کیونکہ وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھا معلوم ہوا کہ یوسف صدیق برائی اور بے حیائی کی طرف متوجہ نہیں ہوئے تھے بلکہ برائی اور بے حیائی زلیخا کی صورت میں یوسف صدیق کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔ ساری دنیا کو حکم ہے کہ برائی اور بے حیائی سے دور رہو جبکہ برائی اور بے حیائی کو

حکم ہے کہ انبیاء سے دور رہے تاکہ عصمت انبیاء کا عقیدہ واضح ہو جائے؟

اسی طرح کفار مکہ جمع ہو کر ابوطالب کے پاس گئے اور کہا اپنے بھتیجے محمد ﷺ کو کہو تو حید کی دعوت ختم کر دے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا نعرہ لگانا چھوڑ دے۔ تین سو ساٹھ بتوں کو تردید کرنا چھوڑ دے۔ جو کہے گا مانیں گے جو مانگے گا دیں گے۔ اقتدار مانگے گا تو اقتدار دیں گے۔ مال و دولت مانگے گا تو مال و دولت دیں گے۔ عرب کی جو نبی خوبصورت عورت کا مطالبہ کریگا وہ پورا کریں گے۔ ابوطالب مشرکین مکہ کے مطالبات لے کر حضور ﷺ کے پاس پہنچے تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا چچا اقتدار، مال و دولت، خوبصورت عورت۔ یہ تینوں زمین کی چیزیں ہیں جسکا مجھے لالچ دیا جا رہا ہے۔ چچا سنو۔ اگر تمہارے بس میں ہو کہ تم آسمان سے سورج کو اتار لاؤ اُسے میرے دائیں ہاتھ پر رکھ دو اور چاند کو اتار لاؤ اُسے میرے بائیں ہاتھ پر رکھ دو اور مطالبہ کرو کہ میں اپنے کام اور پیغام کو چھوڑ دوں تب بھی میں اپنی دعوت کو چھوڑنے والا اور کلمہ حق کو بھولنے والا نہیں ہوں۔

(۳) عقل کامل۔

جس طرح نبی کا علم کامل اور عصمت کامل ہوتی ہے اسی طرح نبی کی عقل بھی کامل ہوتی ہے اور قرآن مجید میں انبیاء کرام کا اپنی قوم کے ساتھ مکالمہ، مذاکرہ، گفتگو، اور عقلی و نقلی دلائل اس کا واضح اور بین ثبوت ہیں۔

خصوصاً موحد اعظم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی۔ اپنے ماں باپ اپنی قوم، اور نمرود کو توحید کی دعوت میں عقلِ کامل کی جھلکیاں انسان کو حیران اور ششدر کر کے رکھ دیتی ہیں۔ اور نمرود کے دربار میں فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ کا چیلنج اور بادشاہ جبار کے سامنے حضرت سارہ کو بہن کہنا اور قوم کیلئے اِنِّي سَقِيمٌ اور بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ کے جملے بطور توریہ کے استعمال کرنا اسمیں تو پیغمبرانہ ذہانت و فراست کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا نظر آ رہا ہے۔

اسی طرح حضور اکرم ﷺ کی نبوت سے پہلے کی بات ہے جب آپ کی عمر پینتیس سال تھی۔ جب قریش نے خانہ کعبہ کی نئے سرے سے مالِ حلال سے تعمیر شروع کی تو مشرکین مکہ میں حجرِ اسود کے نصب کرنے میں اختلاف ہو گیا کہ کون سا قبیلہ نصب کرے بات بڑھتے بڑھتے لڑائی تک پہنچ گئی اور تلواریں نکل آئیں تو اَبُو اُمِيَّةٌ مخزومی نے فیصلہ سنا دیا کہ کل جو شخص سب سے پہلے بیت اللہ میں داخل ہوگا۔ اُسی کا فیصلہ تسلیم کیا جائیگا۔ دوسرے دن صبح ہوئی تو بیت اللہ میں سب سے پہلے داخل ہونے والے محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ سب نے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور حضور ﷺ کے امین اور صادق ہونے کا نعرہ بلند کیا اور حضور ﷺ پر اپنے اعتماد اور یقین کا اعلان کیا۔ پھر حضور ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے چادر بچھائی اور حجرِ اسود کو چادر پر رکھا اور پھر تمام قبائل کے سرداروں کو بلایا اور کہا سب چادر کو پکڑ لیں پھر حضور ﷺ نے خود حجرِ اسود کو اٹھا کر اُس کی جگہ پر نصب کر دیا یوں حضور اکرم ﷺ نے اپنی فہم و فراست سے اس

مشکل مسئلہ کو حل فرمادیا۔

### (۴) حُسنِ کامل۔

جس طرح نبی کا علم کامل، عصمت کامل، عقل کامل ہوتی ہے ویسے نبی کا حُسن بھی کامل ہوتا ہے۔

اللہ فرماتے ہیں سورۃ وَالتَّيْنِ میں ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ۔ ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں پیدا کیا اس کا اولین اور کامل مصداق حضرات انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

اور حضور اکرم ﷺ کے حسن و جمال کے نظارے اسی خطبات میں ہر جگہ آپ کو نظر آئینگے صرف ایک حدیث سُن لیں۔

ترمذی شریف میں حضرت براء بن عازب کی روایت ہے فرماتے ہیں۔

مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
میں نے لمبے بالوں والا سرخ دھاریوں والی سفید چادر میں ملبوس کوئی آدمی  
حضور اکرم ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين

# محبوب کامل

صلی اللہ علیہ وسلم

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخوآستی کے جانشین

شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
حماد اللہ درخوآستی مدظلہ علوم درخوآستی  
امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ مشرق درخوآستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان  
پوسٹ بکس نمبر 5  
Web: www.shaikedarhwasti.org Mob: 0300-0939448

## محبوب کامل ﷺ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ  
وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا  
مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسِنْدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ  
أَرْسَلَهُ اللَّهُ إِلَى كَافَّةِ لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ  
وَسِرَاجًا مُنِيرًا. أَمَا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ  
وَإِلِلَّهِ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (آل عمران)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَاَلِدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ  
أَجْمَعِينَ (بخاری و مسلم)

صَدَقَ اللَّهُ وَصَدَقَ وَسُؤْلُهُ النَّبِيُّ الْأَمِينُ الْكَرِيمُ

## تمہید

میرے عزیز، دوستو بزرگو، نوجوان ساتھیو اور میری آواز سننے والی معززہ  
و موقرہ دینی ماؤ بہنو اور بیٹیو۔

آج کے بیان میں قرآن و حدیث کی روشنی میں حضور اکرم ﷺ کے محبوب  
کامل ہونے کا بیان ہوگا اور آپ کی ذات میں موجود، اسباب محبت، کا بیان ہوگا۔ دعاء  
فرمائیں کہ اللہ رب العزت مجھے شرح صدر کے ساتھ بیان کرنے کی اور آپ کو پوری  
توجہ کے ساتھ سننے کی اور پھر ہم سب کو ان باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب  
فرمائیں۔ آمین

سب سے پہلے تلاوت کردہ آیت اور حدیث کا مطلب سمجھیں

## آیت کا مطلب۔ حضور ﷺ کی اتباع۔

یہ سورۃ آل عمران کی آیت ہے

اسمیں پیغمبر کی اتباع کی تاکید اور اس کے نتائج کا ذکر ہے کیونکہ حضور ﷺ  
کے دور میں یہود و نصاریٰ اور مشرکین سب دعویٰ دیتے تھے کہ ہمیں اللہ سے پیارا اور محبت  
ہے لیکن ان کا راستہ درست نہ تھا اور انہوں نے غلط طریقے ایجاد کر رکھے تھے۔  
قَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ بْنُ ابْنِ اللَّهِ يَهُودُ حَضْرَتِ عَزِيرِ بْنِ كَوْخَا كَابِيْثَا كَهْتِي تَهْتِي اور ان کی  
عبادت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اللہ کے مقرب ہیں ہمارا مقصد اللہ کی محبت ہے  
لیکن اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ ان کی عبادت ہے

وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ

اسی طرح نصاریٰ نے کہا کہ حضرت عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور عبادت اس لیے کرتے ہیں تاکہ خدا تک رسائی حاصل ہو جائے۔

اسی طرح مشرکین مکہ نے کہا۔ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى

ہم ان بتوں کی عبادت اس لئے کرتے ہیں تاکہ اللہ کا قرب حاصل ہو جائے۔ ان سب نے اللہ کی محبت کا دعویٰ کیا مگر ان کا راستہ اور طریقہ غلط تھا اس لیے قرآن نے تمام لوگوں کو صحیح راستہ اور طریقہ بتلا دیا کہ اگر تم اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور اس دعویٰ میں سچے ہو تو نبیؐ کی اتباع و پیروی کرو۔

حضورؐ کی سیرت کو اپناؤ کیونکہ محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب کی رضا کو تلاش کرو۔

محبوب جس سے محبت کرے اُس سے محبت کرو

محبوب جس سے نفرت کرے اُس سے نفرت کرو

پھر اس کے دو فائدے تمہیں حاصل ہوں گے۔

پہلا فائدہ۔ يُحِبُّكُمْ اللَّهُ کہ اللہ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا

دوسرا فائدہ۔ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ اور اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ کیونکہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث کا مطلب۔ حضورؐ سے محبت۔ یہ روایت حضرت انسؓ سے ہے حضورؐ

اکرمؐ کا فرمان ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب

تک کہ اُسے میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت نہ ہو جائے۔ ماں باپ سے زیادہ، آل اولاد سے زیادہ۔ کل کائنات سے زیادہ۔ یہاں تک کہ اپنے جسم اور جان سے بھی زیادہ

## حضرت عمر کی حضور ﷺ سے محبت

حضور اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ عمرؓ سے پوچھا اے عمرؓ بتاؤ میں تمہیں کتنا محبوب اور پیارا ہوں تو حضرت عمرؓ نے کہا آپ تو مجھے بہت محبوب اور پیارے ہیں۔ ماں باپ سے زیادہ آل اولاد سے زیادہ، کل کائنات سے زیادہ۔ حضورؐ نے کہا عمرؓ بھی کمی ہے۔ حضرت عمرؓ پریشان ہو گئے۔ سر جھکا لیا غور و فکر کیا تو بات سمجھ میں آگئی سر اٹھا یا اور بولے فَإِنَّكَ الْآنَ وَاللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي محبوب اب آپ مجھے اپنے جسم و جان سے بھی زیادہ محبوب اور پیارے ہیں تو حضورؐ نے کہا الْآنَ يَا عُمَرُ۔ اے عمرؓ اب ٹھیک ہے۔ معلوم ہوا کہ بات تب بنے گی جب حضور اکرمؐ مجھے اور آپ کو سب سے زیادہ محبوب اور پیارے ہو جائیں۔ ماں باپ سے زیادہ۔ آل اولاد سے زیادہ کل کائنات سے زیادہ۔ یہاں تک کہ اپنے جسم اور جان سے بھی زیادہ۔ اور اس کا اظہار اس وقت ہوگا۔ جب ایک طرف حضور اکرمؐ کا فرمان ہو اور دوسری طرف ماں باپ ہوں ایک طرف حضورؐ کا فرمان ہو۔۔۔ اور دوسری طرف آل اولاد ہو۔۔۔ ایک طرف حضورؐ کا فرمان ہو۔۔۔ اور دوسری طرف اپنی خواہشات و اہیات ہوں۔۔۔ ایک طرف حضورؐ کا فرمان ہو اور دوسری طرف۔ ملک، قوم، معاشرہ، اور کل کائنات ہو تو جو کامل مومن ہوگا وہ ساری دنیا کو چھوڑ دیگا اور حضورؐ کی بات پر لبیک کہے گا اور عمل پیرا ہوگا۔

## حضرت انسؓ کا تعارف

حضرت انسؓ خادمِ رسول ہیں حضور اکرمؐ جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تھے تو حضرت انسؓ کی عمر دس ۱۰ سال تھی والدہ ام سلیمؓ نے ہاتھ سے پکڑا اور حضور اکرمؐ کی خدمت، صحبت، اور شاگردی میں چھوڑ گئیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں دس ۱۰ سال تک حضورؐ کی خدمت و صحبت میں رہا۔ مَا ضَرَبَنِي حَضْرُوهُنِي فِي دَسْ سَالُوْنَ فِيْ مَجْهِيْ مَا رَا نِهِيْ۔ وَلَا كَهْرَنِيْ اَوْ كَبْهِيْ مَجْهِيْ ذَانَا نِهِيْ وَلَا شَتْمَنِيْ اَوْ كَبْهِيْ مَجْهِيْ كَالِي نِهِيْ دِي۔ بَلْكَ حَضْرُوهُنِي ﷺ نے مجھے چار دعائیں دیں۔

(۱) عمر میں برکت (۲) اولاد میں برکت

(۳) مال میں برکت (۴) مغفرتِ ذنوب و دخولِ جنت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضور ﷺ کی تین دعائیں اپنی آنکھوں کے سامنے پھلتی پھولتی اور مقبول ہوتی دیکھ رہا ہوں اور انشاء اللہ العزیز چوتھی دعاء کی مقبولیت کا نظارہ بھی آخرت میں کر لوں گا۔ حضرت انسؓ کی عمر میں برکت ہوئی اور ایک سو ایک سال عمر ہوئی۔ حضرت انسؓ کی اولاد میں برکت ہوئی اور ایک سو اولاد، بیٹے، بیٹیاں، پوتے پوتیاں، نواسے نوسیاں، اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھیں حضرت انسؓ کے مال میں برکت ہوئی مدینہ میں آپ کا ایک باغ تھا۔ مدینہ میں جن کے باغ تھے وہ سال میں ایک مرتبہ پھل دیتے تھے لیکن آپ کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا۔ یہ میرے پیارے نبی کی دعاء کا اثر تھا۔ اور مغفرتِ ذنوب و دخولِ جنت کا وعدہ تو ساری

ہی جماعت صحابہ اور اصحاب محمد ﷺ کیلئے ہے۔ رضی اللہ عنہم ورضو اعنہ

### اسباب محبت اور ذات، محمد ﷺ

پوری کائنات میں اسباب محبت اللہ رب العزت کے بعد حضور اکرم ﷺ میں سب سے زیادہ پائے جاتے ہیں محبت کی پانچ اقسام شمار کی گئی ہیں اور ان پانچوں اقسام کے اعتبار سے حضور اکرم ﷺ کی ذات اس لائق ہے کہ آپ سے سب سے زیادہ محبت کی جائے۔

#### (۱) حب طبعی

اس کا منشاء قرب ہوتا ہے مراد قرب معنوی ہے کسی کے قرب کی وجہ سے اس سے محبت کی جائے۔ جیسا کہ والدین کو اولاد سے محبت ہوتی ہے اور اولاد کو والدین سے محبت ہوتی ہے یہ محبت طبعی غیر اختیاری ہوتی ہے اس اعتبار سے حضور کی ذات اس لائق ہے کہ آپ سے سب سے زیادہ محبت کی جائے کیونکہ حضور ہر مومن کے انتہائی قریب ہیں بلکہ ہم سے زیادہ ہمارے قریب ہیں اور ہم سے زیادہ ہماری جانوں پر آپ کو ولایت اور حق حاصل ہے جیسا کہ سورۃ الاحزاب میں اللہ کا فرمان ہے

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ

#### (۲) حب احسانی

اس کا منشاء احسان ہوتا ہے کسی کے احسان کی وجہ سے اس سے محبت کی جائے اور ہر سلیم الفطرت انسان کے دل میں اپنے محسن کی قدر و منزلت اور محبت موجود

ہوتی ہے! جیسا کہ مشہور قول ہے۔ اِلَّا نَسَانُ عَبْدًا اِلَّا حُسَانٍ  
اس اعتبار سے بھی آپ کی ذات سب سے زیادہ محبت کی حقدار ہے۔  
کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے احسانات اس امت پر بے شمار ہیں اور آپ نے عالم دنیا،  
عالم برزخ، عالم آخرت، کے بہت سارے راز امت پر ظاہر فرما کر امت پر احسان  
عظیم فرما دیا ہے

### (۳) حب جمالی

اس کا منشاء حسن و جمال ہوتا ہے کسی کے حسن و جمال کی وجہ سے اُس سے محبت کی جائے۔  
پھر اس کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) حُسن صورت (۲) حُسن سیرت (۳) حُسن صوت

یہ تینوں قسمیں حضور اکرمؐ میں بدرجہ کمال پائی جاتی ہیں اگرچہ دنیا میں حُسن یوسف کے  
چرچے و تذکرے زیادہ ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضور اکرمؐ کا حسن و جمال حضرت  
یوسف کے حسن و جمال سے کہیں زیادہ تھا جیسا کہ حضور اکرمؐ کا فرمان ہے  
اٰخِي يُوسُفُ صَبِيْحٌ وَاَنَا مَلِيْحٌ مِرْءِ بھائی یوسف کا حسن صبیح تھا اور میرا حسن ملیح ہے  
حُسن کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) حُسن صبیح - چاند کی طرح سفید روشن اور چمکدار حُسن جسمیں سرخی اور خون کی  
آمیزش نہ ہو جس کو دیکھنے والا اوّلًا مرعوب مہبوت اور حیرت زدہ رہ جائے اور فورًا  
گرویدہ ہو جائے لیکن جیسے جیسے محفل و مجلس مخالطت و مجالست بات چیت بڑھتی جائے

ویسے ویسے حُسن کا اثر بھی کم ہوتا چلا جائے۔

(۲) حُسنِ ملیح۔ سرخ و سفید رنگت کی حسین آمیزش والا حُسن جس کو دیکھنے والا اولاً اور فوراً تو مرعوب مہبوت اور حیرت زدہ نہ ہو لیکن جیسے جیسے محفل و مجلس مخالطت و مجالست بات چیت بڑھتی جائے ویسے ویسے حُسن میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے اسی وجہ سے حضرت عائشہ فرماتی ہیں

لَوْ أَحْيَى زَلِيخًا لَوَرَأَى بَيْنَ جَبِينَهُ

لَا تَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوبِ عَلَى الْأَيْدِي

زلیخا کی سہیلیوں نے حُسنِ یوسف کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اگر میرے محبوب کے حُسن کو دیکھ لیتیں تو دلوں کے ٹکڑے کر ڈالتیں۔

فَلَوْ سَمِعُوا فِي مِصْرَ أَوْ صَافِ خَدِهِ لَمَا بَدَلُوا فِي يَوْسُفَ مِنْ نَقْدٍ

اگر مصر والے حُسنِ محمدیؐ کو دیکھ لیتے تو مصر کے بازاروں میں حُسنِ یوسفی کی بولی نہ لگاتے تو معلوم ہوا کہ اس لحاظ سے بھی آپ کی ذات سب سے زیادہ محبت کی حقدار ہے۔

(۴) حُبِ کَمَالِي

اس کا منشاء کمال ہوتا ہے کسی کے کمالات کی وجہ سے اُس سے محبت کی جائے

اور حضور اکرمؐ کے کمالات اتنے کثیر ہیں جن کا شمار مشکل ہے۔ خلاصہ یہ کہ۔

حُسنِ یوسفِ دَمِ عِيسَى بِدِ بِيضَا دَارِي

آنچه خوباں همه دارند تو تنها داری

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں  
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار  
لَا يُمَكِّنُ الشَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ  
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اسی وجہ سے علماء نے کہا ہے کہ روضہ اقدس میں زمین کا جو حصہ جسد اطہر سے ملا ہوا ہے وہ بیت اللہ اور عرش الہی سے بھی افضل ہے تو معلوم ہوا کہ اس لحاظ سے بھی آپ کی ذات سب سے زیادہ محبت کی حقدار ہے۔

### (۵) حب عقلی

اس کا منشاء عقل ہوتا ہے۔ کہ ایک چیز طبعی طور پر محبوب اور پسندیدہ نہ ہو لیکن اُس کے فوائد اور خوبیوں کی وجہ سے آدمی اس کو پسند کرے۔ مثلاً مریض آدمی کڑوی دوا کو طبعاً ناپسند کرتا ہے لیکن عقلاً اُس کو پسند کرتا ہے کیونکہ اسی میں اُس کی صحت اور شفاء ہے۔

اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے تمام انسانیت کو دین دنیا اور آخرت کی بھلائی اور کامیابی کی تمام صورتیں بتلا دی ہیں۔ جنت اور جہنم کے راستے دکھلا دیئے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد سمجھا دیئے ہیں۔ جسمانی اور روحانی بیماریوں سے صحت اور شفاء کے نسخے بھی بتلا دیئے ہیں۔

اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات کو عقلی اور اختیاری طور پر اپنے نفع و بھلائی کیلئے اپنائے اور عمل پیرا ہو۔

چاہے طبیعت مانے یا نہ مانے اور مرزا غالب کی طرح یوں نہ کہتا پھرے کہ

جاننا ہوں ثواب طاعت و زہد

پر طبیعت اِدھر نہیں آتی

تو معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو عقلاً اپنے اختیار کے ساتھ

حضور اکرم ﷺ سے تمام دنیا سے زیادہ محبت رکھنی چاہئے اور محبت سے مراد اطاعت ہے

زندگی کچھ بھی نہیں تیری محبت کے بغیر

اور محبت بے روح ہے تیری اطاعت کے بغیر

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

# ساقی گور صلی اللہ علیہ وسلم

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستی کے جانشین

شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا **حماد اللہ درخواستی** مدظلہ علوم درخواستی امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شہینہ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان  
پوسٹ بکس نمبر 5  
Web: www.shalkedarkhwasti.org Mob: 0300-0939448

## ساقی کوثر ﷺ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ  
وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا  
مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسَدَنًا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ  
أَرْسَلَهُ اللَّهُ إِلَى كَأَفَّةٍ لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ  
وَسِرَاجًا مُنِيرًا. أَمَا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكُوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرُ ۝ إِنَّ شَانِكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

عن ابی ہریرہؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ (رواه مسلم)

عن انسؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ

إِلَيْهِ مِنْ وَاٰلِدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (بخاری و مسلم)

صَدَقَ اللَّهُ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْأَمِينُ الْكَرِيمُ.

تمہید۔ میرے عزیز دوستو، بزرگو، نوجوان ساتھیو، اور میری آواز سننے والی معززہ و

موقرہ، دینی ماؤ بہنو، بیٹیو۔ آج کے بیان میں سورۃ الکوثر کی تشریح اور سیرت ساقی کوثر ﷺ کا تفصیلی تذکرہ ہوگا۔ دعاء فرمائیں کہ اللہ رب العزت مجھے شرح صدر کے ساتھ بیان کرنے کی اور آپ کو پوری توجہ کے ساتھ سننے کی اور پھر ہم سب کو ان باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمادیں! آمین۔

## سورۃ الکوثر کی تشریح

یہ قرآن مجید کی مختصر ترین سورت ہے جو تین آیات پر مشتمل ہے۔ اس سورت کے تین حصے ہیں

پہلا حصہ۔ اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكُوْثُرُ

اسمیں میرے نبی ﷺ کا شان اور مقام ہے

دوسرا حصہ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَاَنْحَرْ

اسمیں میرے نبی ﷺ کا پیغام اور پروگرام ہے

تیسرا حصہ۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ

اسمیں میرے نبی ﷺ کے دشمنوں کا انجام اور اختتام ہے۔

## اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكُوْثُرُ کی تشریح

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ محبوب ہم نے آپ کا شان اور مقام بڑھایا ہم نے آپ کو کوثر عطاء فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رئیس المفسرین فرماتے ہیں کہ کوثر، کا مصداق خیر کثیر ہے اور خیر کثیر کا مصداق ہر وہ عظیم الشان نعمت ہے جو حضور ﷺ کو دنیا میں عطاء کی گئی یا آخرت میں عطاء کی جائیگی۔

قرآن عطاء فرمایا خیر کثیر ہے..... حدیث عطاء فرمائی خیر کثیر ہے  
 جماعت صحابہ خیر کثیر ہے..... اہل بیت خیر کثیر ہے  
 ہجرت خیر کثیر ہے..... معراج خیر کثیر ہے  
 ختم نبوت کا تاج سر پر سجا دیا..... خیر کثیر ہے  
 مقام محمود خیر کثیر ہے..... شفاعت کبریٰ خیر کثیر ہے  
 حوض کوثر..... خیر کثیر ہے

## حوض کوثر کا تعارف

حوض کوثر کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ۔

حَوْضِي مَسِيرَةٌ شَهْرٍ..... میرا حوض اتنا لمبا ہوگا کہ آدمی ایک  
 ماہ کی مسافت طے کرے..... زَوَايَاهُ سَوَاءٌ..... حوض کے کنارے برابر ہونگے  
 كَيْزَانُهُ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ حوض کے پیالے آسمان کے ستاروں کی مانند بيشمار ہونگے  
 مَاءُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ..... حوض کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا  
 أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ..... حوض کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا  
 أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ..... حوض کا پانی مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا  
 مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ جَوْمُونِ حَوْضِ كَوْثَرٍ بِمِزَّةِ مَا شَرِبَ مِنْهُ يَمُوتُ بِمِزَّةِ مَا شَرِبَ مِنْهُ  
 وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا..... اور جسے حوض کوثر سے ایک گھونٹ پانی مل گیا  
 اسے قیامت کے پچاس ہزار سال کے دن میں بھوک پیاس نہیں لگے گی۔ سبحان اللہ

دعا ہے کہ قیامت کے دن ہم گناہگاروں کو بھی پیارے نبی ﷺ کے ہاتھوں حوض کوثر کے جام نصیب ہو جائیں۔ آمین

## سورة الكوثر کا شان نزول

عرب میں رواج تھا جسکی نرینہ اولاد نہ ہوتی یا مرجاتی عرب اُس کو اَبْتَر پکارتے تھے جس وقت حضور اکرم ﷺ کے بیٹے حضرت قاسم، حضرت ابراہیم، حضرت عبداللہ بچپن میں وفات پا گئے تو کفار مکہ خصوصاً عاص بن وائل آپ کو اَبْتَر کہہ کر طعنہ دینے لگے تب اللہ رب العزت نے حضور اکرم ﷺ کی تسلی کیلئے سورة الكوثر نازل فرمائی

## فصل لربك وانحر کی تشریح

اس آیت میں اللہ رب العزت نے حضور کے دو فرائض بیان کیئے ہیں پہلا فریضہ نماز اور دوسرا فریضہ قربانی کیونکہ نماز جسمانی عبادتوں میں سب سے افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہے جبکہ قربانی مالی عبادتوں میں سب سے افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہے اس وجہ سے ان دو عبادتوں کو خصوصی اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ نے دونوں فرائض کی ادائیگی کا حق ادا کر دیا۔

## نماز کی عظمت

دین اسلام پانچ چیزوں کے مجموعے کا نام ہے یعنی دین اسلام کے پانچ شعبے ہیں۔  
(۱) عقائد (۲) عبادات (۳) معاملات (۴) معاشرات (۵) اخلاق و آداب  
پھر عبادات میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کو حاصل ہے کیونکہ نماز تمام

عبادات سے زیادہ جامع ترین و کامل ترین و اہم ترین عبادت ہے۔ اسی لیے حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

### الصَّلَاةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ

نماز مومنوں کی معراج ہے معلوم ہوا کہ نماز ہے تو مومنوں کا عروج ہے نماز نہیں تو مومنوں کا زوال ہے

### الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ

نماز دین کا ستون ہے معلوم ہوا کہ نماز ہے تو دین باقی ہے وگرنہ دین باقی نہیں ہے۔

### الصَّلَاةُ نُورٌ

نماز نور ہے نماز دنیا میں مومن کے چہرے کا نور ہے

جیسا کہ قرآن کہتا ہے سِيمَا هُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ اَثْرِ السُّجُودِ

نماز قبر کی تاریکی میں اور پل صراط پر مومن کیلئے نور ہے جیسا کہ قرآن کہتا ہے

نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَبَايْمَانِهِمْ

## نماز کی فرضیت

نبوت کے پانچویں سال ۲۷ رجب کو سوموار کی رات لیلۃ الاسری شب معراج میں نماز فرض ہوئی۔ مجموعی طور پر پانچ نمازیں اس امت کی خصوصیت ہیں اور انفرادی طور پر عشاء کی نماز اس امت کی خصوصیت ہے جو پہلے کسی امت کو عطاء نہیں کی گئی تھی۔ جبکہ باقی چار نمازیں متفرق طور پر پہلی امتوں کو عطاء کی گئی تھیں!

پانچ نمازوں کی فرضیت سے پہلے حضور ﷺ کے لئے تہجد کی نماز اور عام مسلمانوں کیلئے  
 صَلَوةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَوةٌ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ۔  
 یعنی فجر و عصر کی نماز فرض اور لازم تھی۔

## پانچ نمازوں کی ابتدا

طحاوی شریف میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت آدم  
 علیہ السلام کی توبہ صبح صادق کے وقت قبول ہوئی تو انہوں نے دو رکعتیں بطور شکرانے  
 کی پڑھیں تو اس پر فجر کی نماز مشروع ہوئی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی ظہر  
 کے وقت قبول ہوئی اور جنت سے بطور قربانی کے مینڈھا اتارا گیا اور اُسے ذبح کیا گیا  
 تو حضرت اسماعیل نے بطور شکرانے کے چار رکعتیں ادا کیں تو اس پر ظہر کی نماز مشروع  
 کی گئی حضرت عزیر علیہ السلام سو سال کی طویل نیند سے بیدار ہوئے تو عصر کا وقت تھا  
 انہوں نے بطور شکرانے کے چار رکعت نماز پڑھی تو اُس پر عصر کی نماز مشروع کر دی  
 گئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو غروب شمس کا وقت تھا تو انہوں نے  
 بطور شکرانے چار رکعت نماز پڑھنے کی نیت کی لیکن غم اور تھکاوٹ کی شدت کی وجہ سے تیسری  
 رکعت پر بیٹھ گئے اور چوتھی رکعت ادا نہ کر سکے تو اس پر مغرب کی تین رکعت نماز مشروع کی  
 گئی۔ اور عشاء کی نماز سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ اور آپ کی امت کو عطاء کی گئی۔

## نماز کی جامعیت

(۱) اللہ کی ساری مخلوق کی عبادت کا انداز نماز والا ہے

درخت اور کھیت قیام کے عالم میں اللہ کی عبادت کر رہے ہیں، چوپائے، گائے بیل، بھینس، بھیڑ اور بکری رکوع کے عالم میں اللہ کی عبادت کر رہے ہیں، حشرات الارض، کیڑے مکوڑے، سانپ اور بچھو سجدے کے عالم میں اللہ کی عبادت کر رہے ہیں، بلند و بالا پہاڑ ٹیلے اور عمارتیں قعدہ اور تشہد کے عالم میں اللہ کی عبادت کر رہے ہیں۔

(۲) اللہ کی فرمانبردار مخلوق فرشتوں کی دو قسمیں ہیں بعضوں کی ڈیوٹی اور ذمہ داری تکوینی امور میں ہے۔ بعضوں کی ڈیوٹی اور ذمہ داری عبادتی امور میں ہے۔ جو فرشتے عبادت میں مصروف ہیں وہ ہیئت صلوة میں ہیں کوئی قیام کے عالم میں کوئی رکوع کے عالم میں کوئی سجدہ کے عالم میں اور کوئی قعدہ و تشہد کے عالم میں اللہ کی عبادت میں مصروف ہیں اور تا قیامت وہ اسی حالت میں اللہ کی عبادت میں مصروف رہینگے۔

(۳) عقلی طور پر محبوب حقیقی و مطلوب حقیقی کو راضی کرنے کی بھی یہی چار صورتیں ہیں۔ کبھی ہاتھ باندھ کر باادب ہو کر سامنے کھڑے ہو جائیں کبھی رکوع کے عالم میں گھٹنے پکڑ کر سامنے جھک جائیں کبھی قعدہ کے عالم میں باادب ہو کر گھٹنوں کے بل سامنے بیٹھ جائیں اور کبھی سجدہ کے عالم میں اپنی پیشانی اور اپنا سر بھی محبوب کے قدموں میں رکھ دیں۔

(۴) اسلام کی تمام اہم عبادات بھی نماز میں اجمالاً موجود ہیں۔ نماز میں قرآن، تلاوت، ریاضت، تسبیحات، عقائد، اخلاص درود و سلام، جیسی عبادات کے

ساتھ ساتھ کئی اہم اسلامی عبادات کی جھلک بھی موجود ہے۔

نماز میں روزہ بھی ہے۔ روزہ کا معنی ہوتا ہے امساک رک جانا یعنی طلوع صبح صادق سے لیکر غروب شمس تک کھانے سے پینے سے خواہشاتِ نفسانی سے رُک جانے کا نام روزہ ہے۔ لیکن نماز میں روزہ سے بڑھ کر روزہ ہے کیونکہ نماز میں ان کے علاوہ چلنا پھرنا ہنسنا رونا بولنا وغیرہ امور بھی ممنوع ہیں۔

نماز میں حج بھی ہے۔ حج کا معنی ہوتا ہے توجہ الی اللہ اور تعلق بیت اللہ کا اور یہ دونوں چیزیں نماز میں بدرجہ کمال موجود ہیں۔

نماز میں زکوٰۃ بھی ہے۔ زکوٰۃ کا معنی ہوتا ہے انفاق فی سبیل اللہ کا اور نماز کیلئے بھی، مسجد، وضوء خانہ، روشنی، چٹائیاں کپڑے وغیرہ پر بہت کچھ خرچ ہوتا ہے۔

نماز میں ہجرت بھی ہے۔ ہجرت کی دو قسمیں ہیں نمبر ۱۔ ہجرت ظاہری یعنی ایک جگہ اور مقام کو چھوڑ کر دوسری جگہ اور دوسرے مقام پر جانا۔ نمبر ۲۔ ہجرت باطنی یعنی

گناہوں کو چھوڑ دینا وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ، اور نماز میں ہجرت ظاہری اور ہجرت باطنی دونوں پائی جاتی ہیں کیونکہ نمازی آدمی پانچ وقت کی نماز کیلئے

ہجرت ظاہری کرتا ہے یعنی اپنی دوکان مکان سامان کو چھوڑ کر اللہ کے گھر میں جاتا ہے اور ہجرت باطنی بھی کرتا ہے یعنی گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے کیونکہ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى

عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ نماز نمازی کو گناہوں اور برائیوں سے دور لے جاتی ہے۔

نماز میں اعتکاف بھی ہے۔ کیونکہ نمازی آدمی پانچ وقت اعتکاف کی نیت سے

اللہ کے گھر میں ڈیرہ ڈالتا ہے اور اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔  
 نماز میں قربانی بھی ہے۔ کیونکہ نمازی آدمی درحقیقت نماز میں خود کو فنا کر دیتا ہے اپنی  
 آن بان شان کو ختم کر دیتا ہے اور زمین پر سر رکھ کہ اپنی عزتِ نفس کو بھی قربان کر دیتا ہے!  
 نماز میں جہاد بھی ہے۔ ایک ظاہری جہاد ہوتا ہے جو اللہ کے دشمن کفار کے خلاف  
 ہوتا ہے۔ یہ میدان جنگ میں ہوتا ہے اور یہ جہادِ اصغر ہے۔

ایک باطنی جہاد ہوتا ہے جو اپنے دشمنِ نفس اور شیطان کے خلاف ہوتا ہے یہ نماز میں  
 ہوتا ہے اور یہ جہادِ اکبر ہے پھر جیسے جہاد میں میدانِ جنگ میں صف بندی ہوتی ہے  
 ویسے ہی نماز میں مسجد کے اندر صف بندی ہوتی ہے۔ پھر جیسے جہاد میں اطاعتِ امیر  
 ہے ویسے نماز میں بھی اطاعتِ امام ہے۔

پھر جیسے جہاد میں اللہ کے دشمن کفار کے خلاف قتال اور لڑائی ہے ویسے نماز  
 میں بھی اپنے دشمنِ نفس اور شیطان کے خلاف قتال اور لڑائی ہے۔

## قربانی کی عظمت

ذوالحجہ کے مہینہ کی فضیلت:

حج بیت اللہ کی وجہ سے بھی ہے اور قربانی کی وجہ سے بھی اور یہ چیزیں ذوالحجہ  
 کے پہلے دس دنوں میں اور ایام تشریق میں ہیں اس لئے ان دنوں کی بھی فضیلت  
 ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا  
 مَمِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ اللَّهُ

نزدیک ذوالحج کے دنوں میں سے کوئی دن زیادہ محبوب نہیں جس میں اللہ کی عبادت کی جائے کیونکہ یَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ان دس دنوں میں سے ہر دن کے روزہ کا ثواب سال بھر کے روزوں کے برابر ہوتا ہے اور ان دس راتوں میں ہر رات کی عبادت کا ثواب لیلۃ القدر کے ثواب کے برابر ہوتا ہے اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفجر میں ارشاد فرمایا وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرَهْلُ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں فَجْرِ سے مراد نماز فجر ہے اور لَيَالٍ عَشْرٍ سے مراد ذوالحجہ کی دس راتیں ہیں شَفْع سے مراد مخلوق ہے وَتْرِ سے مراد اللہ ہے وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْر سے مراد گزری ہوئی رات ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں وَالْفَجْرِ سے مراد دسویں ذوالحجہ کی فجر ہے پھر اللہ نے کہا هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ یعنی یہ قسمیں عظمت والی ہیں عقل والوں کیلئے۔ تو معلوم ہوا کہ دسویں تاریخ کی صبح اور ذوالحجہ کی دس راتیں عظمت والی ہیں اور یوم عرفہ یعنی نو ذوالحجہ کا روزہ سال گزشتہ اور سال آئندہ کیلئے کفارہ ہے اسی طرح ایام تشریق بھی عظمت والے دن ہیں جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

وَإِذْ كُفِّرُوا وَاللَّهُ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ان دنوں میں اللہ کا ذکر کرو۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ ذوالحجہ کی نویں تاریخ کی صبح کی نماز سے

تیرھویں ذوالحج کی عصر تک ہر نماز کے بعد **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** و **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ** ایک مرتبہ بلند آواز سے کہیں حجاج کو بھی ایام منیٰ میں ان تکبیرات کا حکم ہے جب انسان اللہ کی شان کی بلندی بیان کرے گا تو اللہ بھی اس کو بلند کریں گے اور اس کے گناہ معاف کریں گے۔

## قربانی کا ذکر کتاب اللہ میں

قرآن مجید کی آیات سے قربانی کرنا ثابت ہے۔

پہلی آیت: سورۃ کوثر میں آچکی ہے جس میں **وَأَنْحَر** کا لفظ ہے یہ لفظ اگرچہ لغوی معنی کے لحاظ سے عام ہے ہر قسم کی قربانی کو شامل ہے جان کی قربانی، اولاد کی قربانی، مال کی قربانی، جانور کی قربانی، مگر اس کا حقیقی معنی اور عرب کے عرف میں اس کا معنی جانور کی قربانی ہے جیسا کہ حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں **وَأَنْحَر** کا معنی جانور اللہ کی رضا کیلئے ذبح کرو اور عرب میں اکثر اونٹ تھے اس لئے نحر سے مراد وہ اونٹ کا ذبح کرنا مراد لیتے ہیں تو یہ اللہ کا حکم ہوا جو اس کو نہ مانے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کا باغی ہوگا۔

دوسری آیت: سورۃ انعام کی ہے **قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** اے پیغمبر کہ دو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت ایک اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کے پالنے والا ہے اس آیت میں **نُسُكِي** کا لفظ ہے اگرچہ بعض نے اس کا معنی عبادت کیا ہے مگر نُسک اصل میں قربانی کو کہتے ہیں اور اگر عبادت کا معنی لیں تو بھی قربانی اس میں داخل ہوگی کیونکہ

قربانی مسلمانوں کیلئے عبادت ہے۔

## قربانی کا ذکر احادیث رسول اللہ ﷺ میں

قربانی کی فضیلت:

طبرانی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ إِهْرَاقِ الدَّمِ قِرْبَانِي كَـذَنِ جَانُورِ كَـخُونِ بَهَانِي سَـهْ كَوْنِي عَمَلِ اللّهِ كَوَـزِيَادِهِ پَسْنَدِيْدِهِ نَهِيْسَ هِيَ يَعْنِي قِرْبَانِي كَرْنَا اللّٰهَ كَهَا مَجْبُوبِ عَمَلِ هِيَ۔ وَآنَهٗ لَيَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرْوْنَهَا وَآشْعَارِهَا وَآظْلَامِهَا قِيَامَتِ كَدَنِ قِرْبَانِي كَا جَانُورِ أَهْنِي سِيْنِكُوْنِ اُوْرِبَالُوْنِ اُوْر كَهْرُوْنِ كَه سَاتَهٗ آهْنِي كَا اُوْرَانِ كُو تُو لَا جَانِي كَا اُوْرَانِ كَه بَرَابَرِ ثَوَابِ مَلِي كَا۔ اُوْرِيَه قِرْبَانِي كَرْنِي وَآلِي كِيْلِي پَلِ صِرَاطِ پَرِ سُوَارِي بِنِ جَانِي كَا۔ وَآنَّ الدَّمِ لَيَقَعُ مِنْ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ بِالْأَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا اُوْر قِرْبَانِي كَه جَانُورِ كَا خُوْنِ اَبْهِي زَمِيْنِ پَرِ نَهِيْسَ كَرْتَا كَه اَسْ سَه پَهْلِي اللّٰهَ كَه هَا قَبُوْلِ هُو جَاتَا هِيَ لَهْذَا قِرْبَانِي كَرُو اُوْر اَسْ سَه اَبْنِي دِلُوْنِ كُو خُوْشِ كَرُو۔ تُو پِيْغَمْبِرِنِي قِرْبَانِي كَا حَكْمِ دِيَا هِيَ۔

ابن ماجہ میں حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا مَا هَذِهِ الْآضَاحِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَه اَعَلَيْ اللّٰهِ كَه رَسُوْلِي هِيَ قِرْبَانِيَا كِيَا هِيْنِ كَه تُو حَضُوْرِ ﷺ نِي فَرْمَا يَا سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ يَه تَهَارِي بَآپِ حَضْرَتِ اِبْرَاهِيْمِ كِي سُنْتِ هِيَ۔ فَقَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلَيْ اللّٰهِ كَه رَسُوْلِي

ہمیں اس قربانی کرنے سے کیا فائدہ ہوگا ہم کو کیا ملے گا تو حضور ﷺ نے فرمایا بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٍ هَرَجَانُورِ كَيْ مَلَى نِيكِي مَلَى قَالُوا فَا الصُّوفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اے اللہ کے محبوب پیغمبر بھیڑ دنبہ کے بدن پر اون زیادہ ہوتی ہے کیا ان میں بھی ثواب اسی طرح ہوگا تو حضور ﷺ نے فرمایا بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنْ الصُّوفِ حَسَنَةٌ اللَّهُ كَخَزَانِ فِي كَوْنِي كَمِي نَهِيں هے وه اون كے هر بال كے بدلہ ميں نيكي عطاء فرمائیں گے۔

## قربانی کرنے ميں پیغمبر ﷺ كا همیشه والا عمل

ترمذی شریف ميں حضرت ابن عمرؓ سے روایت هے كه اَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضَحِّي كَه حَضُورِ ﷺ مَدِينَةِ مَنُورِهِ فِي دَس سَالٍ رَهْ اُور هر سال قربانی كرتے تھے پیغمبر كا عمل بتاتا هے كه قربانی ضروری هے اور اسلامی شعار هے اس لئے آپ نے همیشه قربانی كی۔

## قربانی کرنے ميں پیغمبر ﷺ كا اپنے رحمت والے

### ها تھ سے ذبح کرنے كا عمل

مسلم شریف ميں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت هے اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اَمَرَ بِكَبْشِ اقْرَنَ كَه حَضُورِ اكرم ﷺ نے حكم دیا ایسا دنبہ لاؤ جو سینگ والا هو يَطَاءُ فِي سَوَادٍ جو چلتا سیا هی ميں هو یعنی اس كے پاؤں سیا هوں وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ اور بيٹھتا سیا هی ميں هو یعنی اس كا پيٹ پہلو سیا هوں وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ اور

دیکھتا سیاہی میں ہو یعنی اس کی آنکھیں سیاہ ہوں فَاتِي بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ وَه دَنْبَهُ لَآيَا  
 گیا تاکہ آپ اس کی قربانی کریں حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھے حضور ﷺ نے فرمایا  
 يَا عَائِشَةُ هَلْمِي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ اے عائشہ چھری  
 لاؤ پھر اس کو پتھر پر تیز کرو تو میں چھری تیز کر کے لائی ثُمَّ اَخَذَهَا وَاخَذَ الْكَبْشَ  
 فَاضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ تُو حَضُورَا كَرَمِ ﷺ نے چھری لی اور دنبہ کو پکڑا لیا اور اپنے  
 برکت رحمت عظمت والے ہاتھ سے ذبح کیا اور ذبح کرتے وقت یہ پڑھا

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ يَا اللّٰه  
 تیرا نام لے کر ذبح کرتا ہوں میری طرف سے اور میری آل کی طرف سے اور میری  
 امت کی طرف سے قبول فرما حضور اکرم ﷺ کا یہ عمل ہمیں پانچ چیزوں کا سبق دیتا ہے۔  
 ۱۔ عمدہ جانور کی قربانی کرو جیسے حضور اکرم ﷺ نے عمدہ دنبہ تلاش کرایا۔

۲۔ اگر آدمی خود ذبح کرنا جانتا ہے تو خود اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرے۔

۳۔ چھری کو تیز کرے تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔

۴۔ جب ذبح کرے تو اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۵۔ دوسرے کی طرف سے بھی قربانی کی جاسکتی ہے جیسے پیغمبر نے امت کی طرف سے قربانی کی

نیت کی۔

قربانی کرتے وقت خصوصی دعا پڑھنے میں پیغمبر ﷺ کا عمل

ابوداؤد شریف میں حضرت جابرؓ کی روایت ہے ذَبَحَ النَّبِيُّ يَوْمَ الذَّبْحِ

كَبَشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْنَيْنِ کہ پیغمبر نے اپنے رحمت والے ہاتھ سے قربانی کے دن دودبے ذبح کئے جو سینگوں والے تھے۔ اور ابلق تھے یعنی سیاہی و سفیدی ملی ہوئی تھی اور خصى تھے اور خصى موٹا ہوتا ہے جیسے دوسری روایت میں سَمِيْنَيْنِ کا لفظ ہے کہ وہ موٹے تازے تھے جب حضور ﷺ نے ان کو ذبح کرنے کیلئے لٹایا تو یہ دعا پڑھی:

اِنِّى وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِى فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوَتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَاىِ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ پھر کہا اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَاَنْتَ عَنُّ مُحَمَّدٍ وَاُمَّةٍ مُحَمَّدٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

**دوسروں کی طرف سے قربانی کرنے میں پیغمبر ﷺ کا عمل**

حضرت جابرؓ سے روایت ہے صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عِيْدًا اِلَّا ضَحٰى میں نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ بقر عید کی نماز پڑھی فَلَمَّا اِنْصَرَفَ اَتٰى بِكَبَشٍ فَذَبَحَهُ جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا جس کو آپ نے اپنے رحمت والے ہاتھ سے ذبح کیا اور پھر فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحَّ مِنْ اُمَّتِيْ۔ تیرے نام سے ذبح کرتا ہوں یہ قربانی میری طرف سے ہے اور قیامت تک جو بھی میری امت کے غریب ہونگے اور قربانی کی طاقت نہ رکھیں گے ان کی طرف سے ہے میرے پیغمبر نے قربانی میں اپنی

امت کے غریبوں کو نہیں بھلایا تو غریبوں کو بھی نبی کی غلامی کو نہ بھلاؤ تم کو مبارک ہو اگر قربانی کرنے کی تم میں طاقت نہیں تو نبی نے تم کو اپنی قربانی میں شریک کر کے قربانی کے ثواب میں قیامت تک آنے والوں کو شریک کر دیا ہے۔

### قربانی کے بارے میں صحابہ کرام کا عمل

پہلی حدیث۔ بخاری شریف میں ہے حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو امامہؓ بن سہیل سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں كُنَّا نَسَمِّنُ الْأَضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ کہ ہم مدینہ میں قربانی کے جانوروں کو خوب موٹا کرتے تھے اور تمام مسلمانوں کا یہی طریقہ تھا ابو امامہؓ نے بتایا کہ صحابہؓ کا عمل قربانی کرنا تھا۔

دوسری حدیث۔ بخاری شریف میں ہے حضرت ابو عبیدہ مولیٰ ابن الزبیر فرماتے ہیں کہ میں نے بقر عید کی نماز حضرت عمرؓ کے ساتھ پڑھی آپ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا۔ پھر فرمایا . أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَدَّنَهَا كُمْ عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْعِيدَيْنِ أَمَا أَحَدُهُمَا فَيَوْمَ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمَ تَأْكُلُونَ مِنْ نُسُكِكُمْ۔ کہ حضور ﷺ نے ان دو عید والے دنوں میں روزہ رکھنے سے روکا ہے ایک عید الفطر کا دن یہ اللہ کی طرف سے افطار کھانے پینے کا دن ہے دوسرا عید قربانی کا دن یہ اللہ کی طرف سے گوشت کھانے کا دن ہے۔

حضرت ابو عبیدہ نے بتایا کہ صحابہؓ کا عمل قربانی کرنے کا تھا۔



## إِنَّ شَانِكَ هُوَ الْآبِتْرُ كِي تَشْرَح

اس آیت میں اللہ رب العزت نے حضور اکرم ﷺ کو تسلی دی ہے کہ محبوب آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ کے دشمن ہی ناکام و نامراد ذلیل و رسوا ہونگے قیامت تک آپ کا نام بھی رہیگا اور آپ کا کام بھی رہے گا۔ کیا ہوا اگر آپ کی جسمانی نرینہ اولاد نہ رہی۔ لیکن آپ کی روحانی نرینہ اولاد قیامت تک اربوں کھربوں کی تعداد میں آئے گی آپ سے محبت کرے گی آپ کے گیت گائے گی آپ کے نام کو اور کام کو زندہ و جاوید اور روشن کرے گی۔ اور جو آپ کے دشمن ہیں جو آپ کو ابتر کہنے والے ہیں وہ خود بھی مٹ جائیں گے اور ان کی نسلیں بھی مٹ جائیں گی خود بھی تباہ و برباد ہو جائیں گے اور ان کی نسلیں بھی تباہ و برباد ہو جائیں گی دنیا میں کوئی ان کا نام لینے والا ان سے محبت کر نیوالا نہیں ہوگا۔

### احادیث کا مطلب

پہلی حدیث۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے میں حوض کوثر پر اپنی امت کا میرا ساماں اور منتظر ہوں گا۔ میری امت بھوکے اور پیاسے حوض کوثر پر میرے پاس آئے گی۔ اور میں جام بھر بھر کے انہیں پانی پلاؤں گا۔  
دوسری حدیث۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ تم اُس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتے جب تک کہ تمہیں مجھ سے سب سے

زیادہ محبت نہ ہو جائے۔ ماں باپ سے زیادہ۔ آل اولاد سے زیادہ، کل کائنات سے زیادہ، یہاں تک کہ اپنے جسم اور جان سے بھی زیادہ۔

دعاء ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں اپنے پیارے نبی ﷺ کی اتباع کا ذوق اور نماز و قربانی کا شوق نصیب فرمادیں۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

# میرا بی

صلی اللہ  
علیہ وسلم

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستی کے جانشین

شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت  
حضرت مولانا  
محمد اللہ درخواستی  
مدظلہ علوم درخواستی  
امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شریعہ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان  
پوسٹ بکس نمبر 5  
Web: www.shaikedarqhwasti.org Mob: 0300-0939448

میرابی علیہ السلام

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ  
 وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا  
 مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
 شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسِنْدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
 أَرْسَلَهُ اللَّهُ إِلَى كَافَّةِ النَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِذِيهِ  
 وَسِرَاجًا مُنِيرًا. أَمَا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ  
 وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آل عمران)

عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَاَلِدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ  
 أَجْمَعِينَ (بخاری و مسلم)

صَدَقَ اللَّهُ وَصَدَقَ وَسُؤْلُهُ النَّبِيُّ الْأَمِينُ الْكَرِيمُ

## تمہید

میرے عزیز دوستو، بزرگو، نوجوان ساتھیو، اور میری آواز سننے والی، معززہ و موقرہ، دینی ماؤ بہنو بیٹیو، آج کے بیان میں دو باتیں ہونگی۔

پہلے نمبر پر حضور اکرم ﷺ کی زندگی کی تریسٹھ جھلکیاں تریسٹھ عنوانوں کے تحت آپ کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

کیونکہ تریسٹھ کے عدد کو حضور اکرم ﷺ کی تریسٹھ سالہ زندگی سے مناسبت ہے۔ اور دوسرے نمبر پر صحیح بندی کے انداز میں مرتب کئے گئے چالیس جملوں کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کو خراج عقیدت و خراج تحسین پیش کیا جائیگا۔

کیونکہ چالیس کے عدد کو حضور اکرم ﷺ کے چالیس روزہ غارِ حرا کے قیام اور چالیس سال کی عمر میں عطاءِ نبوت و ختمِ نبوت سے مناسبت ہے!

دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت مجھے شرح صدر کے ساتھ بیان کرنے کی اور آپ کو پوری توجہ کے ساتھ سننے کی اور پھر ہم سب کو ان باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمادیں۔ آمین۔

## میرے نبی ﷺ کا شجرہ نسب

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ  
 بن کعب بن لؤوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ  
 بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان  
 بن اذوہ بن ہمیسع بن سلامان بن عؤص بن یوز بن قموال بن ابی بن عوام بن ناشد بن جزا  
 بن بلد اس بن یلداف بن طابخ بن جاحم بن ناحش بن مانی بن عنین بن عبقر بن عبید  
 بن اللہ عابن حمدان بن سنبر بن یغری بن یحزرن بن یکن بن ارعولے بن عیضی بن ویشان  
 بن عیصر بن اقتاد بن لبھام بن مقصر بن ناحث بن زارح بن سکی بن مڑی بن عواض بن عزام  
 بن قیدار بن اسماعیل (علیہ السلام) بن ابراہیم (علیہ السلام)  
 بن آذر بن ناحور بن سروج بن رعو بن فاح بن عابر بن ارفلشاد بن سام بن نوح (علیہ السلام)  
 بن لامک بن متوشاخ بن ادریس (علیہ السلام) بن یارد بن ملھل ایل بن قینان بن آنوش  
 بن شیت (علیہ السلام) بن آدم (علیہ السلام)۔

## میرے نبی ﷺ کی تخلیق

کائنات میں سب سے پہلے نور محمدی یعنی روح محمدی کو پیدا کیا گیا  
 نور سے مراد روح ہے کیونکہ روح نورانی چیز ہے اس لیے اُسے نور سے تعبیر کیا گیا ہے  
 جیسا کہ ایک روایت میں ہے **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي**  
 اور دوسری روایت میں ہے **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ رُوحِي**

پھر سب سے پہلی تخلیق کے بارے میں مختلف روایات ہیں تطبیق اور ترتیب اس طرح ہے۔ سب سے پہلے نُورِ محمدیؐ، پھر پانی، پھر عرش، پھر قلم، پھر دوات، پھر باقی کائنات کو پیدا کیا گیا۔

## میرے نبی ﷺ کی ولادت

پیغمبر کی پیدائش میں یہ اتفاق ہے کہ سن عام الفیل تھا۔ جس سال اصحاب الفیل ہلاک ہوئے۔ اس واقعہ کے پچاس یا پچپن دن بعد آپ کی پیدائش ہے اور آپ کی ولادت کے مہینہ میں اتفاق ہے کہ ربیع الاول ہے۔ اور اس میں بھی اتفاق ہے کہ ولادت کا دن پیر کا تھا۔ البتہ تاریخ میں اختلاف ہے۔ بعض نے ۲ ربیع الاول ذکر کی ہے۔ بعض نے ۸۔ بعض نے ۹ اور بعض نے ۱۲ ربیع الاول ذکر کی ہے۔ زیادہ مشہور یہی قول ہے۔ پیدائش کا وقت بعض نے شب کو، بعض نے دن کو کہا ہے۔ مشہور قول طلوع صبح صادق کا وقت ہے۔

## میرے نبی ﷺ کے نام

بخاری شریف میں حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اِنَّ لِيْ اَسْمَاءَ مِیْرَةَ بَہْت سے نام ہیں اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ! میرا نام محمد بھی ہے اور میرا نام احمد بھی ہے وَاَنَا لِمَاجِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهَ بِي الْكُفْرَ اور میرا نام ماجی ہے کیونکہ اللہ میری وجہ سے کفر کو مٹا دے گا وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسَ عَلٰی قَدَمِيْ اور میرا نام حاشر ہے کیونکہ لوگ قیامت کے دن میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے

وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ اور میرا نام عاقب ہے اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں۔  
حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اَلَا تُعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرَفُ اللَّهُ عَنِّي  
شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ کیا تم تعجب نہیں کرتے کہ اللہ رب العزت نے قریش کی  
لعنت و ملامت کو مجھ سے کیسے دور کر دیا ہے يَشْتُمُونَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ  
مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ وہ مذمم کو لعنت و ملامت کرتے ہیں جب کہ میں تو محمد  
ہوں میرے نبی کا نام محمد ﷺ ہے، امت کا لقب حمادون ہے، جھنڈا الواء الحمد ہے،  
ٹھکانہ مقام محمود ہے اور تمام حمد رب محمد ﷺ کے لئے ہے۔ سبحان اللہ!

### میرے نبی ﷺ کی اداء

حضرت علیؓ فرماتے ہیں كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَائِمُ الْبَشْرِ  
حضور ہمیشہ خوش رہنے والے تھے صحابہؓ فرماتے ہیں كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَبَسِّمًا  
حضور ہمیشہ مسکرانے والے تھے۔

### میرے نبی ﷺ کا چہرہ

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہا  
لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ جَبَّ حُضْرًا كَرِيمًا مَدِينَةَ تَشْرِيفٍ لَأَنَّ تَوَجُّثُ فِي  
حضور کی ملاقات و زیارت کیلئے حاضر ہوا فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ وَجْهَهُ عُرِفَتْ أَنَّ وَجْهَهُ  
لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ جب میں نے حضورؐ کا چہرہ دیکھا تو میں نے کہا ایسا چہرہ کسی

جھوٹے آدمی کا نہیں ہو سکتا۔

ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ میں نے حضورؐ سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا۔

كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ يَوْمَ لَقِيَ تَهَا جَيْسَ سَوْرَجِ حَضْرًا كَ  
چہرے میں گردش کر رہا ہو۔ ترمذی شریف میں حضرت ہند بن ابی ہالتہ کی روایت ہے  
يَتَلَا لَاءَ وَجْهَهُ تَلَا لَاءَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ حَضْرًا كَ چہرہ مبارک یوں چمکتا تھا جیسے  
چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔

حضرت ابورافعؓ فرماتے ہیں فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي قَلْبِي  
الْإِسْلَامَ جَبَّ فِي مِثْلِ حَضْرًا كَ كَوْدِي كَهَا تَوَاسِلَامِ مِيرَے دَلِّ مِثْلِ دَاخِلِ هُوَ كَيَا  
ترمذی شریف میں حضرت برّ بن عازب کی روایت ہے فرماتے ہیں  
مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لَمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرٍ آءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
میں نے لمبے بالوں والا سرخ دھاریوں والی سفید چادر میں ملبوس کوئی آدمی حضورؐ سے  
بڑھ کر حسین نہیں دیکھا۔

ترمذی شریف میں حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔  
فَهُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ حَضْرًا مِيرِي نَكَا هُوں مِثْلِ چَانْدِے سَے بَہی زِيَادَہِ حَسِينِ وَ  
جمیل تھے۔

## میرے نبی ﷺ کی گفتار

ترمذی شریف حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں

إِذَا تَكَلَّمَ رَأَى كَأَنَّ لِنُورٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَائِيهَا

حضور جب گفتگو فرماتے تو آپ کے دانتوں کے درمیان سے نور کی کرنیں نکلتی ہوئی محسوس ہوتیں

## میرے نبی ﷺ کی رفتار

ابوداؤد شریف میں حضرت لقیط بن صبرہ سے روایت ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی چال اور

رفتار کے بارے میں فرماتے ہیں۔

يَتَقَلَّعُ يَتَكَفَّأُ

حضور ﷺ کی چال تیز رفتار اور باوقار تھی۔

## میرے نبی ﷺ کی حیا

ترمذی شریف میں حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا - حضور اکرمؐ عرب

کی کنواری پردہ نشین عورت سے زیادہ شرم و حیا والے تھے۔

## میرے نبی ﷺ کی انگوٹھی

ترمذی شریف میں حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں

كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ وَرَقٍ حَضْرَا كَرَمٍ كِي انگوٹھی چاندی کی تھی جس

میں تین سطروں میں محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ یہ انگوٹھی حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہی پھر

حضرت عمرؓ کے پاس رہی پھر حضرت عثمان کے پاس چھ سال تک رہی پھر حضرت عثمانؓ سے بیس اریس میں گرگئی بہت ڈھونڈا نہ ملی۔ اس انگوٹھی کی برکت تھی کہ جب تک اُمت کے پاس رہی تو خیر و برکت اور اتفاق و اتحاد رہا۔ اور جب اُمت سے غائب ہوئی تو اختلاف و انتشار اور شرور و فتن کا دور شروع ہو گیا۔

### میرے نبی ﷺ پر پہلی وحی

حضور اکرمؐ پر غار حراء میں جبریل امین سب سے پہلی جو وحی لے کر آئے۔ وہ سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات تھیں۔

اقْرَأْ ۝ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

پڑھیے اپنے پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے مخلوق کو پیدا کیا۔ جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا پڑھیے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ساتھ سکھایا۔ سکھایا انسان کو جو وہ جانتا نہیں تھا

### میرے نبی ﷺ پر آمدِ وحی کی کیفیت

#### چار کیفیات

(۱) مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ

جیسے گھنٹی کی آواز

(۲) كَسَلْسَلَةٍ عَلَىٰ صَفْوَانٍ

جیسے پتھر پر زنجیر کی آواز

(۳) كَدَوِيَّ النَّحْلِ، - جیسے شہد کی مکھی کی آواز

(۴) مَلَكٌ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ - فرشتہ انسانی شکل میں پیغام پہنچائے

## میرے نبی ﷺ کا پہلا خطاب

جب سورۃ الشعرا کی یہ آیت نازل ہوئی۔ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ  
آپ اپنے نزدیک ترین رشتہ داروں کو (عذاب الہی) سے ڈرائیے تو آپ نے گُوہ  
صفا پر قریش کے قبائل کو جمع کیا اور انہیں اللہ کی توحید، اپنی رسالت، اور یوم آخرت،  
پر ایمان لانے کی دعوت دی۔

## میرے نبی ﷺ کے اوصاف

### حضرت خدیجہ کی زبانی

إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحْمَ      آپ صلہ رحمی کر نیوالے ہیں۔

وَتَحْمِلُ الْكَلَّ      کمزوروں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں۔

وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ      ناداروں کیلئے کمانے والے ہیں۔

وَتَقْرِي الضَّيْفَ      مہمانوں کی خدمت کرنے والے ہیں۔

وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ      راہِ حق میں مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کر نیوالے ہیں

## میرے نبی ﷺ کی مہر نبوت

حضرت علیؑ نے فرمایا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النَّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ -

آپ کے دو شانوں و کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔  
اور حضور ﷺ تمام انبیاء سے آخر میں آنے والے نبی تھے۔

شمال ترمذی میں روایت ہے حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ مجھے  
میری خالہ حضورؐ کی خدمت میں لے گئی اور کہا کہ یہ میرا بھانجا بیمار ہے اس کے لیے  
دعا کریں تُوَفَّمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبُرْكَاتِ

حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سر پر رکھا اور برکت کی دعا کی۔ پھر  
آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے  
کھڑا ہو گیا۔ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتْفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زُرِّ الْحَجَلَةِ  
تو میں نے آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا جو کبوتر کے انڈے  
کی طرح تھی اور بعض نے زُرِّ الْحَجَلَةِ کا ترجمہ مسہری کی گھنڈی جیسی تھی کیا ہے۔  
حضرت جابرؓ فرماتے ہیں۔ غُدَّةٌ حَمْرَاءُ مِثْلُ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ سُرْحِ  
رسولی جیسی تھی جیسے کبوتر کا انڈا ہوتا ہے۔

حضرت علباء بن احمدؓ کہتے ہیں کہ مجھے عمرو بن الخطاب انصاری صحابی نے کہا  
کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے مجھے کہا کہ میری کمر کو مل دو تو میں نے کمر ملنی شروع کی تو  
اتفاقاً میری انگلی آپ کی مہر نبوت پر جا لگی تو علباء کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا  
کہ آپ کی مہر نبوت کیسی تھی تو انہوں نے کہا شَعْرَاتٌ مُّجْتَمِعَاتٌ۔ چند بالوں کا  
مجموعہ تھا۔ اصل میں حضور ﷺ کی مہر نبوت کبوتر کے انڈے کی طرح ابھری ہوئی تھی اور  
اس کے ارد گرد بال بھی تھے۔ لہذا تمام روایات ٹھیک ہیں۔

## میرے نبی ﷺ کی ختم نبوت

حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرَةِ. حضرت عمرؓ حضور ﷺ کے سامنے تورات کا نسخہ لائے اور اس کو پڑھنے لگے۔ وَوَجَّهُ رَسُولُ اللَّهِ يَتَغَيَّرُ۔ اور حضور ﷺ کے چہرہ پر ناراضگی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ حضرت ابو بکرؓ نے یہ کیفیت دیکھی تو کہنے لگے۔ مَا تَرَى مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ. اے عمرؓ دیکھتے نہیں کہ حضور ﷺ تو ناراض ہو رہے ہیں تو حضرت عمرؓ نے جب حضور ﷺ کے چہرہ کو دیکھا تو فوراً کہنے لگے اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا اللہ اور اس کے رسول کے غصہ و ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی و رسول ہونے پر راضی ہوں تو حضور ﷺ نے فرمایا اے عمر! وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَبَدَا لَكُمْ مُوسَى فَاتَّبِعْتُمُوهُ وَتَرَكَتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ. یعنی اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر آج حضرت موسیٰ آجائیں اور تم ان کی اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے۔ وَلَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا وَادْرَكَ نُبُوتِي لَا تَبَعَنِي. اگر موسیٰ آج زندہ ہوتے تو میری اتباع کے بغیر ان کے لئے کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔

دوسری روایت حضرت جابرؓ سے ہے کہ حضرت عمرؓ حضور ﷺ کی خدمت میں

آئے اور کہنے لگے کہ ہم یہود سے بعض باتیں سنتے ہیں جو ہمیں اچھی لگتی ہیں۔ اَفْتَرَى  
 اَنْ نَكْتَبَ بَعْضَهَا. کیا آپ ہمیں اجازت دیتے ہیں کہ ہم ان کو لکھ لیا کریں تو  
 حضور ﷺ نے فرمایا اَمْتَهُوْ كُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهُوْ كَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى. جس  
 طرح یہود و نصاریٰ کو اپنے دین میں تردد تھا کیا تمہیں ان کی طرح اپنے دین میں تردد و  
 شک ہے کہ تم دوسروں سے دین کو حاصل کرو۔ بلکہ لَقَدْ جِئْتُمْ بِهَا بَيُّضًا نَقِيَّةً  
 میں تمہارے پاس ایسی شریعت لایا ہوں جو روشن، صاف ہے اور واضح ہے لَوْ كَانَ  
 مُوسَى حَيًّا مَا وَسِعَهُ اِلَّا اِتِّبَاعِي. اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو وہ بھی میری اطاعت  
 کرتے۔ یہ دین جامع ہے اس کے بعد نئے دین کی ضرورت نہیں۔ یہ نبی جامع ہے  
 اس کے بعد نئے نبی کی ضرورت نہیں۔ یہ کتاب قرآن جامع ہے اس کے بعد نئی  
 کتاب کی ضرورت نہیں۔ اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا تَرَ كُنْتُ فِيْكُمْ اَمْرِيْنَ  
 كِتَابُ اللّٰهِ وَ سُنَّتِيْ. تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک کتاب اللہ دوسری  
 حدیث رسول اللہ۔ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِي مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهَا. جب تک ان کو اپناؤ  
 گے ان کی پیروی کرو گے لوگوں کو ان کی طرف دعوت دیتے رہو گے۔ گمراہی سے بچ  
 جاؤ گے۔ تمام کی ہدایت کا سرچشمہ قرآن و حدیث ہے۔ جب نبوت حضور ﷺ پر ختم  
 ہے اب نیا پروگرام کوئی نہیں لاسکتا۔ قیامت تک یہی پروگرام رہے گا۔

### میرے نبی ﷺ کی عظمت

شمال ترمذی میں حضرت علیؑ خلاصہ بیان فرماتے ہیں۔ اَجْوَدُ النَّاسِ  
 صَدْرًا۔ آپ کا سینہ مبارک سب سے زیادہ سخی تھا۔ وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً۔ آپ

سب سے زیادہ سچے تھے۔ وَالْيَنُحُمُ عَرِيكَةً اور آپ کی طبیعت سب سے زیادہ نرم تھی۔ وَاکْرَمُهُمْ عَشِيرَةً اور آپ کا گھرانہ سب سے زیادہ عزت و شرافت والا تھا۔ مَنْ رَأَاهُ بِدِيهَةِ هَابَهُ جو آپ کو اچانک دیکھتا تو وہ پہلی دفعہ میں آپ کے رعب و وقار کی وجہ سے ہیبت میں آجاتا تھا۔ کیونکہ خوبصورتی میں بھی رعب ہوتا ہے۔ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ۔ اور جو آپ سے میل جول کر لیتا اور آپ کے اوصاف حمیدہ و اخلاق کریمہ کو دیکھ لیتا تو وہ آپ کو محبوب بنا لیتا تھا۔ يَقُولُ نَاعْتُهُ لَمْ أَرَقْبَلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپ کا حلیہ بیان کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے حضور جیسا جمال و کمال والا نہ پہلے دیکھا ہے اور نہ بعد میں دیکھا ہے۔

شمال ترمذی میں ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَعْوُدُ الْمَرِيضَ کہ جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس کی طبع پرسی کے لئے تشریف لے جاتے۔ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ۔ آپ جنازہ میں حاضر ہوتے۔ وَيُرَكَّبُ الْحِمَارَ اور گدھے پر بھی سواری کرتے۔ وَيُجِيبُ الْعَبْدَ۔ اور غلاموں کی دعوت قبول کرتے۔

## میرا نبی ﷺ ایک بشر

شمال ترمذی میں ہے حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ فِي بَيْتِهِ۔ حضور گھر میں کیا کرتے تھے۔ کہنے لگی۔ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ۔ حضور ﷺ انسان تھے اب حضور کی بشریت کا عقیدہ بھی پیغمبر کی سیرت ہے۔ يَفْلِي ثُوبَهُ اپنے کپڑے سے جوں کو خود تلاش کر لیتے جوں پسینہ کی بو اور بدن کی میل

سے پیدا ہوتی ہے۔ حضور ﷺ کا بدن میل کچیل سے پاک آپ کا پسینہ بھی خوشبو والا اس لئے بعض علماء نے کہا کہ ممکن ہے کسی دوسرے کی جوں آگئی ہو اور اس کو تلاش کیا ہو لیکن راجح بات یہ ہے کہ آپ نے یہ تعلیم امت کے لئے کیا تھا۔ کہ ہر شخص خود اس کا اہتمام کرے۔ وَيَحْلِبُ شَاتَهُ. آپ بکری کا دودھ خود نکال لیتے تھے۔ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ. اپنا کام خود ہی کر لیتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے۔ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ. اپنا کپڑا خود ہی لیا کرتے۔ وَيَخْصِفُ نَعْلَهُ اور اپنے جوتے کو خود پیوند لگا لیتے تھے۔ وَيَكْنِسُ بَيْتَهُ. کبھی گھر میں صفائی کے لئے خود جھاڑو دے دیتے تھے۔ آئیے پیغمبر کی عادات اپنا لیں اور ہر ادا میں غلامی کریں۔

## میرا نبی ﷺ اولادِ آدم کا سردار

ترمذی شریف میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے

أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ فِي قِيَامَتِ كَيْدِ أَوْلَادِ آدَمَ كَأَسْرَدَارِ  
ہوں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔ وَبِيَدِي لِيَوْمِ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ مِثْرِي هَاتِهِ  
میں لواء الحمد ہوگا اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَ مَعَادِ آدَمَ فَمَنْ  
سِوَاهِ إِلَّا تَحْتَ لِيَوْمِ قِيَامَتِ كَيْدِ آدَمَ سَلْ لِيَوْمِ عِيسَى تَكُ تَمَامِ أَنْبِيَاءِ مِثْرِي  
جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ اور  
قیامت کے دن سب سے پہلے میں اپنے روضہ سے باہر آؤں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔



اور جب لوگ مایوس ہونگے میں انہیں رحمت کی خوشخبری سناؤں گا۔

### میرے نبی ﷺ کی جماعت

حضور اکرم ﷺ پر مجموعی طور پر سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے تھے اور مختلف طبقات کے اعتبار سے یوں بھی کہا جاتا ہے کہ آزاد مردوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ بچوں میں سے حضرت علیؓ عورتوں میں سے حضرت خدیجہؓ اور آزاد شدہ غلاموں میں سے حضرت زید بن حارثہ اور غلاموں میں سے حضرت بلالؓ سب سے پہلے آپ پر ایمان لائے تھے۔ جماعت صحابہؓ کی تعداد غزوہ بدر میں تین سو تیرہ (۳۱۳)، غزوہ احد میں ایک ہزار (۱۰۰۰)، غزوہ حدیبیہ میں چودہ سو (۱۴۰۰)، فتح مکہ میں دس ہزار (۱۰۰۰۰)، غزوہ حنین میں بارہ ہزار (۱۲۰۰۰)، حجۃ الوداع میں چالیس ہزار (۴۰۰۰۰)، غزوہ تبوک میں ستر ہزار (۷۰۰۰۰) اور حضور اکرم ﷺ کی وفات کے وقت صحابہؓ کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار (۱۲۴۰۰۰) تھی۔

### میرے نبی ﷺ کا اخلاق

اللہ رب العزت کا فرمان ہے اِنَّكَ لَعَلٰی خُلِقْتَ مِنْ حُبِّ مَجْمُوعٍ مَّحْبُوْبٍ اَبْنِ اِيْمَانٍ  
مسلم شریف میں حضرت براء بن عازب سے روایت ہے فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنُ النَّاسِ وَجْهًا وَّ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

حضور اکرمؐ تمام لوگوں سے زیادہ حسین چہرے والے اور حسین اخلاق والے تھے۔

ابوداؤد شریف میں حضرت عائشہؓ صدیقہ سے روایت ہے فرماتی ہیں

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ الْحَمْدُ سَلِكُوا النَّاسَ تَكْثِيرًا قُرْآنَ حَضْرَتِ سِيرَتِ هَيْ

اس لئے میں کہتا ہوں

قرآن علم ہے میرا نبی عمل ہے

قرآن متن ہے میرا نبی تشریح ہے

قرآن اجمال ہے میرا نبی تفصیل ہے

قرآن نصیحت ہے میرا نبی ناصح ہے

قرآن وعظ ہے میرا نبی واعظ ہے

قرآن ذکر ہے میرا نبی مُذْکِر ہے

قرآن حکمت ہے میرا نبی حکیم ہے

قرآن ہدایت ہے میرا نبی ہادی ہے

قرآن رحمت ہے میرا نبی رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ ہے

قرآن نور ہے میرا نبی سراج منیر ہے

قرآن نور ہے میرا نبی نور علی نور ہے

قرآن شریف ہے میرا نبی اشرف ہے

قرآن حسین ہے میرا نبی احسن ہے

قرآن جمیل ہے میرا نبی اجمل ہے

قرآن کریم میں ہے میرا نبی اکرم ہے۔

قرآن فصیح ہے میرا نبی افصح ہے۔

قرآن کامل ہے میرا نبی اکمل ہے۔

قرآن خاموش قرآن ہے میرا نبی بولتا قرآن ہے۔

قرآن ہدی للناس ہے میرا نبی کفایت للناس ہے

قرآن ہدی للمتقین ہے میرا نبی امام المتقین ہے

قرآن ذکر للعالمین ہے میرا نبی رحمۃ للعالمین ہے

الحمد سے لیکرو الناس تک پورا قرآن سیرت مصطفیٰ

اور سر سے لے کر پاؤں تک وجود محمد صورت مصطفیٰ ﷺ

## میرے نبی ﷺ کا انقلاب

پیارے نبی کی تعلیمات و اخلاق کے ذریعے عرب کی سرزمین جو جہالت و

بداخلاقی کا مرکز بن چکی تھی علم و حکمت کی آماجگاہ بن جاتی ہے اور سرزمین عرب پر

انقلاب آتا ہے۔ تو منظر یوں بدلتا ہے

نجد کے وحشی، تہامہ کے بدو، اور یمن کے مسکین، دوش بدوش کھڑے ہونے

پرنازاں ہیں۔ یہودیوں کا زرخرید غلام سلمان فارسی، منا اہل البیت کے منصب پر

فائز نظر آتا ہے، فاروق اعظم جسکی سطوت و ہیبت سے قیصر و کسری پر لرزہ طاری ہے

بت پرستوں کے زرخرید غلام بلال حبشی کو آقا آقا پکار رہا ہے۔ وہی عمرو بن عاص

جو نجاشی کے دربار میں مسلمانوں پر فرد جرم عائد کرنے گیا تھا۔ عثمان کے بادشاہ کے

پاس اسلام کا داعی بن کر جاتا ہے وہی خالد بن ولید جو احد کے میدان میں کافروں

کے رسالے کی کمان کر رہا تھا کچھ عرصہ بعد حاضر ہوتا ہے لات و عزی کے بتوں کو اپنے

ہاتھوں سے گراتا ہے اور اسلامی فتوحات میں گرم جوش جنرل اور سیف اللہ کا خطاب پاتا ہے۔ وہی عروہ بن مسعود جو حدیبیہ میں کفار کا سفیر بن کر آیا تھا اپنی قوم میں اشاعتِ اسلام کی اجازت چاہتا ہے اور اسی خدمت میں اپنی جان قربان کر دیتا ہے وہی ابوسفیان بن حارث جو حقیقی چچا کا بیٹا ہو کر بھی حضور اکرم کی شان میں گستاخیاں کیا کرتا تھا حنین کے میدان میں اکیلا رکاب نبوی تھا مے ہوئے نظر آتا ہے۔

وہی ابوسفیان بن حرب جو سات برس تک مسلسل حضور اکرم اور جماعت صحابہ کے مقابلہ میں فوجیں لاتا رہا اور پورے ملک میں آتشِ فساد بھڑکاتا رہا اسلام لاتا ہے اور نجران کے عیسائی علاقے پر حاکم مقرر کیا جاتا ہے۔ طفیل دوسی جو کانوں میں روئی ٹھونسے پھرتا کہ مبادا محمد کی آواز میرے کانوں میں پڑ جائے بالآخر اپنے وطن میں گھر گھر جا کر محمد ہی کی آواز پہنچاتا ہے۔ وہی عبد یالیل ثقفی جس نے طائف کے میدان میں بچوں کو ابھارا اور اُکسایا تھا کسی نے تالیاں بجائیں، کسی نے پتھر مارے، کسی نے مذاق اڑایا، کسی نے استہزاء کیا اور طائف کے میدان میں صرف، جسمِ محمد ہی نہیں، روحِ محمد بھی زخمی ہوئی تھی مدینہ حاضر ہوتا ہے اور جوہر ایمان سے مالا مال ہو کر اپنے وطن واپس جاتا ہے۔

یہ سب کرشمے اور انقلاب میرے پاک نبی کی پاکیزہ تعلیمات اور پاکیزہ اخلاق کے تھے جو آہستہ آہستہ دلوں کو فتح کرتے جاتے تھے اکثر انبیاء نے معجزات دکھلائے دیکھنے والوں کو، سانپ، پتھر، لاٹھی، دریا، اور آگ کی قلبِ ماہیت یا سلبِ خاصیت کا نظارہ نظر آیا لیکن محمد عربی ﷺ فِداہُ اَبیِّ وَاُمِّی نے، دلوں کو بدل دیا اور رُوحوں کو

آلودگیوں سے پاک کر کے رکھ دیا۔

## میرے نبی ﷺ کی ہجرت

میرے نبی کو جب ہجرت پر مجبور کیا گیا تو حضورِ اکرم کی آنکھوں میں آنسو تھے آپ بار بار پلٹ کے مکہ المکرمۃ اور بیت اللہ کو دیکھ رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ مکہ تو میرا مولد ہے، تو میرا مسکن ہے یہاں میں پیدا ہوا۔ تیری گلیوں میں گھوما ہوں۔ میرے ابا ابراہیم نے یہاں بیت اللہ کی تعمیر کی۔ مکہ تیرے ایک ایک پتھر ایک ایک گلی سے مجھے پیار ہے مکہ تجھے چھوڑ کے جانے کو میرا دل نہیں کرتا لیکن کیا کروں یہ ظالم مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے لیکن مکہ میرا یہ تجھ سے وعدہ ہے جب میرے بس میں ہوگا جب میرے اختیار میں ہوگا میں واپس آؤنگا تیری پیار بھری گلیوں میں تیری پیار بھری آغوش میں۔ میں ایک دن فاتح عالم بن کر پھر سے تیرے پاس آؤنگا۔

## میرے نبی ﷺ کی معراج

میرے نبی کو اللہ نے بارہ معراجیں کرائیں

پہلی معراج	پہلا آسمان	حضرت آدم سے ملاقات
دوسری معراج	دوسرا آسمان	حضرت عیسیٰ و حضرت یحییٰ سے ملاقات
تیسری معراج	تیسرا آسمان	حضرت یوسف سے ملاقات
چوتھی معراج	چوتھا آسمان	حضرت ادریس سے ملاقات
پانچویں معراج	پانچواں آسمان	حضرت ہارون سے ملاقات

چھٹی معراج چھٹا آسمان حضرت موسیٰ سے ملاقات  
ساتویں معراج ساتواں آسمان حضرت ابراہیم سے ملاقات  
آٹھویں معراج سدرۃ المنتہیٰ۔ چار نہروں کی سیر (۱) پانی کی نہر (۲) دودھ کی نہر  
(۳) شراب کی نہر (۴) شہد کی نہر، جنت کی سیر، جہنم کے مناظر  
نویں معراج بیت المعمور۔ فرشتوں کا قبلہ  
دسویں معراج مقام صریف الاقلام۔ لوح محفوظ میں تقدیروں کے لکھے جانے کا مقام  
گیارہویں معراج مقام ررف۔ اللہ سے ملاقات کیلئے سبز جھولے پر سفر  
بارہویں معراج مقام دُنو۔ مقام قُرب مقام تَدَلُّی، مقام قاب قوسین۔  
محب اور محبوب میں ملاقات۔ راز و نیاز اور تحائفِ ثلاثہ کا تبادلہ

### میرے نبی ﷺ کے دو سفر

میرے نبی ﷺ کی زندگی میں دو سفر بڑے عظیم اور حسین تھے۔

ایک معراج کا سفر اور دوسرا ہجرت کا سفر۔

معراج کا سفر بھی رات کو ہوا، ہجرت کا سفر بھی رات کو ہوا۔ معراج کا سفر بھی  
مکہ المکرمہ سے ہجرت کا سفر بھی مکہ المکرمہ سے۔ معراج کا بھی ایک ساتھی ہجرت کا  
بھی ایک ساتھی، جو معراج کا ساتھی نام اس کا جبرائیل امین ہے جو ہجرت کا ساتھی نام  
اس کا ابو بکر صدیق ہے۔ جو معراج کا ساتھی وہ سارے فرشتوں کا سردار، جو ہجرت کا  
ساتھی وہ سارے صحابہ کا سردار، معراج کا ساتھی جبرائیل حضور ﷺ کے دروازے  
پر ہجرت کا ساتھی صدیق حضور ﷺ اُس کے دروازے پر۔ معراج کے ساتھی کا کچھ



## میرے نبی ﷺ کا وعظ

ابوداؤد شریف میں حضرت عرابض بن ساریہ سے روایت ہے

صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ذَاتَ يَوْمٍ كَهَ حَضْرَا كَرَمٍ نَعْمَ مِمْ اِيك دِن نَمَا زِ طُرْ هَا ئِ  
 ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوِجْهٍ پھر حضور ہماری طرف متوجہ ہو کر بیٹھ گئے۔

فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً اور ہمیں بہترین وعظ ارشاد فرمایا ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ  
 وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ ہماری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور ہمارے دل اللہ  
 کے خوف سے ڈر گئے۔ اور وعظ اسی کو کہتے ہیں کہ جب آدمی سنے تو آنکھوں سے آنسو  
 بہنے لگیں، دل اللہ کے خوف سے ڈر جائے اور بندے کا تعلق خود رب رحمن سے جڑ جائے

## میرے نبی ﷺ کی نگرانی

ابوداؤد شریف میں حضرت قتادہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ

ایک رات صحابہ کی نگرانی کے لئے باہر نکلے تو آپ نے سنا حضرت ابوبکر تہجد میں  
 آہستہ آواز سے تلاوت فرما رہے تھے اور حضرت عمرؓ نماز تہجد میں بلند آواز سے تلاوت  
 فرما رہے تھے صبح کو حضور اکرم ﷺ نے دونوں حضرات سے ان کے عمل کی وجہ پوچھی تو  
 حضرت ابوبکر نے کہا اَسْمَعْتُ مَنْ نَا جَيْتُ مِمْ تُوَا پِنے رب کو سنا رہا تھا جو  
 آہستہ آواز کو بھی سنتا ہے اور حضرت عمرؓ نے کہا اَوْقِظُ الْوَسْنَانَ  
 وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ مِمْ بَلِنْدَا اَوَا زِ سَعِ اس لیے تلاوت کر رہا تھا تا کہ سوئے ہوئے  
 لوگوں کو اٹھا سکوں اور شیطان کو بھگا سکوں، تو حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو

کہا یا ابا بکر اَرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا اے ابو بکر اپنی آواز کو ذرا بلند کرو۔ اور حضرت عمرؓ کو کہا اِخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا اے عمر! اپنی آواز کو ذرا پست کرو۔ میرے حضور اکرم ﷺ نے ہر معاملے میں اعتدال اور میانہ روی کا سبق دیا ہے۔

## میرے نبی ﷺ کی خوشی

بخاری شریف میں حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں  
 اِذَا سُرَّ اسْتَنَّا رَوْجَهُ حَتَّى كَانَهُ قِطْعَةَ قَمَرٍ حُضُورٌ جَبَّ خَوْشٌ هَوْتِ اَپْ كَا چہرہ  
 یوں چمکنے لگتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔  
 مسلم شریف میں حضرت جریر بن عبد اللہ سے ایک طویل روایت ہے جس کے آخر میں  
 یَا لَفَاظِ هِیْ حَتَّى رَاِئِیْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَتَهَلَّلُ كَا نَهُ مُذْهَبَةٌ  
 میں نے حضور کے چہرہ کو دیکھا یوں چمک رہا تھا جیسے اُس میں سونے کا پانی چھڑک  
 دیا گیا ہو۔

## میرے نبی ﷺ کا غم

بخاری اور مسلم میں حضرت انسؓ سے روایت ہے جب حضور کے بیٹے  
 حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تو فَجَعَلْتُ عَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَدْرَ فَا نِ  
 حضور کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو حضرت عبد الرحمن بن عوف نے کہا  
 وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَحْبُوْبٌ اَپْ بَہی رُو ر ہ ہے ہیں۔  
 تو حضور نے ارشاد فرمایا اِنَّهَا رَحْمَةٌ یَہ تُو ر ح م ت ہے پھر حضور نے کہا۔



زَارَ النَّبِيَّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَن حَوْلَهُ  
 حضور اکرم ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت فرمائی حضورؐ خود بھی رُوئے اور صحابہؓ  
 کو بھی رُلادیا۔

حضورؐ کے والد حضرت عبداللہ تجارت کیلئے ملکِ شام گئے واپسی پر مدینہ  
 منورہ میں بیمار ہوئے، وہیں وفات پائی اور مدفون ہوئے ابھی حضور کی پیدائش نہ ہوئی  
 تھی اور جب آپ کی عمر چھ سال ہوئی تو آپ کی والدہ حضرت آمنہؓ آپ کو اور اپنی  
 خادمہ ام ایمن کو ساتھ لے کر اپنے شوہر کی یاد میں ان کی قبر کی زیارت کیلئے مدینہ منورہ  
 تشریف لے گئیں اور ایک ماہ وہیں قیام کیا اور واپسی کے سفر میں بیمار ہوئیں  
 اور مکہ و مدینہ کے درمیان مقام ابُو میں انتقال فرمایا۔

شاید کہ پیارے شوہر کی جدائی کا غم قبر کی زیارت سے مزید بڑھ گیا اور اپنا  
 کام کر گیا اور میرا نبی چھ سال کی عمر میں حالتِ سفر میں اپنی والدہ سے بھی جُدا ہو گیا۔

## میرا نبی ﷺ اور غم کا سال

نبوت کے دسویں سال اولاً آپ کے ہمدرد و غمخوار چچا ابوطالب کی وفات  
 ہوئی اور بعد میں آپ کی ہمدرد و غمخوار دکھ اور سکھ خوشی اور غم میں ساتھ دینے والی شریک  
 سفر شریک زندگی پیاری اور پہلی بیوی حضرت خدیجہ کی وفات ہوئی تو حضورؐ نے اس  
 سال کو عام الحزن غم کا سال قرار دیا۔

## میرے نبی ﷺ کا رونا

مشکوٰۃ شریف میں حضرت عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے فرماتے ہیں۔

اتَّيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي

میں حضور کے پاس حاضر ہوا آپ نماز پڑھ رہے تھے وَلِجَوْفِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ

الْمَرْجَلِ يَعْنِي يَبْكِيْ اور رُونے کی وجہ سے آپ کے پیٹ سے ایسی آواز آرہی

تھی جیسے ہانڈی سے جوش کے وقت آواز آتی ہے اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي حَضْرَةٍ كَوْنَمَازٍ يُّرْتَدُّ هَوْنًا دِيكْهًا

وَفِي صَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ

اور رُونے کی وجہ سے آپ کے سینہ مبارک سے ایسی آواز آرہی تھی جیسے چکی کے چلنے کی

آواز آتی ہے۔

## میرے نبی ﷺ کا ڈرانا

بخاری شریف میں حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے حضور اکرم نے فرمایا

إِنِّي أَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فِي كَهْلِمٍ كَهْلَاوَا ضَحٍ اور ظاہر ظہور اپنی اُمت کو جہنم سے ڈرانے

والا ہوں۔

اور بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے حضور اکرم فرماتے ہیں

أَنَا أَخَذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْفَحُمُونَ فِيهَا کہ میں تمہاری کمروں سے تمہیں پکڑ

رہا ہوں کہ تم آگ میں گرنے سے بچ جاؤ اور تم ہو کہ آگ میں گرتے ہی چلے جا رہے ہو۔

## میرے نبی ﷺ کا غصہ

ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدْرِ كَمَا تَقْدِيرِ كَبَارِئِ فِي بَحْثِ كَرَرِ هَيْ تَحَى كَه اچانك حضور اكرم تشریف لائے۔

فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَمَا فُقِيَّ وَجْنَتِيهِ حَبُّ الرُّمَّانِ  
تو حضور غصہ ہوئے یہاں تک کہ حضور کا چہرہ مبارک غصہ سے سُرخ ہو گیا اور یوں لگا جیسے  
آپ کے دونوں رخسار مبارک میں انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں

آپ نے کہاں ابھڑا اُمْرُتُمْ اَمْ بِهَذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ کیا تم کو اسی بات کا حکم کیا گیا ہے یا  
میں یہی بات دے کر تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ  
تَنَازَعُوْا فِي هَذَا الْاَمْرِ پہلی امتیں بھی تقدیر کے مسئلہ میں اختلاف اور جھگڑے کی وجہ  
سے ہلاک ہوئیں۔ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَنَازَعُوْا فِي الْقَدْرِ میں  
تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تقدیر کے معاملہ میں کوئی بحث مباحثہ اختلاف اور جھگڑا نہ کرو ورنہ  
مشکل میں گرفتار ہو جاؤ گے۔

## میرے نبی ﷺ کا حوصلہ

بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضور اكرم نے  
چند سواروں کو نجد کی طرف روانہ کیا انہوں نے بنو حنیفہ کے ایک شخص ثُمَامَةَ بن  
اُثَال کو گرفتار کیا اور مسجد نبوی کے ستون سے باندھ دیا اور حضور کو خبر دی آپ تشریف

لائے اور پوچھا مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةَ ثَمَامَةُ تیرا کیا ارادہ ہے اُس نے جواب دیا۔  
عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدٌ اے محمد میرے پاس خیر اور بھلائی ہے اِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا  
دَمٍ وَاِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو مستحق قتل کو قتل کریں گے اور  
اگر آپ چھوڑ دیں تو ایک شکر گزار پر انعام و احسان ہوگا۔  
حضور نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے واپس چلے گئے۔

دوسرے اور تیسرے دن بھی یہی سوال و جواب ہوئے پھر حضور نے اعلان  
کر دیا۔ اَطْلِقُوا ثَمَامَةَ ثَمَامَةَ کو آزاد کر دو۔ ثَمَامَةَ کو آزاد کر دیا گیا۔ ثَمَامَةَ نے مسجد کے  
قریب کھجور کے درخت کی اوٹ میں غسل کیا۔ واپس آئے مسجد میں داخل ہوئے اور  
حضور کے سامنے کلمہ پڑھ لیا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ  
الله اور کہا اے محمد کل تک روئے زمین پر آپ کے چہرے سے زیادہ کوئی چہرہ مجھے  
مبغوض نہ تھا اور آج آپ کے چہرے سے زیادہ کوئی چہرہ مجھے محبوب نہیں ہے۔ کل تک  
روئے زمین پر آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین مجھے مبغوض نہ تھا اور آج آپ کے  
دین سے زیادہ کوئی دین مجھے محبوب نہیں ہے کل تک روئے زمین پر آپ کے شہر مدینہ  
سے زیادہ کوئی شہر مجھے مبغوض نہ تھا اور آج آپ کے شہر مدینہ سے زیادہ کوئی شہر مجھے  
محبوب نہیں ہے۔

### میرے نبی ﷺ کی تشبیہ

بخاری شریف میں حضرت ابو ذر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضور اکرم  
کے پاس آیا وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضٌ وَهُوَ نَائِمٌ آپ سفید چادر اوڑھے ہوئے آرام

فرما رہے تھے یہ صحابہؓ کی حضور کے ساتھ نہایت محبت تھی کہ صحابہؓ کبھی قال کے ساتھ حال بھی بیان فرمادیتے تھے۔ بقول شاعر

وہ کب کے آئے بھی گئے بھی

نظروں میں اب تک سمارہے ہیں

یہ چل رہے ہیں وہ پھر رہے ہیں

یہ آ رہے ہیں وہ جا رہے ہیں

فرماتے ہیں میں واپس پلٹ گیا محبوب کے آرام میں خلل نہ ڈالا

ثُمَّ آتَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَيْقَظَ پھر میں دوبارہ آیا تو حضورؐ بیدار تھے اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی اخلاص کیساتھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے گا وہ مرنے کے بعد جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں میں نے سوال کیا وَاِنْ زَنِيْ وَاِنْ سَرَقَ اگرچہ اُس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد پر ڈاکہ ڈالا ہو کیونکہ زنا کا تعلق حقوق اللہ سے ہے اور چوری کا تعلق حقوق العباد سے ہے حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا وَاِنْ زَنِيْ وَاِنْ سَرَقَ اگرچہ اُس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو تب بھی وہ جنت میں جائیگا چاہے اولاً نہ جاسکے گا لیکن سزا بھگت کر جنت میں داخل ہوگا کیونکہ یہ گناہ گارتو ہے لیکن کافر تو نہیں ہے تو حضرت ابو ذرؓ کو بڑا تعجب ہوا اور تین مرتبہ یہی سوال و جواب ہوا چوٹی مرتبہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا عَلِيٍّ رَغِمَ اَنْفِ اَبِيٍّ ذُرٍّ اگرچہ ابی ذر کی ناک خاک آلود ہو یعنی اگرچہ ابو ذر کو یہ بات سمجھ نہ آئے یا ابو ذر کو یہ بات اچھی نہ لگے یا ابو ذر کو یہ بات عجیب لگے تب بھی ہونا ایسے ہی ہے۔

اور حضرت ابو ذرؓ جب بھی یہ حدیث بیان فرماتے تو مزے لے لے کر یہ

جملہ بیان فرماتے **وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ** کیونکہ محبوب کی تشبیہ اور ڈانٹ میں بھی ایک لطف اور مزہ ہوتا ہے اور یہ لطف اور مزہ صحابہؓ سے بہتر اور کون سمجھ سکتا ہے۔

بقول شاعر

داد دشنا مے مرا محبوب جانی یک شبے

عمر بگذشت و ہنوزم لذت آں در دست

ایک رات محبوب نے مجھے گالی دی۔ عمر گزری لیکن اُس کی لذت آج بھی دل میں ہے۔

## میرے نبی ﷺ کی عبادت

ابوداؤد شریف میں حضرت عائشہؓ صدیقہ سے روایت ہے فرماتی ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ أَحَى اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِيزَرَ وَاقْبَضَ أَهْلَهُ

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں حضورؐ کا عمل یہ ہوتا آپ شب بھر عبادت فرماتے عبادت کیلئے چاق و چوبند اور تیار رہتے اور تنہا عبادت نہ فرماتے بلکہ اپنے پورے گھرانے کو بھی عبادت کیلئے بیدار فرماتے اور عبادت میں شریک فرماتے۔

## میرے نبی ﷺ کی گھر میں مسجد

امّاں عائشہؓ صدیقہ فرماتی ہیں حضورؐ کی ایک مسجد گھر میں بھی تھی جس میں

حضور اکرمؐ عبادت فرماتے تھے معلوم ہوتا ہے ہر گھر میں مسجد کا ہونا میرے پیارے نبیؐ کی سنت ہے تاکہ گھر گھر قرآن و حدیث کے مدرسہ کی شکل میں تبدیل ہو جائے، اور گھر گھر میں عبادت ریاضت کا ماحول پیدا ہوئے جائے اور ہر گھر میں دین کا مرکز بن

جائے، اور مرد، عورتیں، بچے، چھوٹے، بڑے، امیر، غریب، رب رحمان کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

## میرے نبی ﷺ کی جنوں سے ملاقات

حضور اکرمؐ کی جنوں کے وفود سے چھ مرتبہ ملاقات ہوئی تین مرتبہ قبل ہجرت مکہ المکرمہ میں اور تین مرتبہ بعد ہجرت مدینہ المنورہ میں۔

## میرا نبی ﷺ اور معلم و مبلغ کا مقام

حضور اکرمؐ نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف تعلیم و تبلیغ کیلئے روانہ کیا اور کہا  
يَا مَعَاذُ اِرْكَبْ عَلَى الْفَرَسِ اے معاذ گھوڑے پر سوار ہو جاؤ میں تمہیں روانہ کرتا  
ہوں حضرت معاذ بھی ادب والے شاگرد تھے کہا

كَيْفَ اِرْكَبُ عَلَى الْفَرَسِ وَاَنْتَ عَلَى الْاَرْضِ حضرت آپ زمین پر کھڑے  
ہوں اور میں گھوڑے پر سوار ہوں یہ کیسے ممکن ہے حضورؐ نے کہا اے معاذ تم گھوڑے پر  
سوار ہو جاؤ۔ آج میں دنیا کو معلم اور مبلغ کا مقام بتانا چاہتا ہوں حدیث میں آتا ہے

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ آخِذًا بِرِكَابِهِ وَآخِذًا بِلِجَامِهِ رحمت والے نبیؐ نے رحمت  
والے ہاتھوں سے گھوڑے کی لگام کو پکڑ لیا۔ وہ منظر کیسا ہوگا؟ جب حضورؐ کی نگاہ حضرت  
معاذؓ کے چہرے پر اور حضرت معاذؓ کی نگاہ حضورؐ کے نورانی چہرے پر ہوگی۔ آپ نے  
ارشاد فرمایا۔ يَا مَعَاذُ لَعَلَّكَ لَا تَرَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا وَلَا تَلْقَانِي سَتْمُرُّ  
بِمَنْبَرِي هَذَا اے معاذ۔ آج جی بھر کے میرا چہرہ دیکھ لے شاید کہ تو واپس آئے تو

تجھے منبر نظر آئے۔ لیکن منبر والا محمدؐ نظر نہ آئے۔ فَبَكِيَ مَعَاذُ جُشَاءَ حَضْرَتِ مَعَاذِ رُونِ لَکَ حَضْرَتِ ادھر تعلیم و تبلیغ کیلئے بھیجنے لگے اور ادھر جدا بیگی کا ڈراوا دینے لگے تو حضورؐ نے تسلی دی اور ارشاد فرمایا اے معاذ پریشان نہ ہونا اَلْمُتَّقُونَ مَعِيَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا مُتَقِي لُوكِ جَنَّتِ مِیْ رَمِیْرَے سَاتھ ہونگے جس خاندان کے ہوں۔ جس حال میں ہوں، مراتب کا فرق ہوگا۔ لیکن جنت میں رفاقت ملے گی۔ سب کہہ دو سُبْحَانَ اللّٰهِ۔

## میرے نبی ﷺ کی شفقت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے دس سال تک حضورؐ کی خدمت کی ہے اِن دَسْ سَالُوْنَ مِیْ مَاضِرَبَنِیْ وَلَا كَهْرَنِیْ وَلَا شَتْمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حضور نے کبھی مجھے مارا نہیں کبھی مجھے ڈانٹا نہیں اور کبھی مجھے گالی نہیں دی۔

## میرے نبی ﷺ کی سخاوت

ملک شام میں حاتم طائی کے پوتے کی حضرت حسنؓ سے ملاقات ہوئی اُس نے بطور فخر غرور اور تکبر کے حضرت حسنؓ سے کہا میرے دادا کی سخاوت ضرب المثل تھی میرے دادا کے گھر کے دس دروازے تھے۔

ہر دروازے پر آنیوالے، سائل، بھکاری، اور فقیر کو کچھ نہ کچھ ملا کرتا تھا وہ کسی دروازے سے خالی واپس نہ جاتا تھا اتنے عظیم اور سخی آدمی کا میں پوتا ہوں۔ حضرت حسنؓ مسکرا نے لگے اُس نے کہا حسنؓ مسکراتے ہو۔ دادا اور شاہباش نہیں دیتے

تو حضرت حسنؑ نے کہا تمہیں خبر ہے میں کس نانا کا نواسہ ہوں، کس سخی کا نواسہ ہوں۔ میں اُس محمدؐ کا نواسہ ہوں کہ جو ایک مرتبہ میرے نانا محمد رسول اللہؐ کی چوکھٹ، دہلیز، اور دروازے تک پہنچ گیا پھر اُسے کسی دوسرے دروازے پر جانے کی ضرورت نہیں پڑی۔ اور واقعی جو ایک مرتبہ میرے نبیؐ کے قدموں تک پہنچ گیا پھر اُسے دنیا اور آخرت کی ہر نعمت میرے نبیؐ کے قدموں میں عطا ہوگئی۔

## میرا نبی ﷺ محسن انسانیت

بخاری شریف میں حضرت انسؓ سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کل قیامت کے دن جب حساب شروع نہ ہو رہا ہوگا ساری انسانیت پریشان ہوگی تو مومن لوگ پہلے حضرت آدم علیہ السلام پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دیں گے اور درخواست کریں گے کہ اللہ کے حضور سفارش فرمائیں تاکہ حساب شروع ہو لیکن سب انبیاء کرام علیہم السلام انکار فرمائیں گے کوئی بھی اللہ کے جلال کا سامنا کرنے کی ہمت نہ کر سکے گا۔ تب ساری انسانیت میرے دروازے پر آئے گی۔ اللہ کے حضور میری سفارش کی طلب گار ہوگی۔ تب میں اللہ کے عرش کے سائے میں ایک ہفتہ کے برابر سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔

اور اللہ کی وہ حمد و ثناء بیان کروں گا جو دنیا میں کسی نے نہ کی ہوگی۔

تب اللہ کا جلال جمال میں بدل جائے گا، اللہ کا قہر مہر میں بدل جائے گا،

اللہ کا غصہ پیارا اور محبت میں بدل جائے گا۔ تب اللہ اعلان فرمائیں گے۔

يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ تُسْمَعُ سَلْ تُعْطَى اِشْفَعُ تُشْفَعُ  
محبوب اب بس کر لے، محبوب سر اٹھا لے، محبوب اب آنسو پونچھ لے، محبوب اب تو  
کہتا جا میں سنتا جاتا ہوں، محبوب اب تو مانگتا جا میں عطا کرتا جاتا ہوں۔ محبوب اب تو  
سفارش کرتا میں سفارش کو قبول کرتا جاتا ہوں۔ محبوب اب تیرے مانگنے کی دیر ہے  
میری عطاء اور بخشش میں کوئی دیر نہیں ہے۔

تب پیارے نبی ﷺ کی سفارش کے صدقے جس کا عقیدہ درست ہوگا جو  
اللہ کی توحید کا پیارے نبی ﷺ کی ختم نبوت کا صحابہ کی عظمت کا اور اہلبیت سے محبت کا  
عقیدہ رکھنے والا ہوگا وہ جنت کا وارث اور مالک بن جائے گا۔

## میرے نبی ﷺ کے حج اور عمرے

حضور اکرمؐ نے ایک حج ۱۰ھ میں کیا کیونکہ حج کی فرضیت جمہور کے  
نزدیک ۶ھ میں ہوئی ۸ھ میں مکہ فتح ہوا ۹ھ میں حضور اکرمؐ نے صدیق اکبرؓ کو  
مسلمانوں کا امیر حج بنا کر بھیجا تا کہ حضرت ابو بکرؓ وہاں جا کر اعلان کر دیں کہ آئندہ سال  
کوئی مشرک اور کوئی ننگا آدمی حج نہ کر سکے گا اور آئندہ سال حضور کیلئے حج کے انتظامات  
کریں پھر حضور نے ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کیا اور ۱۱ھ میں آپ کی وفات ہو گئی۔

حضور اکرمؐ نے چار عمرے کیئے

(۱) عمرۃ الحدیبیہ ۶ھ میں

یہ عمرہ حکمی ہے حقیقی نہیں کیونکہ کفار مکہ نے آپ کو عمرہ کی ادائیگی سے روک دیا تھا لیکن کیونکہ آپ نے احرام بھی باندھا تھا اور حدیبیہ میں ہدی کی قربانی بھی کی تھی اس لیے اس کو بھی عمرہ شمار کیا جاتا ہے۔

(۲) عمرۃ القضاء ۷ھ

(۳) عمرۃ الجحرا نہ ۸ھ میں

(۴) وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ ادا کیا کیونکہ آپ کا حج حج قرآن تھا۔

## میرے نبی ﷺ کے غزوات و سرایا

حضرت اکرمؐ نے ستائیس غزوات میں شرکت کی اور ساٹھ سرایا روانہ کیلئے جس قتال و جہاد میں حضور اکرمؐ نے بنفس نفیس شرکت کی ہو اُس کو غزوہ کہتے ہیں۔ اور جس قتال و جہاد میں حضور اکرمؐ نے بنفس نفیس شرکت نہ کی ہو بلکہ کسی کو امیر بنا کر جماعت صحابہ کو روانہ کیا ہو اُس کو سرِیہ کہتے ہیں۔

## میرا نبی ﷺ اور غزوہ بدر

میرے نبی نے خیر و شر اسلام اور کفر کے پہلے معرکہ غزوہ بدر میں جنگ شروع ہونے سے پہلے اللہ سے دعا مانگی۔

اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ أَنْشُدْكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ

اے اللہ تو نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا ہے اُسے پورا فرما دے اے اللہ میں تجھ سے

تیرے عہد اور وعدے کی تکمیل کا سوال کر رہا ہوں۔ اور عین حالت جنگ میں دعا مانگی

اللَّهُمَّ إِنَّ تَهْلِكَ هَذِهِ الْعَصَابَةُ الْيَوْمَ لَا تُعْبَدُ

اللَّهُمَّ إِنَّ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدُ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا

اے اللہ۔ آج اگر یہ مٹھی بھر مسلمان ہلاک ہو گئے تو روئے زمین پر تیری عبادت کرنیوالا کوئی نہ بچے گا۔ پھر اللہ کی مدد آگئی مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا۔ ستر مشرکین مقتول ہوئے ستر قیدی بنے فتحِ مُبِین کے بعد آپ نے یہ جملے ارشاد فرمائے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحَدَّ اللَّهُ أَكْبَرَ تَمَامَ حَمْدِ اللَّهِ كَيْفَ هِيَ۔ جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا سارے گروہوں کو شکست دے ڈالی۔

### میرا نبی ﷺ اور غزوہ اُحد

غزوہ اُحد میں جب بظاہر مشرکین غالب ہو گئے تو ابوسفیان جبلِ اُحد پر نمودار ہوا اور اُس نے نعرہ لگایا اَعْلُ هُبْلُ هُبْلُ بَلَنْدُ هُوَ تُو حَضُورُ نِي صَحَابَةُ كُو كَهَا كِه اَسِي جَوَابِ دُو اللّٰهُ اَعْلَى وَ اَجَلَّ اللّٰهُ اَعْلَى اُو ر بَر تَرِي، ابوسفیان نے پھر نعرہ لگایا۔

لَنَا عِزِّي وَلَا عِزِّي لَكُمْ هَمَارِي لِيِي عِزِّي هِي اُو ر تَمِهَارِي لِيِي۔ عِزِّي نِهِي هِي تُو حَضُورُ نِي صَحَابَةُ كُو فَر مَآ يَا كِه اَسِي جَوَابِ دُو۔

اللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ اللّٰهُ هَمَارَا مَوْلَى هِي اُو ر تَمِهَارَا كُو مَوْلَى نِهِي هِي۔

پھر ابوسفیان نے کہا يَوْمٌ بِيَوْمٍ بَدْرٍ اُحْدَا دِنِ بَدْرِ كِي دِنِ كَا بَدَلِ هِي كِيُو نَكِه اُحْدِ مِي سَتْر صَحَابَةُ كَرَامٌ شَهِيْدُ هُوِي تَحِي اُو ر بَدْرِ مِي سَتْر مشرکين مقتول ہوئے تَحِي۔

اور ابوسفیان نے کہا وَالْحَرْبُ سِجَالٌ، جنگ ایک ڈول کی مانند ہے کبھی تم غالب کبھی ہم غالب، بدر میں تم غالب تو احد میں ہم غالب۔ تو حضرت عمرؓ نے جواب دیا ہمارے اور تمہارے مقتولین برابر نہیں ہیں کیونکہ ہمارے مقتولین جنت میں اور تمہارے مقتولین جہنم میں۔

### میرا نبی ﷺ اور غزوہ خندق

حدیث میں آتا ہے غزوہ خندق کے موقعہ پر صحابہ کرامؓ رجزیہ انداز میں

اشعار پڑھنے لگے۔

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا      عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

عَلَى الْمَوْتِ مَا بَقِينَا أَبَدًا      عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ مَا بَقِينَا أَبَدًا

محبوب آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ کٹ جائیں گے مرجائیں گے مگر آپ کا دامن نہیں چھوڑیں گے رحمت کا دریا بھی موج میں آگیا۔ حضورؐ نے بھی ارشاد فرمایا۔

اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ

فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

فَاكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

فَاصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

فَانصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

میرے مولادن رات کی محنت اور تربیت کر کے یہ جماعت لایا ہوں  
کام یہ کر رہے ہیں مدد تو عطا فرما۔

## میرا نبی ﷺ اور فتح مکہ

ماہ رمضان سن آٹھ ہجری کو۔ میرے نبی، فاتح عالم، ہادی عالم، رہبر عالم،  
بن کر مکہ میں داخل ہوتے ہیں، سواری، پر سوار ہیں۔ سر جھکا ہوا ہے۔ آنکھوں میں  
آنسو ہیں زباں پر، اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا، کا ترانہ ہے۔  
اچانک صحابہؓ نے نعرے لگائے۔

الْيَوْمَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ آج لڑائی کا دن ہے۔ آج بدلے کا دن ہے۔ آج قتل و  
غارت گری کا دن ہے۔ جنہوں نے ہم پر ظلم و ستم کیا آج ان پر قہر ٹوٹے گا۔ جنہوں  
نے ہمیں ہجرت پر مجبور کیا آج وہ گھر سے بے گھر ہونگے۔ جنہوں نے ہمیں ملک،  
وطن، قوم، اور خاندان سے دور کیا آج ان کیلئے بُرا دن ہوگا۔ رحمت والے نبیؐ نے سر  
اٹھایا اور یوں لے میرے یارو، جانثارو، حُب دارو، وفادارو، یہ کیسے نعرے لگا رہے ہو میرا دل  
دکھتا ہے آج صرف یہ نعرہ لگے گا۔ الْيَوْمَ يَوْمَ الْمَرْحَمَةِ آج پیار کا دن ہے

آج محبت کا دن ہے۔ آج صرف اپنوں کو نہیں غیروں کو بھی سینے سے لگانے کا دن ہے  
اور پھر میرے پیارے نبیؐ نے عام معافی کا اعلان کر دیا۔ اور کہا مَنْ دَخَلَ  
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَهُوَ آمِنٌ - مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ

مَنْ أَعْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ جو مسجد حرام میں داخل ہو۔ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو

جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے اور مسلمانوں کیساتھ لڑائی سے باز آ جائے۔  
میں محمدؐ اُس کے جان مال کیلئے امان کا اعلان کرتا ہوں۔

آپ نے فرمایا۔ اِذْهَبُوا اَنْتُمْ الطُّلَقَاءُ جَاؤْتُمْ سَبَّآزَادِ هَوْلَا تَشْرِيْبَ عَلَيْكُمُ  
الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ آج تم پر کوئی الزام اور گلہ نہیں  
ہے۔ آج اللہ اور اُس کے رسولؐ دونوں نے تمہیں معاف کر دیا۔ پیارے نبیؐ عرب  
کے سرداروں کو سینے سے بھی لگاتے گئے سو سواونٹ بھی دیتے گئے اور کلمہ پڑھا کے  
مسلمانوں کی صف میں بھی شامل فرماتے گئے۔

### میرا نبی ﷺ اور غزوہ حنین

حضرت براءؓ ابن عازب سے روایت ہے  
جنگ حنین میں مشرکین نے پہاڑ سے تیروں کا ایسا مینہ برسایا کہ بارہ ہزار مسلمانوں کا  
رخ موڑ دیا اور پسپائی پر مجبور کر دیا لیکن حضور اکرمؐ سفید خچر پر سوار تھے آپ نے دشمنوں کو  
لکارا اور اعلان کیا

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَلِّبِ

میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

اور پھر صحابہؓ پر وانوں کی طرح آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے اور کفر دم دبا کر میدان سے  
بھاگ گیا اور رب رحمن نے آپ کو فتح عظیم سے نواز دیا۔

### میرا نبی ﷺ اور حجۃ الوداع

میرے نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں ایک سو (۱۰۰) اونٹ اللہ کے راستے میں

قربان کئے۔ رحمت والے نبی ﷺ نے تریسٹھ (۶۳) اونٹ اپنے مبارک ہاتھوں سے ذبح کئے، سینتیس (۳۷) اونٹ حضرت علیؓ نے ذبح کئے۔ پہلے جانور ذبح کرنے کا حکم حضرت علیؓ کے لئے تھا اور جان ہر ایک کو پیاری ہوتی ہے اگر جان مجھے پیاری ہے اور آپ کو پیاری ہے تو جان جنگل کے جانور کو بھی پیاری ہے۔ جب جانوروں نے یہ منظر دیکھا کہ علیؓ ہے، فاتح خیبر ہے، غالب مرحب ہے، ہاتھ میں خنجر ہے ہماری جانوں کو خطرہ ہے تو کوئی جانور دائیں بھاگنے لگا کوئی بائیں بھاگنے لگا۔ میرے نبی ﷺ نے یہ منظر دیکھا تو کہا تَعَالَى يَا عَلِيَّ اے علی! ادھر آؤ۔ رحمت والے نبی ﷺ نے شان والے نبی ﷺ نے خنجر اپنے ہاتھ میں لیا تو كُلُّهُنَّ يَزُدْ لِفَنِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جانور بھاگ بھاگ کر نبی ﷺ کے سامنے کھڑے ہونے لگے۔ اور زبان حال سے کہنے لگے کہ محبوبم، دلبرم، رحمت عالم، آپ کے ہاتھوں ہماری گردن کٹ جائے اس سے بڑھ کر ہماری خوش نصیبی کیا ہوگی اور جب نبی ﷺ اپنے رحمت والے ہاتھوں سے جانور پر خنجر کا وار کرتے تو جانور زمین پر گر جاتا، گردن کٹ چکی ہے، خون بہہ رہا ہے، جان نکل رہی ہے۔ لیکن مرتے مرتے بھی نہ ہاتھ ہلائے نہ پاؤں ہلائے، کہیں جاتے جاتے نبوت کی شان میں گستاخی نہ ہو جائے۔ میرے نبی ﷺ کو نہ پہچانے تو آج کا انسان اور مسلمان نہ پہچانے، پہچاننے پر آئے تو میرے نبی ﷺ کو جانور بھی پہچانتے ہیں۔

## میرا نبی ﷺ اور اماں حلیمہ

حضور اکرمؐ کی خدمت میں ایک بڑھیا آئی حضور نے کھڑے ہو کر استقبال

کیا، کالی کملی بچھائی، اور بڑھیا کو بٹھایا، کسی نے پوچھا آنے والی بڑھیا کون ہے اور اُس کا یہ اعزاز و احترام کیوں ہے جواب ملا آنے والی بڑھیا حضورؐ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہؓ سعدیہ ہے۔ میرے نبیؐ، کالی کملی بچھا کے، رضاعی والدہ کو بٹھا کے امت کو یہ سبق دے رہے ہیں کہ اگر رضاعی والدہ کا یہ احترام ہے تو جانو حقیقی والدہ کا کیا مرتبہ اور مقام ہوگا۔

حلیمہ تیرے قربان جب تو نے میرے نبیؐ کو اپنی گود میں لیا تو قیامت تک کیلئے پروردگار نے تیرے نام کو زندہ و جاوید اور روشن کر دیا کتنی دایاں آئیں اور واپس پلٹ گئیں پیسے کے لالچ میں ایک یتیم کو گود میں نہ لیا پروردگار نے قیامت تک کیلئے اُن کے نام و نشان کو مٹا دیا لیکن تو نے ایک یتیم کو پہچان لیا اور اپنی گود کو اُس کا گھر بنا دیا۔

آج ہمیں تیرے نام کا پتہ ہے تیرے خاوند کے نام کا پتہ ہے۔ تیرے بیٹے اور بیٹی کے نام کا پتہ ہے تیرے قبیلے کی خبر ہے تیرے خاوند کا نام حارث ہے تیرے بیٹے کا نام عبداللہ ہے تیری بیٹی کا نام شیمہ ہے تیرا نام حلیمہ ہے تیرے قبیلے کا نام سعدیہ ہے۔

## میرا نبی ﷺ اور بہن شیمہ

غزوہ طائف میں ایک صحابی حاضر ہوئے اور کہا محبوب ہم نے تین سو افراد کو قیدی بنایا ہے، محبوب ان میں ایک عورت ہے وہ آتورہی ہے لیکن رورہی ہے، محبوب وہ آتورہی ہے لیکن اُس کی آنکھوں میں آنسو ہیں، محبوب وہ آتورہی ہے لیکن اُس کی زبان پر یہی صدا فریاد اور ندا ہے لوگو تمہیں خبر ہے میں کون ہوں میں تمہارے نبیؐ کی بہن ہوں۔ میرا نام شیمہ ہے۔ میرے نبیؐ جلدی سے کھڑے ہوئے کالی کملی کندھوں سے نیچے گر پڑی

باہر جا کر میرے نبیؐ نے کہا میرے، یارو، وفا دارو، جانثارو، میری بہن شیمما کو چھوڑ دو، شیمما جس کی سفارش کرے اُسے بھی چھوڑ دو۔

میرے نبیؐ اپنی بہن کو گھر لائے، کالی کملی بچھائی، بہن کو بٹھایا، اور کہا عائشہؓ آج بہترین کھانا اور مشروب تیار کرو آج محمدؐ کے گھر محمدؐ کی پیاری بہن آئی ہے پھر رحمت والے نبیؐ اپنی بہن کے قریب ہو گئے اور کہا شیمما تجھے یاد ہے تو کیسے مجھے گود میں اٹھاتی تھی، کیسے مجھے لُوری دیتی تھی۔ کیسے مجھے باغوں اور سبزہ زاروں کی سیر کراتی تھی۔ کہا۔ شیمما محمدؐ کو تیرے احسان آج بھی یاد ہیں۔ ایک مرتبہ سخت پتی ہوئی دوپہر میں شیمما نے حضورؐ کو اٹھایا اور باہر جانے لگی تو حلیمہؓ تڑپ اٹھی اور کہنے لگی میرے لاڈلے محمدؐ کو باہر نہ لے جاؤ دھوپ اسے تکلیف پہنچائے گی دیکھتی نہیں سورج آگ برسا رہا ہے۔

اور شیمما مسکرانے لگی اور کہا اماں پریشان نہ ہو جب میں تنہا باہر جاتی ہوں تو یہ سورج اور دھوپ مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں لیکن اماں جب تیرے اس لاڈلے محمدؐ کو لے جاتی ہوں تو سورج اور دھوپ ہمیں تکلیف نہیں پہنچاتے بلکہ بادل ہم پر سایہ کر لیتے ہیں۔

اور کہاں اماں تجھے ایک عجیب بات بتلاؤں۔

میں جب تنہا بھیڑ اور بکریاں چرانے جاتی ہوں تو کسی بھیڑ اور بکری کی نظر گھاس پر کسی کی نظر زمین پر، اور کسی کی نظر پتھر پر ہوتی ہے لیکن اماں جب میں تیرے لاڈلے محمدؐ کو لے جاتی ہوں تو یہ جانور چرتے تو نہیں تیرے محمدؐ کا دیدار کرتے ہتے ہیں۔

میرا نبی ﷺ اور بیوی عائشہؓ

بخاری شریف میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ کا

فرمان ہے فَضْلٌ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ عائشہ کو تمام عورتوں پر ایسے فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے میری وحی کا آدھا علم تمام صحابہؓ سے حاصل کرو اور میری وحی کا آدھا علم تنہا عائشہؓ صدیقہ سے حاصل کرو۔ باہر کی زندگی محفلِ مجلسِ جلوت اور سفر کی زندگی تمہیں میرے یار، میرے صحابہؓ بتلائیگی اور گھر کی زندگی تنہائی، تاریکی، چار دیواری، خلوت اور حضر کی زندگی تمہیں عائشہ صدیقہؓ بتلائیگی۔

### میرا نبی ﷺ اور بیٹی فاطمہؓ

حضور اکرم ﷺ کو اپنی اولاد میں حضرت فاطمہؓ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت اور پیار تھا اور حضرت فاطمہؓ شکل و صورت، قد و قامت، عادات و اطوار میں حضور اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ تھیں۔ حضور اکرم ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں بی بی فاطمہؓ کے گھر تشریف لے جاتے اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے بی بی فاطمہؓ کے گھر تشریف لے جاتے۔ حضور اکرم ﷺ جب حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے جاتے تو بیٹی کھڑے ہو کر اپنے باپ کا استقبال کرتی اور حضور اکرم ﷺ کو پیشانی پر بوسہ دیتی اپنی جگہ پر بٹھاتی اور جب بیٹی چل کر باپ کے گھر جاتی تو حضور اکرم ﷺ کھڑے ہو کر اپنی بیٹی کا استقبال کرتے، پیشانی پر بوسہ دیتے اور اپنی نور نظر، لختِ جگر، حضرت فاطمہؓ کو اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

### میرا نبی ﷺ اور نواسے حسنؓ و حسینؓ

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں

نے حضور اکرم ﷺ سے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے بارے میں سنا آپ نے ارشاد فرمایا هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا کہ حسنؓ و حسینؓ میرے دنیا کے دو پھول ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الْجَنَّةِ کہ حسنؓ و حسینؓ میرے جنت کے دو پھول ہیں اور ترمذی شریف میں حضرت انسؓ کی روایت میں ہے وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَشْمُهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ اور حضور اکرم ﷺ حسنؓ و حسینؓ کو سونگھتے بھی تھے اور چومتے بھی تھے اور اپنے سینے سے بھی لگاتے تھے۔

### میرا نبی ﷺ میرا ساماں

بخاری و مسلم میں حضرت سہلؓ بن سعد سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے، اِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، میں حوضِ کوثر پر تمہارا میرا ساماں اور منتظر ہوں گا۔ تم بھوکے اور پیاسے آؤ گے اور میں جام بھر بھر کے تمہیں پانی پلاؤں گا۔

### میرے نبی ﷺ کا حوض

حوضِ کوثر کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ۔  
 حَوْضِي مَسِيرَةٌ شَهْرٌ مِثْرًا حَوْضٌ اِتْنَا لِمَا هُوَ كَمَا اَدَى اِيكٍ مَاهٍ كِي مَسَافَتِ طَلْعِ كَرِي  
 زَوَايَاهُ سَوَاءٌ حَوْضٌ كِي كِنَارِ اِيكٍ مَاهٍ كِي مَسَافَتِ طَلْعِ كَرِي  
 كِي زَانَهُ كَعَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ حَوْضٌ كِي اِيكٍ مَاهٍ كِي مَسَافَتِ طَلْعِ كَرِي  
 هُوَ نَكِي مَاءُهُ اَبْيَضُ مِثْرًا حَوْضٌ كِي اِيكٍ مَاهٍ كِي مَسَافَتِ طَلْعِ كَرِي  
 اَحْلَى مِثْرًا حَوْضٌ كِي اِيكٍ مَاهٍ كِي مَسَافَتِ طَلْعِ كَرِي

أَطِيبَ مِنَ الْمِسْكِ حَوْضَ كَاطِنِي مَشْكَ سَ مِنْ زِيَادِهِ خَوْشِبُودَارِ هُوَ كَا

مَنْ مَرَّ عَلَى شَرِبَ جَوْ مَوْسِن حَوْضَ كَوْثَرٍ بِرَمِيرِ عَ پَاسِ آئِ غَاوَه پَانِي پِيئِ كَا  
وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا اُورِ جَسَّ حَوْضَ كَوْثَرِ سَ مِنْ اِيَكِ كَهُونُثِ پَانِي مَلَّ كِيَا اَسَّ قِيَا مَتِ  
كِ كِ پِچَاسِ هَزَارِ سَالِ كِ دِنِ مِيں بَهُوكِ پِيَا سِ نَهِيں لَكِ كِي۔ سِحَانِ اللّٰهِ دَعَا هَ كِ قِيَا مَتِ  
كِ دِنِ هَمِ كِنَا هَكَارِوُنِ كُو بَهِي پِيَا رَ عِ نَبِي ﷺ كِ كِ هَاتَهَوُنِ حَوْضَ كَوْثَرِ كِ جَامِ نَصِيْبِ هُو  
جَائِيں۔ آمِيں۔

### میرے نبی ﷺ پر آخری وحی

حَضُورِ اَكْرَمٍ پَرِ آخِرِي وَحِي نَا زَلِ هُو تِي جَبِ خَطْبِه حِجَّةِ الْوِدَاعِ سَ فَا رِغْ هُو چَكِ  
تَحَّ۔ سُوْرَةِ الْمَا نَدِه مِيں هَ۔ الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي  
وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِيْنًا اُجْ مِيں نَ تَهْمَا رَ لَئِ تَهْمَا رَا دِيْنِ مَكْمَلِ كَر دِيَا اُورِ تَمْ پَرِ  
اِپْنِي نِعْمَتِ پُوْرِي كَر دِي۔ اُورِ تَهْمَا رَ لَئِ اِسْلَامِ كُو بَحِيْثِيْتِ دِيْنِ كِ پَسَنْدِ كَر لِيَا۔

### میرے نبی ﷺ کی آخری وصیت

بِخَارِي شَرِيْفِ كِي رَوَا يْتِ مِيں هَ حَضُورِ اَكْرَمِ كِي آخِرِي وَصِيْتِ نَمَا زِ كِي حِفَا ظَتِ  
اُورِ كَمَزُورِوُنِ كِي رِعَا يْتِ كِ بَا رَ عَ مِيں تَحِّي۔

آپ نے ارشاد فرمایا۔ اَلصَّلٰوةُ الصَّلٰوةُ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

## میرے نبی ﷺ کے آخری الفاظ

بخاری شریف کی روایت میں ہے حضور اکرمؐ کے آخری الفاظ تھے۔

اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى اے اللہ۔ اے رفیقِ اعلیٰ

## میرے نبی ﷺ کی وفات

بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ صدیقہ کی روایت میں ہے کہ حضورؐ کی وفات،

میرے گھر میں، میری باری میں میرے سینہ پر اور میری گود میں ہوئی،

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں

تُوِّفِيَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي اور

ایک روایت میں ہے مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي

حضور اکرمؐ کی وفات ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بروز سوموار کو ہوئی۔

جب عمر مبارک ۶۳ سال تھی۔

یہاں تین سوال پیدا ہوئے جن کا جواب سوائے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کسی

کے پاس نہ تھا۔ (۱) حضور اکرمؐ کو غسل کیسے دیا جائے (۲) حضور اکرمؐ کی نماز

جنازہ کیسے پڑھی جائے (۳) حضور اکرمؐ کو کہاں دفن کیا جائے؟

ان تمام مشکلات کو حضرت صدیق اکبرؓ نے حل فرمایا اور بتایا کہ مجھے اس کے بارے

میں حضور اکرمؐ سے معلومات حاصل ہیں۔

اس کے بعد حضور اکرمؐ کو لباس اتارے بغیر غسل دیا گیا، نماز جنازہ بغیر جماعت

کے پڑھا گیا، حجرۃ عائشہؓ میں آپ کا جنازہ مبارک رکھا ہوا تھا۔ لوگ جاتے تھے اور فرداً فرداً نماز پڑھ کر واپس آجاتے تھے اور آپ ﷺ کو اسی جگہ حجرۃ عائشہؓ میں جہاں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تھی بغلی قبر کھود کر دفن کیا گیا۔

### میرے نبی ﷺ کی زیارت

بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي  
جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری سفارش لازمی ہوگی۔

بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے دوسری روایت ہے فرماتے ہیں

حضور ﷺ کا فرمان ہے۔ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ  
زَارَنِي فِي حَيَاتِي جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی  
یہ اس شخص کی مانند ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے تیسری روایت ہے فرماتے ہیں

حضور ﷺ کا فرمان ہے۔ مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي جس نے حج کیا  
اور میری زیارت نہیں کی اس نے میرے ساتھ وفا نہیں کی۔

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا مَنْ رَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَانِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ  
لَا يَتَمَثَّلُ بِي جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا  
کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔

اسی لیے میں کہتا ہوں

میر انبی

محمد۔ احمد۔ ماحی۔ حاشر۔ عاقب

ﷺ

میر انبی

دَاعِيَ إِلَى اللَّهِ - دَاعِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ - دَاعِيَ إِلَى الْجَنَّةِ

ﷺ

میر انبی

قرآن میں ”محمد“ انجیل میں ”احمد“ تورات میں اُحید“

زبور میں ”مُطَايَا“

ﷺ

میر انبی

خَيْرٌ لِّأَهْلِهِ - خَيْرٌ لِّمَنْ خَلَقَ - خَيْرٌ لِّلْمَرْيَةِ - خَيْرٌ لِّلْأَنْعَامِ - خَيْرٌ لِّلْبَشَرِ

خَيْرٌ لِّلنَّاسِ - خَيْرٌ لِّلْعَالَمِينَ

ﷺ

## میرابی

أَنْفَعُ النَّاسِ - أَعْرَبُ النَّاسِ - أَرْحُ النَّاسِ - أَنْشَمُ النَّاسِ  
 أَرْحَمُ النَّاسِ - أَحْلَمُ النَّاسِ - أَحْلَى النَّاسِ - أَشْجَعُ النَّاسِ  
 أَكْرَمُ النَّاسِ - أَصْدَقُ النَّاسِ - أَبْوَدُ النَّاسِ - أَقْرَأُ النَّاسِ  
 أَرْفَعُ النَّاسِ - أَفْصَحُ النَّاسِ - أَفْضَلُ النَّاسِ - أَكْمَلُ النَّاسِ  
 أَجْمَلُ النَّاسِ - أَعْدَلُ النَّاسِ - أَعْظَمُ النَّاسِ - أَطْهَرُ النَّاسِ  
 أَقْرَبُ النَّاسِ - أَشْرَفُ النَّاسِ - أَطِيبُ النَّاسِ - أَحْسَنُ النَّاسِ  
 أَزْهَدُ النَّاسِ - أَتْقَى النَّاسِ - أَبْرُّ النَّاسِ - أَحَبُّ النَّاسِ  
 أَعْلَمُ النَّاسِ - أَفْقَهُ النَّاسِ



## میرابی

صاحب الحوض - صاحب البرده  
 صاحب اللوا - صاحب مقام محمود



## میرابی

ارفع الدرجات - اكمل البركات - افضل المخلوقات



میرا نبی

شمس الضحیٰ - بدرالدینی - خیر الواری - نور الہدیٰ - صدر العلیٰ

ﷺ

میرا نبی

نبی الانبیاء - افضل الانبیاء - خطیب الانبیاء - قائد الانبیاء

امام الانبیاء - خاتم الانبیاء

ﷺ

میرا نبی

نبی التوبہ - نبی الرحمۃ - نبی الملاحمۃ

ﷺ

میرا نبی

مجتبیٰ - مرتضیٰ - مصطفیٰ

ﷺ

میرا نبی

امام الحرمین - امام القبلتین

ﷺ

میرا نبی

راحت العاشقین - مرادالمشتاقین - شفیع المذنبین

محبوب رب العلمین

ﷺ

میرا نبی

اول المسلمین - رحمۃ للعالمین - خاتم النبیین

ﷺ

میرا نبی

جمیل الشیم - شفیع الامم - راعی غنم - منبع جود و کرم

ﷺ

میرا نبی

مظہر رحمت مخزن شفقت منبع برکت

ﷺ

میرا نبی

حسین - دلنشین - نازنین - ماہِ جبین

ﷺ

میر انبی

انسانوں کا نبی۔ جنوں کا نبی۔ فرشتوں کا نبی۔ نبیوں کا نبی

ﷺ

میر انبی

فاتح عالم۔ ہادی۔ عالم۔ رہبر عالم

ﷺ

میر انبی

حبیب اللہ۔ رسول اللہ۔ خلیل اللہ

ﷺ

میر انبی

سید ابرار۔ احمد مختار۔ مدنی تاجدار

ﷺ

میر انبی

فخرِ دو عالم۔ مرکزِ دو عالم۔ سرورِ دو عالم۔ رہبرِ دو عالم۔ روحِ دو عالم۔ جانِ دو عالم

ﷺ

میر انبی

مبداء کائنات - منشائے کائنات - سرتاج کائنات - اصل کائنات - مخزن کائنات  
باعث تخلیق کائنات

ﷺ

میر انبی

مقصد حیات - منبع فیوضات - فخر موجودات - خلاصہ موجودات

ﷺ

میر انبی

صاحب التاج - صاحب المعراج - صاحب الازواج

ﷺ

میر اللہ رب العلمین  
میر اقرآن ذکر للعلمین - میر اکعبہ ہدی للعلمین  
میر انبی رحمۃ للعلمین

ﷺ

میر انبی

راکب حمار - راکب فرس - راکب بغل - راکب جمل - راکب براق

ﷺ

میرابی

بشیر- نذیر- سران منیر

ﷺ

میرابی

متبوع- مطلوب- محبوب

ﷺ

میرابی

معلم- مدرس- مبلغ

ﷺ

میرابی

حَزَنِ خُلُقِ عَظِيمٍ - مَعْدَنِ لُطْفِ عَمِيمٍ - مَهْبِطِ وَحْيِ قَدِيمٍ

ﷺ

میرابی

كَثِيرُ الْأَسْمَاءِ - كَثِيرُ الْحَيَاءِ - كَثِيرُ الْبُكَاءِ - كَثِيرُ الْفَقْرِ

كَثِيرُ الصَّمْتِ - كَثِيرُ الْعَرَقِ

ﷺ

## میرا نبی

خواجہء دوسراء۔ بحر جود و سخاء۔ ابر لطف و عطاء۔ شمع غار حراء۔ نمونہء صدق و صفاء  
پیکر تسلیم و رضاء۔ وجہ تخلیق ارض و سماء۔



## میرا نبی

فخر کون و مکاں۔ محبوب رب دو جہاں۔ قاسم علم و عرفان۔ وجہ تخلیق کون و مکاں



## میرا نبی

ساقی کوثر۔ شافع محشر۔ نافع اسود و احمر۔ رافع ارذل و اصغر



## میرا نبی

صادق و صدوق۔ شاہد و مشہود



## میرا نبی

اشرف و اکمل۔ احسن و اجمل۔ اطیب و اطہر۔ منزل و مدثر۔ طہ و یس



میرا نبی

حسینوں میں احسن۔ جمیلوں میں اجمل۔ کاملوں میں اکمل۔ شریفوں میں اشرف  
رسولوں میں افضل

ﷺ

میرا نبی

پیغمبر دینِ فطرت۔ شاہکار کمالِ قدرت

ﷺ

میرا نبی

مولائے کل۔ دانائے سبل۔ ختمِ رسل

ﷺ

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

میرا پیغمبر  
صلی اللہ علیہ وسلم

از انادات

شیخ الحدیث حضرت درخوآستی کے جانشین

شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت  
حضرت مولانا  
محمّد اللہ درخوآستی  
مدظلہ علوم درخوآستی  
امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ مشیخہ درخوآستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
گرین ٹاؤن ضلع چیم بارخان  
پوسٹ بکس نمبر 5  
Web: www.shakedarkhwastl.org Mob: 0300-0939448

## میرا پیغمبر ﷺ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ  
وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَ

مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ  
وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا

شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسِنْدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ  
أَرْسَلَهُ اللَّهُ إِلَى كَأَفَّةِ النَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ  
وَسِرَاجًا مُنِيرًا. أَمَا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ  
وَإِلِلَّهِ غُفُورٌ رَحِيمٌ (آل عمران)

عَنْ أَنَسٍ <sup>ؓ</sup> قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَأَيُّومٍ مِنْ أَحَدِكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَاَلِدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ  
أَجْمَعِينَ (بخاری و مسلم)

صَدَقَ اللَّهُ وَصَدَقَ وَسُؤْلُهُ النَّبِيُّ الْأَمِينُ الْكَرِيمُ

## تمہید

میرے عزیز دوستو بزرگو، نوجوان ساتھیو، اور میری آواز سننے والی معززہ موقرہ دینی ماؤ بہنو بیٹیو، آج کے بیان میں تین سوتیرہ اشعار کا انتخاب لاجواب پیش کیا جا رہا ہے جن میں بلا تميز، رنگ، نسل، قوم، مذہب، اور وطن، کے جن شعراء کرام نے میرے پیارے نبی ﷺ کو، نذرانہ عقیدت، پیش کیا ہے۔ اُن کا، ہدیہ عقیدت، نقل کیا جا رہا ہے۔ تین سوتیرہ کے عدد کو اسلام اور کفر کے پہلے معرکہ غزوہ بدر میں شرکت کرنے والے تین سوتیرہ اصحاب رسول ﷺ کی تعداد سے مناسبت ہے!

دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت مجھے شرح صدر کے ساتھ بیان کرنے کی اور آپ کو پوری توجہ کے ساتھ سننے کی اور پھر ہم سب کو ان باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمادیں۔ آمین۔

## میرا پیغمبر ﷺ

روضہ رسالت مآب ﷺ کے مواجہہ شریفہ کی جالیوں پر کندہ

### نعتیہ اشعار

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي الْقَاعِ أَعْظَمُهُ  
 فَطَابَ مِنْ طَيِّبِينَ الْقَاعِ وَالْأَكْمِ  
 نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُهُ  
 فِيهِ الْعَفَافُ وَالْجُودُ وَالْكَرَمُ

### ترجمہ

- اے بہتر ان سب سے جن کے اجسادِ شریفہ خاک میں مدفون ہیں۔
- اور ان کی خوشبو سے جنگل اور پہاڑ مہک گئے ہیں۔
- میری جان اس پاک قبر پر فدا جس میں آپ سکونت فرما ہیں۔
- اس قبر شریف میں پرہیزگاری ہے اور جو داور کرم ہے۔

## حضرت حسان بن ثابت کے اشعار

وَ أَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي

اے اللہ کے محبوب! میری آنکھ نے آج تک

تجھ سے زیادہ حسین نہ دیکھا ہے، (نہ دیکھے گی)

وَ أَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءَ

اور کسی عورت نے تجھ سے زیادہ جمیل بچہ پیدا نہیں کیا

خُلِقْتَ مُبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ

تجھے ہر عیب سے پاک اور مبرا پیدا کیا گیا ہے

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

گویا آپ کو خود آپ کی منشاء کے مطابق پیدا کیا گیا ہے

هَجَوْتُ مُحَمَّدًا بَرًّا رءُوفًا

اے رسول خدا کے دشمن! تو نے برائی کی ہے

محمد ﷺ کی، جو سرتا پاکرم اور نوازش ہیں

رَسُولَ اللَّهِ شَيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

جو اللہ کا رسول ہے، اور جس کی عادت پاک ہی وفا کرنے کی ہے

رَجَوْتُكَ يَا بَنَ امْنَةَ لَا نِيَّ

اے آمنہ کے لال، میں نے تیری تمنا کی ہے  
 مُحِبٌّ وَالْمُحِبُّ لَهُ الرَّجَاءُ  
 میں محبت کرنے والا ہوں اور ہر محبت  
 کرنے والے کی ایک تمنا ہوتی ہے

### حضرت حسان بن ثابتؓ کے اشعار

الصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِهِ  
 وَاللَّيْلُ دَجَى مِنْ وَفْرَتِهِ  
 سحر طاری ہوئی ہے آپ کے ماتھے کی طلعت سے  
 یہ رونق رات نے پائی ہے زلفوں کی عنایت سے  
 فَاقِ الرَّسُلَ فَضْلًا وَغَلَا  
 أَهْدَى السُّبُلَا لِدَا لَاتِهِ  
 بزرگی میں وہ سبقت لے گئے سارے رسولوں پر  
 کہ رستے دین کے روشن ہوئے ان کی ہدایت سے  
 كَنْزُ الْكَرَمِ مَوْلَى النِّعَمِ  
 هَادِي الْأُمَّمِ لِشَرِّ يِعْتِهِ  
 خزانے بخششوں کے رحمتوں کے ملک ہیں ان کی  
 ہدایت یاب ساری امتیں ہیں ان کی شریعت سے

اَزَكَى النَّسَبِ اَعْلَى الْحَسَبِ  
 كُلُّ الْعَرَبِ فِي خِدْمَتِهِ  
 نسب ان کا، حسب ان کا بہت ارفع، بہت اعلیٰ  
 شرف پایا ہے سارے عالموں نے ان کی خدمت سے  
 سَعَتِ الشَّجَرِ نَطَقَ الْحَجَرُ  
 شَقُّ الْقَمَرِ بِاِشَارَتِهِ  
 شجر خدمت میں آئے، پتھروں نے بات کی ان سے  
 قمر شق ہو گیا۔ ان کی انگشت شہادت سے  
 جِبْرِيلُ اَتَى لَيْلَةَ اَسْرَى  
 وَالرَّبُّ دَعَى لِحَضْرَتِهِ  
 شب معراج ان کے پاس جبریل امین آئے  
 بلا یارب نے ان کو عرش پر اپنی عنایت سے  
 نَالَ الشَّرَفَا وَاللَّهُ عَفَا  
 عَنْ مَا سَلَفَا مِنْ اُمَّتِهِ  
 انہی کے واسطے سے سب شرف پائے ہیں لوگوں نے  
 گناہ سب دور فرمائے ہیں رب نے ان کی امت کے  
 فَمُحَمَّدٌ نَا هُو سَيِّدُنَا  
 وَالْعِزُّ لَنَا لِاِجَابَتِهِ

ہمارے سید و مولا محمد ﷺ ہیں  
 کہ عزت ہے ہمارے واسطے ان کی اطاعت سے  
 وَقَالَ الْحَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ  
 فَإِنَّ أَبِيَّ وَالِدَهُ وَعِرْضِيَّ  
 لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وَقَاءِ  
 میری، میرے باپ اور میرے دادا کی عزت  
 محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت کی خاطر تمہارے سامنے ڈھال بنی رہے گی۔

### بنات مدینہ کے اشعار

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ نَيْبَاتِ الْوَدَاعِ  
 وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَى لِلَّهِ دَاعِ  
 أَيُّهَا الْمَبْعُوثُ فِينَا جِئْتَ بِالْأَمْرِ الْمَطَاعِ  
 وہ دیکھو نئیات الوداع سے چودھویں کا چاند طلوع ہوا۔  
 ہم پر احسانِ عظیم کا شکر لازم ہے جب تک اللہ کے داعی  
 یعنی رسول اللہ ﷺ کے بندوں کو اس کی طرف بلا تے رہیں گے  
 اے وہ مقدس ذات جو رسول بنا کر ہم میں بھیجی گئی ہے،  
 آپ کے احکام کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔

أَشْرَفَى الْبَدْرُ فِينَا وَ اخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُورُ

مِثْلَ حُسْنِكَ مَا رَأَيْنَا قَطُّ يَا وَجْهَ السُّرُورِ

ہمارے درمیان چودھویں کا چاند نمودار ہوا ہے۔

اس کی روشنی سے تمام چاندوں کی روشنیاں ماند پڑ گئی ہیں۔

آپ جیسا حسن والا ہم نے کبھی اور کہیں نہیں دیکھا۔

آپ کا جمال جہاں آراء دیکھ کر دل و نظر کو سرور حاصل ہوتا ہے

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَارِ

يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٍ مِنْ جَارِ

ہم ہیں لڑکیاں نجار کے اعلیٰ گھرانہ کی

ہے خوشی محمد ﷺ کے تشریف لانے کی

کیا ہی اچھا ہوا کہ محمد ﷺ ہمارے پڑوسی ہوئے

## حضرت فاطمہؓ کے اشعار

مَاذَا عَلِيٌّ مِنْ شَمِّ تَرْبَةِ أَحْمَدِ

أَنْ لَا يَشُمَّ مَدَّ زَمَانٍ غَوَالِيَا

جس نے حضورؐ کی قبر مبارک کی مٹی کو سونگھ لیا

تو اگر وہ عمر بھر کسی مدہوش کرنے والی چیز کو نہ سونگھے تو اسے کوئی فرق نہیں پڑتا

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبٌ لَوْ أَنَّهَا

صُبَّتْ عَلَيَّ الْآيَامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

مجھ پر حضورؐ کی وفات سے ایسی مصیبتیں نازل ہوئیں

اگر وہ دنوں پر نازل ہوتیں تو دن راتوں میں تبدیل ہو جاتے

حضورؐ کی وفات پر حضرت فاطمہؓ نے فرطِ غم میں یہ اشعار کہے۔

يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ

يَا أَبَتَاهُ مِنْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ مَا وَاهُ

يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نُنْعَاهُ

اے ابا جان۔ جنہوں نے پروردگار کی پکار پر لبیک کہا

اے ابا جان۔ جن کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے

اے ابا جان۔ ہم جبریل کو آپ کی وفات کی خبر دیتے ہیں

## حضرت ابوسفیانؓ بن حارث کے اشعار

نَبِيٌّ كَانَ يَجْلُ الشَّقُّ عَنَا

لِمَا يُوحَىٰ إِلَيْهِ وَمَا يَقُولُ

نبی اُس شان کے تھے کہ دل سے شک کو ختم کر دیتے تھے

کبھی وحی کے ذریعہ اور کبھی اپنی گفتگو کے ذریعے

يَهْدِينَا فَلَا نَخْشَى ضَلَالًا عَلَيْنَا

وَالرَّسُولُ لَنَا دَلِيلٌ

ہماری رہنمائی فرماتے تھے اور ہمیں کبھی بھٹک جانے کا ڈر نہ ہوتا تھا

کیونکہ رسول اللہ ہمارے رہنما تھے

الْفَاطِمَةُ إِنْ جَزَعَتْ فَذَكَ عُلْتُ

وَإِنْ لَمْ تَجْزِعِي فَذَكَ سَبِيلُ

اے فاطمہ اگر تو روئے گی تو ہم تجھے معذور سمجھیں گے

اور اگر تو صبر کرے گی تو بہتر ہے کیونکہ یہی بہتر طریق ہے

فَقَبْرُ أَبِيكَ سَيِّدُ كُلِّ قَبْرِ

وَفِيهِ سَيِّدُ النَّاسِ رَسُولُ

تیرے باب کی قبر ہر ایک قبر کی سردار ہے

اور اس قبر میں نوع انسانی کے سردار اللہ کے رسول آرام فرما ہیں

## ابوطالب کے اشعار

آپ کے چچا ابوطالب کہتے ہیں

وَدَعَوْتُنِي وَعَلِمْتُ أَنَّكَ صَادِقٌ

وَلَقَدْ صَدَقْتَ وَكُنْتُ قَبْلُ أَمِينًا

اور آپ نے مجھے اسلام کی طرف بلایا

اور مجھے یقین ہے کہ آپ سچے ہیں

اور آپ نے سچ کہا اور آپ پہلے سے امانت دار ہیں

وَعَرَفْتُ دِينَكَ لَا مُحَالَآ أَنَّهُ

مِنْ خَيْرِ أَدْيَانِ الْبَرِيَّةِ دِينًا

اور میں نے آپ کے دین کو پہچان لیا کہ یقیناً

یہی دین تمام ادیان عالم سے بہترین دین ہے

لَوْلَا الْمَلَأَمَةُ أَوْ حَذَارُ مَسْبِيَّةٍ

لَوْ جَدْتُنِي سَمَحًا بِذَاكَ مُبِينًا

اگر قوم کی ملامت اور گالی کا خوف نہ ہوتا

تو میں فراخ دلی سے دین اسلام کو قبول کر لیتا

اور اسی ابوطالب سے آپ کی مدح میں ایک شعر ایسا بھی نکلا جو کئی قصیدوں پر بھاری ہے

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ

ثَمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلرَّامِلِ

وہ خوبصورت ہیں اُن کے چہرے سے بارش کا فیضان طلب کیا جاتا ہے

یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کی حفاظت گاہ ہیں

## شیخ سعدی کے اشعار

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ

كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ

حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

ہوئے کمال سے اپنے وہ فائز رفعت

چھٹی جمال سے ان کے تمام ظلمتِ شب

خصائل ان کے سبھی خوب اور پسندیدہ

دروذ بھیجیں نبی ﷺ پر اور ان کی آل پہ سب

یک جان چہ کند سعدی مسکین کہ صد جان

سعدیم فدائے سگِ دربان محمدؐ

## امام شرف الدین بو صیریؒ کے اشعار

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا  
 مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْفَلَّيْنِ  
 هُوَ الْحَيِّبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ  
 يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِي مِنَ الْوُدْبِهِ  
 فَاقِ النَّبِيْنَ فِي خَلْقِي وَفِي خُلُقِي  
 وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمَسٌ  
 مُنَزَّةٌ عَنْ شَرِيْكَ فِي مَحَاسِنِهِ  
 فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهُ بَشَرٌ  
 ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعَنْ عُمَرَ  
 يَا رَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْكَ مَغْفِرَةً  
 عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
 وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ  
 لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ  
 سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْاَمَمِ  
 وَلَمْ يُدْأِئُوْهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ  
 غَرَفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ اللَّيْمِ  
 فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ  
 وَاِنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمْ  
 وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكُرَمِ  
 وَحُسْنَ خَائِمَةٍ يَا وَا سِعَ الْكُرَمِ

يَا رَبِّ يَا لِمُصْطَفَى بَلِّغْ مَقَا صِدْنَا

وَاعْفِرْ لَنَا مَا مَضَى يَا بَارِي النَّسَمِ

نسیم! جانبِ بطحا گذر گن  
ز احوالم محمد ﷺ را خبر گن

توئی سلطان عالم یا محمد ﷺ  
ز روئے لطف سوئے من نظر کن

بہ بر این جانِ مشتاقم بہ آنجا  
فدائے روضہ خیرالبشر ﷺ کن

مشرف گرچہ شد جامی ز لطفش  
خدایا این کرم بار دگر گن

## حضرت درخواستی کے اشعار

قَصِيدَةٌ فِي مَدْحِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حافظ الحدیث والقرآن

حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نور اللہ مرقدہ نے تقریباً ۱۳۸۲ھ میں فریضہ حج ادا فرمانے کے بعد مکہ المکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف دربار نبوی میں حاضری اور روضہ انور کے روح پرور مناظر کی زیارت کے لئے سفر کا آغاز فرمایا، اور دوران سفر فرط محبت میں اظہار عقیدت و محبت کے طور پر عشق نبوی ﷺ سے سرشار حسب ذیل قصیدہ تحریر فرمایا۔

وَجْهَهُ مُنَوَّرٌ كَالْبَدْرِ فِي الدُّجَى

آپ ﷺ کا رخ انور انیاروشن ہے جیسے رات کے اندھیروں میں چودھویں رات کا چاند

وَنَحْدَهُ مُنَوَّرٌ كَالشَّمْسِ فِي الضُّحَى

اور آپ ﷺ کے رخسار مبارک ایسے منور ہیں جیسے دوپہر کے وقت سورج

قَوْلُهُ حَقٌّ لِلنَّاسِ لِأَزْمِ الْإِقْتِدَاءِ

حضور ﷺ کا فرمان حق، ہر انسان کو اس کی اقتداء واجب ہے

وَفِعْلُهُ بُرْهَانٌ لِلنَّاسِ لِلْإِهْتِدَاءِ

اور آپ ﷺ کا فعل لوگوں کے واسطے نری حجت ہے ہدایت حاصل کرنے کے لئے

مُنْكَرٌ حَدِيثُهُ مُنْكَرُ الْقُرْآنِ بِلَا امْتِرَاءٍ

بے شک و شبہ آپ ﷺ کی حدیث کا منکر قرآن کریم کا منکر ہے

جَا حِدْفِعِلِهِ مَحْرُومٌ عَنِ الصِّدْقِ وَالصَّفَا

آپ ﷺ کی سنت سے انکار کرنے والا صدق و صفا سے محروم ہے

هُوَ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ فِي يَوْمِ الْجَزَاءِ

تیا مت کے دن آپ ﷺ شفاعت کریں گے اور آپ ﷺ کی شفاعت قبول کی جائے گی

هُوَ صَاحِبُ عَدْلِ وَمَعْنِدِ جُودٍ وَسَخَا

آپ ﷺ صاحب عدل ہیں، اور جود و سخا کی کان ہیں،

هُوَ خَطِيبٌ وَقَرِيبٌ صَاحِبُ لِيَاءِ

آپ ﷺ وعظ فرمانے والے ہیں اور آپ ﷺ مومنین کے محبت کے ساتھ قریب ہیں آپ ﷺ لواءِ حمد کے مالک ہیں

هُوَ مَخْزَنُ عُلُومٍ وَمَنْبَعُ فَيُوضٍ وَعَطَا

آپ ﷺ علوم کا خزانہ ہیں اور فیض و عطا کا منبع ہیں

هُوَ رَوْفٌ وَرَحِيمٌ جَمِيلُ الْحَيَاءِ

آپ ﷺ بڑے مہربان اور بڑے رحم کرنے والے، نہایت شرم والے ہیں۔

هُوَ هَادٍ وَدَاعٍ إِلَى الرَّبِّ دَائِمًا

آپ ﷺ ہمیشہ رب تعالیٰ کی طرف بلانے والے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملانے والے ہیں

مَسْجِدُهُ أَفْضَلُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ

آپ ﷺ کی مسجد تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مسجدوں سے افضل ہے

وَقَبْرُهُ أَفْضَلُ قُبُورِ الْأَتْقِيَاءِ

آپ ﷺ کا مزار مبارک تمام مقبولان خداوندی کے قبور سے برتر و بہتر ہے

مَا إِنَّ لَهُ نَظِيرًا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ

آپ ﷺ کی نظیر آسمان و زمین میں کوئی نہیں ہے

وَمَا إِنَّ لَهُ شَرِيكَ فِي الْعِلْمِ وَالتَّقَى

اور نہ ہی علم اور تقویٰ میں آپ ﷺ کا کوئی برابر ہے

هُوَ رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ

آپ ﷺ تمام عالم کے لئے رحمت ہیں اور خاتم النبیین ہیں

هُوَ شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ وَأَفْضَلُ الْأَنْبِيَاءِ

آپ ﷺ گناہگاروں کے لئے شفیع ہیں اور تمام اتقیاء سے افضل ہیں

دِينُهُ أَفْضَلُ وَذِكْرُهُ أَرْفَعُ فِي السَّمَاءِ

آپ ﷺ کا دین سب دینوں سے افضل ہے اور آپ کا ذکر آسمانوں میں ہر ذکر سے عالی ہے

عِلْمُهُ أَكْثَرُ وَشَانُهُ أَعْلَى فِي الْهُدَى

آپ ﷺ کا علم بہت ہے اور آپ ﷺ کی شان ہدایت بہت بلند ہے

هُوَ حَيٌّ فِي قَبْرِهِ كَحَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ

آپ ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں

وَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ

اور زمین پر حرام ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے جسدوں کو کھائے

حَيَاتُهُمْ أَعْلَى وَأَكْمَلُ مِنَ الشُّهَدَاءِ

انبیاء علیہم السلام کی حیات شہداء کی حیات سے اعلیٰ و اکمل ہے

وَشَانُهُمْ أَرْفَعُ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ

اور انبیاء علیہم السلام کی شان آسمان اور زمین میں نہایت اونچی ہے

## قَصِيدَةٌ ثَانِيَةٌ

فِي فِرَاقِ النَّبِيِّ الْمُجْتَبَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حافظ الحدیث والقرآن

حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواسی نور اللہ مرقدہ نے تقریباً ۱۳۶۲ھ میں مدینہ منورہ میں قیام کی مدت ختم ہونے پر مکین گنبد خضراء علیہ التَّجْبِيَةُ وَالسَّلَامُ أَلْفَ أَلْفٍ مَرَّةً بَعْدَ كُلِّ ذَرَّةٍ بِرَأْسِ الْوَدَاعِ صَلَوَاتُ وَسَلَامِ بِشِيشِ كَرْنِي كِي بَعْدِنِي الْبَدِيهِي غَمِ فِرَاقِ مِيں ڈوبَا هُوَا قَصِيدَه هَذَا مَرْتَبَا فِرَمَايَا۔

قَلْبِي مَحْزُونٌ بِهَجْرِ الْمُصْطَفَى

میرادل حضور ﷺ کی جدائی کی وجہ سے مغموم ہے

صَدْرِي مَجْرُوحٌ بِفِرَاقِ الْمُجْتَبَى

میرا سینہ حضور ﷺ کے فراق کی وجہ سے زخمی ہے

أَتَفَكَّرُهُ لَيْلًا وَنَهَارًا دَائِمًا

ہمیشہ و شب و روز میں حضور اکرم ﷺ کے فکر میں رہتا ہوں

وَلَا يُفَارِقُ قَلْبِي فِكْرُ الْمُرْتَضَى

اور میرے دل سے آقائے نامدار ﷺ کا فکر کبھی بھی جدا نہیں ہوتا

أَذْكُرُ حَدِيثَهُ فِي الْمَجَامِعِ سَرْمَدًا

حضور اکرم ﷺ کے ارشادات کا ذکر ہمیشہ ہر جمع میں کرتا ہوں

وَلَا أَتْرِكُ حَدِيثَهُ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا

حضور اکرم ﷺ کی حدیث کو کبھی قیام و قعود میں بھی ترک نہیں کرتا

هُوَ أَشْرَفُ الرُّسُلِ وَأَكْرَمُ الْأَنْبِيَاءِ

وہ تمام رسولوں سے زیادہ بزرگ اور تمام انبیاء سے زیادہ معزز ہیں

هُوَ خَاتِمُ الرُّسُلِ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ

وہ زمین و آسمان میں تمام رسولوں کے ختم کرنے والے ہیں

هُوَ أَشْجَعُ النَّاسِ وَأَفْضَلُ الْأَنْبِيَاءِ

وہ تمام لوگوں سے زیادہ شجاع اور تمام انبیاء سے افضل ہیں

وَهُوَ أَحْلَمُ النَّاسِ وَمَعْدَنُ الصِّدْقِ وَالصِّفَاءِ

اور وہ تمام لوگوں سے زیادہ حلیم اور منبع صدق و صفا ہیں

جُودُهُ أَعْلَى وَفَيْضُهُ أَوْلَى

حضور اکرم ﷺ کی سخاوت سب سے اعلیٰ اور آپ ﷺ کا فیض سب سے اولیٰ ہے

دِينُهُ اَذْكٰى وَوَجْهُهُ اَبْهٰى

آپ ﷺ کا دین پاکیزہ اور آپ ﷺ کا چہرہ بہت زیادہ چمکنے والا ہے

مِثْلُهُ لَا يُوجَدُ فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ

اور آپ ﷺ کی مثال زمین و آسمان میں نہیں پائی جاتی

وَ نَظِيْرُهُ لَا يُخْلَقُ سَرْمَدًا اَبَدًا

اور آپ ﷺ کی نظیر کبھی بھی پیدا نہیں کی جائے گی

هُوَ عَبْدٌ فِي الْعِبَادَةِ دَرْمُفْرَدًا

حضور ﷺ عبد ہیں اور عبودیت میں موتی مفرد ہیں

هُوَ بَشَرٌ فِي الْبَشَرِيَّةِ بَلَغَ الْعُلٰى

حضور ﷺ انسان ہیں اور بشریت میں بلند مراتب کو پہنچنے والے ہیں

اِلٰهًا وَاَحَدًا لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا

ہمارا معبود یگانہ ہے کہ جس کا کوئی شریک نہیں ہے

وَ نَبِيْنًا مُحَمَّدًا لَا نَظِيْرَ لَهٗ فِي الْعِلْمِ وَالتَّقٰى

ہمارے حضور اکرم ﷺ محمد رسول اللہ ہیں جن کی نظیر علم اور پرہیزگاری میں آئی ہی نہیں

## حضرت امیر خسروؒ کے اشعار

نمی دانم چه منزل بود شب جائے که من بودم  
به هر سو قص بسکل بود شب جائے که من بودم

پری پیکر نگار سر و قدے لاله ز خسارے  
سراپا آفت دل بود شب جائے که من بودم

رقیبیاں گوش بر آواز، اودر ناز و من ترساں  
سخن گفتن چه مشکل بود شب جائے که من بودم

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو  
محمد ﷺ شمع محفل بود شب جائے که من بودم

## احسان دانش کے اشعار

افضل ہے مسلوں میں رسالت حضور ﷺ کی  
 اکمل ہے انبیاء میں نبوت حضور ﷺ کی  
 پہچان لیں گے آپ وہ اپنوں کو حشر میں  
 غافل نہیں ہے چشم عنایت حضور ﷺ کی  
 آنکھیں نہ ہوں تو خاک نظر آئے آفتاب  
 صدیق جانتے ہیں صداقت حضور ﷺ کی  
 کھولے ہیں مشکلات جہاں نے کئی محاذ  
 کام آئی ہر قدم پہ حمایت حضور ﷺ کی  
 میری نظر میں مرشدِ کامل ہے وہ بشر  
 تفویض کر سکے جو محبت حضور ﷺ کی  
 آنکھوں کو اپنی چومتا رکھ رکھ کے آئینہ  
 ہوتی اگر نصیب زیارت حضور ﷺ کی  
 دانش میں خوفِ مرگ سے مطلق ہوں بے نیاز  
 میں جانتا ہوں موت ہے سنت حضور کی

## مولانا احمد رضا خان بریلی کے اشعار

لَمْ يَأْتِ نَظِيرُكَ فِي نَظَرٍ مِثْلَ تَوْنِهِ شَدِيدًا جَانًا!  
 جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا  
 الْبَحْرُ عَلَا وَ الْمَوْجُ طَفَى مِنْ بَعْضِ كَسْ وَ طُوفَانٍ هُوَ شَرُّ بَا  
 منجھ ہار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا  
 أَنَا فِي عَطَشٍ وَ سَخَاكَ أَمَّ اے گیسوئے پاک اے ابرکرم  
 برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا  
 الْقَلْبُ شَحِ وَ الْهَمُّ شَجُونٌ دَلْ زَارِ چناں جاں زیر چنوں  
 پت اپنی بیت میں کا سے کہوں مرا کون ہے تیرے سوا جانا  
 الرُّوحُ فِدَاكَ فَزِدْ حَرَقًا يَكُ شَعْلَةً دَگَرِ بَرَزَنَ عَشَقَا  
 موراتن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا  
 بس خامہ خام نوائے رضانہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا  
 ارشادِ احبا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

## احمد ندیم قاسمی کے اشعار

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا  
 اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا  
 لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا  
 میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایا تیرا  
 ایک بار اور بھی طیبہ سے فلسطین میں آ  
 راستہ دیکھتی ہے مسجدِ اقصیٰ تیرا  
 اب بھی ظلمات فروشوں کو گلہ ہے تجھ سے  
 رات باقی تھی کہ سورج نکل آیا تیرا  
 مشرق و مغرب میں بکھرے ہوئے گلزاروں کو  
 نکھتیں بانٹتا ہے آج بھی صحرا تیرا  
 پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم  
 مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

## مولانا الطاف حسین حالی کے اشعار

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا  
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا  
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

مس خام کو جس نے کُندن بنایا  
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا

عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا  
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا  
ادھر سے ادھر پھر گیا رُخ ہوا کا

اے خاصہ خاصا رُسلِ وقت دعا ہے  
 امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے  
 جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے  
 پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے  
 وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں  
 اب اس کی مجالس میں نہ بتی، نہ دیا ہے  
 جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے  
 اس دین میں خود تفرقہ اب آ کے پڑا ہے  
 جس دین نے دل آ کے تھے غیروں کے ملائے  
 اُس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جدا ہے  
 ہے دین ترا اب بھی وہی چشمہ صافی  
 دیں داروں میں پر آب ہے باقی، نہ صفا ہے  
 جس قوم میں اور دین میں ہو علم نہ دولت  
 اس قوم کی اور دین کی پانی پہ پنا ہے

## امیر مینائیؒ کے اشعار

یا خدا جسم میں جب تک کہ مرے جان رہے  
تجھ پہ صدقے ترے محبوب پہ قربان رہے  
شامیانہ پر جبریل کا ہو ثربت پر  
کشتہ عشق محمد ﷺ کی یہ پہچان رہے  
دین و دنیا میں جو پایا وہ وہیں سے پایا  
ہم تو جس گھر میں رہے آپ کے مہمان رہے  
ما عرفنا سے تو مقصود تھا یہ حضرت کا  
بے خبر اپنی حقیقت سے نہ انسان رہے  
نا امیدی سے پہچانا مرے دل کو یا رب  
وصل ممکن نہیں تو وصل کا ارمان رہے  
کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ امیر  
نزع کے وقت سلامت مرا ایمان رہے

خلق کے سرور، شافعِ محشر، صلی اللہ علیہ وسلم  
 مُرسلِ داوَر، خاصِ پیغمبر، صلی اللہ علیہ وسلم  
 نورِ مجسم، نیرِ اعظم، سرورِ عالم، مونسِ آدم  
 نوح کے ہمدم، خضر کے رہبر، صلی اللہ علیہ وسلم  
 بحرِ سخاوت، کانِ مروّت، آیۂ رحمت، شافعِ اُمت  
 مالکِ جنت، قاسمِ کوثر، صلی اللہ علیہ وسلم  
 دولتِ دنیا خاکِ برابر، ہاتھ کے خالی دل کے تو نگر  
 مالکِ کشور، تختِ نہ افسر، صلی اللہ علیہ وسلم  
 چشمہٴ جاری، خاصۂ باری، گردِ سواری، بادِ بہاری  
 آئینہٴ داری، فخرِ سکندر، صلی اللہ علیہ وسلم  
 مہر سے مملو ریشہ ریشہ، نعتِ امیر اپنا ہے پیشہ  
 وردِ ہمیشہ، دن بھر، شب بھر، صلی اللہ علیہ وسلم

## سید امین گیلانی کے اشعار

رخ پر نور پہ کچھ اور بھی انوار آئے  
 لے کے قرآن جو حرا سے مری سرکار آئے  
 سارے نبیوں میں نہ کیوں دھج ہو نرالی ان کی  
 باندھ کر ختم نبوت کی وہ دستار آئے  
 اہل دنیا کبھی دیکھا کوئی ان جیسا طبیب  
 سب شفایاب ہوئے جتنے بھی بیمار آئے  
 گفتگو میٹھی حیا آنکھوں میں روشن چہرہ  
 جو بھی اک بار ملے تجھ سے وہ دل ہار آئے  
 حشر میں نکلیں گے وہ جب لے کے شفاعت کا علم  
 سب پکار اٹھیں گے، مخلوق کے غم خوار آئے  
 میں تو کہتا ہوں ابو بکر کی معراج تھی وہ  
 دوش پر لے کے انہیں جب وہ سرغار آئے  
 اے امین ان کا کرم ہے کہ دل ان کا ہی رہا  
 ورنہ دل لینے کو کتنے ہی خریدار آئے

## حسن نثار کے اشعار

تیرے ہوتے جنم لیا ہوتا  
 کوئی مجھ سا نہ دوسرا ہوتا  
 سانس لیتا تو اور میں جی اٹھتا  
 کاش مکے کی میں فضا ہوتا  
 ہجرتوں میں پڑاؤ ہوتا میں  
 اور تو کچھ دیر کو رکا ہوتا  
 بیچ طائف بوقت سنگ زنی  
 تیرے لب پر سچی دعا ہوتا  
 تیرے حجرے کے آس پاس کہیں  
 میں کوئی کچا راستہ ہوتا  
 کسی غزوه میں زخمی ہو کر میں  
 تیرے قدموں پہ جا گرا ہوتا  
 میں کوئی جنگجو عرب ہوتا  
 اور ترے سامنے جھکا ہوتا  
 مجھ پہ پڑتی جو تیری چشمِ کرم

آدمی کیا میں معجزہ ہوتا  
 پانی ہوتا اداس چشموں کا  
 تیرے قدموں پہ بہہ گیا ہوتا  
 خاک ہوتا میں تیری گلیوں کی  
 اور تیرے پاؤں چومتا ہوتا  
 ٹکڑا ہوتا میں ایک بادل کا  
 اور ترے ساتھ گھومتا ہوتا  
 آسماں ہوتا عہدِ نبوی ﷺ کا  
 تجھ کو حیرت سے دیکھتا ہوتا  
 بچہ ہوتا غریب بیوہ کا  
 سر تری گود میں چھپا ہوتا  
 رستہ ہوتا ترے گزرنے کا  
 اور ترا رستہ دیکھتا ہوتا  
 مجھ کو خالق بناتا غارِ حسن  
 اور مرا نام بھی حرا ہوتا

## رئیس امر وہی کے اشعار

کس کا جمالِ ناز ہے جلوہ نما یہ سُو بہ سُو  
گوشہ بہ گوشہ در بہ در، قریہ بہ قریہ، کُو بہ کُو

اشک فشاں ہے کس لیے دیدہ منتظر مرا  
دجلہ بہ دجلہ، یَم بہ یَم، چشمہ بہ چشمہ، سُو بہ سُو

میری نگاہ شوق میں حسن ازل ہے بے حجاب  
غنچہ بہ غنچہ، گُل بہ گُل، لالہ بہ لالہ، سُو بہ سُو

جلوہ عارض نبی ﷺ، رشک جمال یوسفی  
سینہ بہ سینہ، سر بہ سر، چہرہ بہ چہرہ، سُو بہ سُو

زلف دراز مصطفیٰ، گیسوئے لیل حق نما  
طرہ بہ طرہ، خُم بہ خُم، حلقہ بہ حلقہ، سُو بہ سُو

یہ میرا اضطراب شوق، رشک جنون قیس ہے  
جذبہ بہ جذبہ، دل بہ دل شیوہ بہ شیوہ، خو بہ خو

تیرا تصور جمال، میرا شریک حال ہے  
نالہ بہ نالہ غم بہ غم، نعرہ بہ نعرہ ہو بہ ہو

بزم جہاں میں آج بھی یاد ہے ہر طرف تیری  
قصہ بہ قصہ، لب بہ لب، خطبہ بہ خطبہ رو بہ رو

کاش ہو ان کا سامنا عین حریم ناز میں  
چہرہ بہ چہرہ رُخ بہ رُخ، دیدہ بہ دیدہ، دُوبہ دُوبہ

عالم شوق میں رئیس، کس کی مجھے تلاش ہے  
خطہ بہ خطہ رہ بہ رہ، جادہ بہ جادہ سو بہ سو

## سچل سرمستؔ کے اشعار

میری آنکھوں نے اے دلبرِ عجب اسرار دیکھا تھا  
میانِ ابراس خورشید کا انوار دیکھا تھا

جلایا طورِ سینا کو تھا جس نورِ تجلی نے  
ترے کوچے میں اس انوار کا اظہار دیکھا تھا

مرا تو کام تھا اس ہادیؐ اور بہرؐ کی صورت سے  
اسی صورت کا میں نے ہر جگہ دیدار دیکھا تھا

برابر ہیں بہر جا جس طرح سورج کی یہ کرنیں  
بہر منظر اسی انداز سے انظار دیکھا تھا

کنارہ تھا نہ جس کا، تو سچل اس بحر میں آیا  
نگوں سراں میں ہر اک طالب دیدار دیکھا تھا

## طراب احمد صدیقی کے اشعار

مسجد نبوی ﷺ یہ تو بتا کچھ سماں وہ کیسا پیارا ہوگا  
صحن میں آقا ﷺ بیٹھے ہوں گے گرو صاحبؑ کا حلقہ ہوگا

دو جگ کے مختار کی باتیں، دین و دانش کی سوغاتیں  
اس محفل میں ان پھولوں سے ہر کوئی دامن بھرتا ہوگا

بزم نبوت میں صدیقؑ بھی فاروقؑ و عثمانؑ و علیؑ بھی  
چاروں یا رستارے ہوں گے، بیچ میں چاند چمکتا ہوگا

ان جلووں کے دن بھی تیری یاد کا حصہ ہوں گے جن میں  
حسنؑ و حسینؑ کا بچپن نانا کی گودی میں کھیلا ہوگا

ارض مدینہ! بانگِ بلالؑ سے تیری فضا جب گونجتی ہوگی  
اس کے سرور و سوز کی زد میں ہر کوئی بہہ بہہ جاتا ہوگا  
امتِ مرسل میں ہوں طراب اور اس رشتے پر نازاں ہوں  
اس کی قسمت کا کیا کہنا جو محفل میں بیٹھا ہوگا

## مولانا ظفر علی خان کے اشعار

وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں  
اک روز چمکنے والی تھی سب دُنیا کے درباروں میں

گر ارض و سما کی محفل میں ”لولاک لما“ کا شور نہ ہو  
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں، یہ نور نہ ہو سیاروں میں

جو فلسفیوں سے گھل نہ سکا جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا  
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکان فلسفہ سے  
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآن کے تیسوں پاروں میں

## علامہ ماہر القادریؒ کے اشعار

رسولِ محبتی کہئے، محمد ﷺ مصطفیٰ کہئے  
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہئے

شریعت کا ہے یہ اصرار خاتم الانبیاء کہئے  
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوبِ خدا کہئے

جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے  
جب ان کا نام آئے مرجب اصلِ علی کہئے

مری سرکار کے نقشِ قدم شمعِ ہدایت ہیں  
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستا کہئے

محمد ﷺ کی نبوت دائرہ ہے نورِ وحدت کا  
اسی کو ابتدا کہئے اسی کو انتہا کہئے

غبارِ راہِ طیبہ سرمہ چشمِ بصیرت ہے  
یہی وہ خاک ہے جس خاک کو خاکِ شفا کہئے  
مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رکتے  
مری آنکھوں کو ماہرِ چشمہ آبِ بقا کہئے

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی  
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے  
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

سلام اس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں  
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا  
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

سلام اس پر جو امت کے لئے راتوں کو روتا تھا  
سلام اس پر جو فرشِ خاک پر جاڑوں میں سوتا تھا

سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی  
سلام اس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی

سلام اس ذات پر جس کے پریشاں حال دیوانے  
سنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ وحیدؓ کے افسانے

درود اس پر کہ جس کا نام تسکین دل و جاں ہے  
درود اس پر کہ جس کے خلق کی تفسیر قرآن ہے

درود اس پر کہ جس کی بزم میں قسمت نہیں سوتی  
درود اس پر کہ جس کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی

درود اس پر کہ جو تھا صدر محفل پاکبازوں میں  
درود اس پر کہ جس کا نام لیتے ہیں نمازوں میں  
درود اس پر جو ماہر کی امیدوں کا بلجہ ہے  
درود اس پر جس کا دونوں عالم میں سہارا ہے

## علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کے اشعار

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے  
دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اُجالا کر دے

ہو نہ یہ پھول، تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو  
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو

یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خم بھی نہ ہو  
بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے  
نبضِ ہستی پیشِ آمادہ اسی نام سے ہے

دشت میں دامنِ کہسار میں میدان میں ہے  
بحر میں موج کی آغوش میں طوفان میں ہے

چچین کے شہر، مراکش کے بیابان میں ہے  
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے

چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے  
رفعتِ شانِ رفیعنا لک ذکرک دیکھے

لوح بھی تو قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب  
گنبد آگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالم آب و خاک میں، تیرے ظہور سے فروغ  
ذره ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب

شوکتِ سنج و سلیم، تیرے جلال کی نمود  
فقرِ جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام  
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجد بھی حجاب

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پائے گئے  
عقلِ غیاب جستجو، عشقِ حضور و اضطراب

”فرصت کھمکش مدہ، اس دل بے قرار را“  
یک دو شکن زیادہ گن گیسوئے تابدار را

در دل مسلم مقام مصطفیٰؐ است  
 آبروئے ما ز نامِ مصطفیٰؐ است  
 طور موج از غبارِ خانہ اش  
 کعبہ را بیتِ الحرمِ کاشانہ اش  
 ہستی مسلم تجلی گاہِ او  
 طور ہا بالذکرِ راہِ او  
 خاکِ یثرب از دو عالم خوشتر است  
 اے خنک شہرے کہ آنجا دلبرِ است  
 نسخہٴ کونینِ رادیاچہ اوست  
 جملہ عالمِ بندگان و خواجہ اوست  
 ترجمہ:

رسول اکرمؐ کا مقام مسلمانوں کے دل میں ہے  
 اور ہماری عزت و آبرو نامِ مصطفیٰؐ سے ہے  
 طور ان کے غبارِ خانہ کی ایک موج ہے  
 اور ان کا حجرہ کعبہ کے لئے بھی بیتِ الحرم ہے  
 مسلمانوں کی ہستی انہی کی تجلی گاہ ہے  
 اور انؐ کی گزرِ راہ سے کئی طور پیدا ہوتے ہیں  
 خاکِ مدینہ دونوں جہانوں سے بہتر ہے

مبارک ہے وہ شہر، جہاں ہمارے دلبر ہیں  
 کتابِ ہر دو عالم کا دیباچہ رسولِ اکرم ہیں  
 تمام دنیا کے لوگ غلام اور وہ سب کے آقا ہیں  
 تو غنی از ہر دو عالم من فقیر  
 روزِ محشر عذرہائے من پذیر  
 گر حسابم را تو بنی ناگزیر  
 از نگاہِ مصطفیٰؐ پنہاں بگیر

اے پروردگار۔ تو غنی ہے اور میں فقیر روزِ محشر میرے عذر قبول کر لینا۔  
 اگر میرا حساب لینا ضروری ہو تو۔ مجھے حضورؐ کی نگاہوں کے سامنے رسوا نہ کرنا

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفیٰؐ سے مجھے  
 کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں  
 عشق کی ایک جست نے کر دیا قصہ تمام  
 اس زمین و آسماں کو بے کراں سمجھا تھا میں

وہ دنائے سبل، ختمِ الرسل، مولائے بکل جس نے  
 غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادی سینا  
 نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر  
 وہی قرآن وہی فرقاں وہی یسین وہی طہ!

## مولانا قاسم نانوتویؒ کے اشعار

الہی کس سے بیاں ہو سکے ثناء اُس کی  
کہ جس پہ ایسا تری ذات خاص کا ہو پیار

جو تو اُس سے نہ بناتا تو سارے عالم کو  
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زہار

تو فخر کون و مکاں، زبدۂ زمین و زماں  
امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرار

تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی  
تو نور شمس ہے گر اور نبی ہیں شمس نہار

حیات جان ہے تو، ہیں اگر وہ جان جہاں  
تو نور دیدہ ہے گر ہیں وہ نور دیدہ بیدار  
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں  
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ  
کہ ہو سگان مدینہ میں میرا شمار

جیوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں  
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مرغ و مار

جو یہ نصیب نہ ہو، اور کہاں نصیب مرے  
کہ میں ہوں اور سگان حرم کی تیرے قطار

اڑا کے باد مری مشت خاک کو پس مرگ  
کرے حضور ﷺ کے روضے کے آس پاس شمار

ولے یہ رتبہ کہاں مشتِ خاکِ قاسم کا  
کہ جائے کوچہ اطہر میں تیرے بن کے غبار

## نجم کے اشعار

جب جلوہ تھا ان کا جلوہ نما، انوار کا عالم کیا ہوگا  
ہر کوئی فدا ہے دن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا

جس وقت تھے خدمت میں ان کی ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ  
اس وقت رسول اکرم ﷺ کے دربار کا عالم کیا ہوگا

چاہیں تو اشاروں سے اپنی کا یا ہی پلٹ دیں دُنیا کی  
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالم کیا ہوگا

جب شمع رسالت روشن ہو، کیونکر نہ جلے پروانہ دل  
جب رشک مسیحا آ جائیں، بیمار کا عالم کیا ہوگا

اللہ غنی سبحان اللہ! کیا خوب ہے روضے کا نقشہ  
محرابِ حرم کا، جالی کا، مینار کا عالم کیا ہوگا  
کہتے ہیں عرب کے ذروں پر انوار کی بارش ہوتی ہے  
اے نجم نہ جانے طیبہ کے گلزار کا عالم کیا ہوگا

## سید نفیس الحسینیؑ کے اشعار

اے رسولِ امین خاتم المرسلین! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں  
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقین، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے برابری و ہاشمی خوش لقب، اے تو عالی نسب، اے تو والا حسب  
دو دامانِ قریشی کے درمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے  
سازل کے حسیں، اے سب کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی  
سید الاولیاء، سید الآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکھ رواں کل جہاں میں ہوا، اس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہوا  
کیا عرب، کیا عجم، سب ہیں زیرِ نگیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں  
تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی  
تیرے انفاس میں خلد کی یا سمیں تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

سدرۃ المنتہیٰ رہگزر میں تری، قاب قوسین گرسفر میں تری  
تُو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضوترے سرمدی تاج کی، زلف تاباں حسین رات معراج کی  
”لیلة القدر“ تیری منور جبیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفیٰ! مجتبیٰ، تیری مدح و ثنا، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں  
دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے، کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے! وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں  
تو بہ تو بہ، نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروں کی شانِ جلی ہے بھلی، ہیں یہ صدیق فاروق عثمان علیؓ  
شاہد عدل ہیں یہ ترے جانشین، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیسِ انفسِ دو جہاں، سرورِ دلبراں، دلبر عاشقاں  
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

الہی محبوبِ کل جہاں کو دل و جگر کا سلام پہنچے  
نفسِ نفس کا درود پہنچے، نظرِ نظر کا سلام پہنچے

بساطِ عالم کی وسعتوں سے، جہانِ بالا کی رفعتوں سے  
ملکِ ملک کا درود اترے، بشرِ بشر کا سلام پہنچے

زبانِ فطرت ہے اس پہ ناطق، بارگاہِ نبی صادق  
شجرِ شجر کا درود جائے حجرِ حجر کا سلام پہنچے

رسولِ رحمت کا بارِ احسانِ تمام خلقت کے دوش پر ہے  
تو ایسے محسن کو بستی بستی، نگرِ نگر کا سلام پہنچے

مرا قلم بھی ہے اُن کا صدقہ، مرے ہنر پر ہے ان کا سایہ  
حضورِ خواجہ، مرے قلم کا مرے ہنر کا سلام پہنچے

یہ التجا ہے کہ روزِ محشر، گناہگاروں پہ بھی نظر ہو  
شفیعِ امت کو ہم غریبوں کی چشمِ تر کا سلام پہنچے

نفس کی بس دعا یہی ہے، فقیر کی اب صدا یہی ہے

سواِ طیبہ میں رہنے والوں کو عمر بھر کا سلام پہنچے

## ہری چند اختر کے اشعار

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا  
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اُس کے نام پر  
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

شوکتِ مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم  
منہدم کس نے الہی قصرِ کسریٰ کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا ڈیرِ یتیم  
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

آدمیت کا غرض سا ماں مہیا کر دیا  
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا  
رخِ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ  
نہ ہماری بزمِ خیال میں نہ دوکانِ آئینہ ساز میں

## حضرت سلطان باہو کے اشعار

الف اللہ چنے دی بوٹی مرشد من میرے وِج لائی ہو  
 نفی اثبات دا پانی ملیا ہر رگے ہر جائی ہو  
 اندر بوٹی مشک مچا یا جان مہلن تے آئی ہو  
 جیوے مرشد کامل باہو جیس ایہہ بوٹی لائی ہو

بسم اللہ، اسم اللہ دا ایہہ بھی کہناں بھارا ہو  
 نال شفاعت سرور ﷺ عالم چٹھسی عالم سارا ہو  
 حدوں بے حد درود نبی نے حیدر ایڈہ پارا ہو  
 میں قربان تنہاں توں باہو جہاں ملیا نبی سو ہارا ہو

بغداد شہر دی کیہہ اے نشانی اچیاں لسیاں چیراں ہو  
 تن من میرا پرزے پرزے جیوں درزی دیاں لیراں ہو  
 ایہناں لیراں دی کفنی پا کے رلساں سنگ فقیروں ہو  
 بغداد شہر دے ٹکڑے منگساں باہو کرساں میراں میراں ہو

نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں  
 محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں  
 وہ جن و بشر میں، وہ حور و ملک میں  
 وہ روح رواں ہیں زمین و فلک میں  
 وہ ذروں، تاروں کی نوری چمک میں  
 حسینوں کے چہروں کی تاب و جھلک میں  
 نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں  
 محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

کلی میں، گلی میں، نبی و ولی میں  
 صدیق و عمرؓ عثمانؓ علیؓ میں  
 وہ ظاہر و باطن، خفی و جلی میں  
 اٹھاراں اکاسی لکھے ہر تلی میں  
 نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں  
 محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

سفر میں حضر میں، وہ بیم و خطر میں  
 شجر میں حجر میں، قلب و نظر میں  
 وہ جینے میں مرنے میں، وہ ساتھی قبر میں  
 بجز اس کے کون ہوگا ساقی حشر میں  
 نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں  
 محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکان میں

نمازوں میں اذانوں میں ہر اک امر میں  
 پیشوں میں، جزموں میں، زیر و زبر میں  
 وہ بیٹھا محمد ﷺ جو ہے ہر ثمر میں  
 وہ چمکتا دمکتا شمس و قمر میں  
 نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں  
 محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکان میں

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰؐ سے مجھے  
 کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں  
 عشق کی ایک جست نے کر دیا قصہ تمام  
 اس زمین و آسماں کو بے کراں سمجھا تھا میں  
 وہ دانائے سُبُل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے  
 غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادی سینا  
 نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر  
 وہی قرآن وہی فرقاں وہی یسین وہی طحہ

## حضرت پیر مہر علی شاہؒ گولڑوی کے اشعار

اُج سِکِ مِتراں دی ودھیری اے  
کیوں دِلڑی اداس گھنیری اے

لُوں لُوں وچ شوق چنگیری اے  
اج نیناں نے لایاں کیوں جھڑیاں

مکھ چند بدر شعثانی اے  
متھے چمکے لاٹ نورانی اے

کالی زلف تے اکھ مستانی اے  
مخمور اکھیں ہُن مد بھریاں

اس صورت لُوں میں جان آکھاں  
جاناں کہ جانِ جہان آکھاں

سچ آکھاں تے رُب دی شان آکھاں  
جس شان توں شاناں سب بنیاں

ایہا صورت شالا پیش نظر  
 رہے وقت نزع تے روزِ حشر  
 وچ قبر تے پل تھیں جد ہوسی گزر  
 سب کھوٹیاں تھیں تھیں تہ کھریاں  
 لاہو مکھ تھیں حطط بردِ یمن  
 من بھانوری جھلک دکھاؤ سخن  
 اوہا مٹھیاں گالھیں آلاؤ مٹھن  
 جو حمرا وادی سن کریاں  
 ایہناں سکدیاں تے گرلانڈیاں تے  
 لکھ واری صدقے جانڈیاں تے  
 ایہناں بردیاں مفت وکانڈیاں تے  
 شالا وت وی آون اوہ گھڑیاں  
 سبحان اللہ ما اجملك، ما احسنك، ما اكملك  
 کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء گستاخ اکھیں کتھے جاڑیاں

## متفرق اشعار

محمد ﷺ کا جہاں پر آستان ہے  
زمین کا اتنا ٹکڑا آسمان ہے

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب  
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

وَمِنْ مَّذْهَبِي حُبُّ النَّبِيِّ وَكَلَامِهِ  
وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعَشِقُونَ مَذَاهِبٌ

ماہرچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم  
إِلَّا حَدِيثَ يَارَ كَه تَكَرَّرَ مِي كُنَيْمِ

در فیض محمدیٰ وا ہے آئے جس کا جی چاہے  
نہ آئے آتش دوزخ میں جائے جس کا جی چاہے  
مریضانِ گناہ کو دو خبر فیضِ پیغمبر کی  
بلا قیمت دوا ملتی ہے آئے جس کا جی چاہے

خدا مدح آفرین مصطفیٰؐ بس  
محمدؐ حامد حمدِ خدا بس

اک نام مصطفیٰؐ ہے جو بڑھ کر گھٹا نہیں  
ورنہ ہر اک عروج میں پنہاں زوال ہے

تھکی ہے فکرِ رسا اور مدح باقی ہے  
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے  
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے  
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے

دفتر تمام گشت بہ پایاں رسید عمر  
تاہم چناں دراول وصفِ تو ماندہ ایم  
کتابوں کے دفتر ختم ہو گئے اور عمریں اختتام کو پہنچ گئیں لیکن ہم ابھی تک آپؐ کے پہلے  
ہی وصف کی گہرائی اور گیرائی تک نہیں پہنچ سکے۔

رُوحِي الْفِدَاءِ لِمَنْ اخْلَاقُهُ شَهَدَتْ  
بِأَنَّهُ خَيْرُ مَوْلُودٍ مِّنَ الْبَشَرِ

میری جان حضور پر فدا ہو جن کے اخلاق شاہد ہیں کہ آپ تمام انسانیت میں سب سے افضل ترین ہیں۔

سید و سرور محمدؐ نورِ جاں  
بہتر و مہتر شفیعِ مذہباں

در فشانی نے تیری قطروں کو دریا کر دیا  
دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا

اللہ اللہ نام حبیبِ خدا  
کتنا شیریں اور کس قدر ہے جاں فزا  
پھول سے کھل گئے اور لب سے لب مل گئے  
جب زباں پر محمدؐ کا نام آ گیا  
اقبال کس کے عشق کا فیض عام ہے  
رُومی فنا ہوا حبشی کو دوام ہے

زندگی کچھ بھی نہیں تیری محبت کے بغیر  
اور محبت بے روح ہے تیری اطاعت کے بغیر

میری بینائی اور میرے ذہن سے محو ہوتا نہیں  
میں نے رُوئے محمدؐ کو سوچا بہت اور چاہا بہت  
میرے ہاتھوں اور میرے ہونٹوں سے خوشبوئیں جاتی نہیں  
میں نے اسمِ محمدؐ کو لکھا بہت اور چوما بہت

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم  
کہ آں ذات پاک مرتبہ دان محمدؐ است  
ادب گاہست زیر آسمان از عرش نازک تر  
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

آفاقہا گر دیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام  
بسیارِ خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگرے

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخوآستی رحمۃ اللہ علیہ  
 شیخ الحدیث والمفسرین حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخوآستی رحمۃ اللہ علیہ  
 شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخوآستی مدظلہ  
 کی ۱۵۰ سالہ دینی- تعلیمی- تدریسی- تبلیغی- فقہی- تصنیفی- سیاسی- اصلاحی- اخلاقی  
 اور اشاعت قرآن وحدیث پر مشتمل خدمات کو منظر عام پر لانے کا امین

## مکتبہ شیخ درخوآستی

شیخ الاسلام والمسلمین - امام الحدیث والمفسرین - حافظ القرآن والحدیث  
 حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخوآستی نوز اللہ قوہ

بانی

شیخ الحدیث والمفسرین - امام العلماء والصلحاء - شیخ الحدیث والتفسیر  
 شیخ طریقت حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخوآستی نوز اللہ قوہ

مدیر

شیخ الحدیث حضرت درخوآستی کے جانشین  
 شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام  
 پیر طریقت حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخوآستی مدظلہ علوم درخوآستی  
 امین وناشر

مکتبہ شہداء درخوآستی جامعہ عبداللہ بن مسعود کربن ناؤن علی جمہان  
 Web: www.shalkedarkhwastl.org Mob: 0300-0939448

منجانب

# زیریں کتب مکتبہ شیخ درخوآستی

بے مثال، لازوال اور شاہکار تصنیفات

## ازادات

شیخ الاسلام حضرت شیخ ابی بکر علی ورمحانی جانشین  
شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحی شیخ الحدیث والتفسیر

شیخ الحدیث حضرت شیخ ابی بکر علی ورمحانی جانشین  
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

شیخ طریقت حضرت مولانا  
شفیق الرحمن صاحب درخوآستی نور اللہ مرقدا  
بانی۔ جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
بانی۔ مکتبہ شیخ درخوآستی خان پور

پیر طریقت حضرت مولانا  
حماد اللہ صاحب درخوآستی مظلمہ علوم درخوآستی امین وناشر  
مدیر۔ جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مدیر۔ مکتبہ شیخ درخوآستی خان پور

تشریحات درخوآستی  
علی صحیح البخاری

تفسیر درخوآستی

مضامین القرآن  
للدرخوآستی

تقریر  
جلالین شریف

انتخاب درخوآستی  
(نظم و نثر)

تقریر  
بدء الوحی

مکتبہ شہینہ درخوآستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور مرکز  
مکتبہ شہینہ درخوآستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور پست بکس نمبر 5  
Web: www.shalkedarkhwastl.org Mob: 0300-0939448



مطبوعات  
**مکتبہ شیخ درخواتی**  
 مرکزی جامعہ عربیہ اسلامیہ مدرسہ دارالعلوم دیوبند  
 مدرسہ دارالعلوم دیوبند

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی  
 شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی  
 شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی  
 شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی  
 شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی  
 شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی

خطبات درخواتی (سیرت امی غلط)	خطبات درخواتی جلال (توحید غلط)	مقدمۃ الحدیث للدخوات	مقدمۃ القرآن للدخوات
فیضان درخواتی	محاسن درخواتی	دوس درخواتی	فیوض درخواتی جزرات درخواتی
حج و عمرہ محبت کا سفر	قربانی فضائل کے مسائل	ماہ رمضان المبارک فضائل کے مسائل	چہل حدیث
میرا نبی ﷺ	ماہ رمضان فضائل کے مسائل	ماہ رمضان المبارک فضائل کے مسائل	ماہ رمضان

☆ خطبات درخواتی میں وقت اور موقع محل کی مناسبت سے پورے سال کی گردش میں مطلوب تمام اہم اور ضروری عنوانات پر بیانات موجود ہیں۔

☆ خطبات درخواتی کی چار جلدوں میں عام خطبات کی چالیس جلدوں سے زیادہ علمی و روحانی مولا موجود ہے۔

☆ خطبات درخواتی میں موجود علم و دانش کا یہ خزانہ آپ کو کہیں بھی یکجا نہ مل سکے گا۔

☆ خطبات درخواتی عالم اسلام کے اہل علم اور اہل ذوق حضرات میں بے نظیر و بے مثال مقبولیت و محبوبیت حاصل کر چکی ہے۔

☆ خطبات درخواتی میں قرآن مجید کے الفاظ، احادیث کی عبارت اکابرین کے اقوال، عبارت کی درگی اور اعراب کی صحت پر خصوصی توجہ اور محنت کی گئی ہے۔

☆ خطبات درخواتی کو ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ و بجا آراستہ کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔